

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ ۲۳ نومبر ۲۰۰۸ء بہ طابق کیم ذوالحجہ ۱۴۲۷ھ بروز ہفتہ بوقت صبح دس بجکر پینتالیس منٹ پر زیر صدارت جناب اسپیکر الحاج جمال شاہ کا کڑ بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔
جناب اسپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز با قاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔
تلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔

از

مولوی عبدالستین آخوندزادہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانظُرُوا كَيْفَ بَدَأَ الْخَلْقَ ۚ ثُمَّ اللَّهُ يُنْشِئُ النَّشَاةَ الْأُخْرَةَ ۖ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۝ يُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ وَيَرْحَمُ مَنْ يَشَاءُ۝ مَدْ وَإِلَيْهِ تُقْلِبُونَ۝
وَمَا أَنْتُمْ بِمُعْجِزِينَ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ۝ مَدْ وَمَالِكُمْ مَنْ دُونَ اللَّهِ۝
مِنْ وَلَيْ وَلَا نَصِيرٌ۝ صَدَقَ اللَّهُ الْعَظِيمُ ۝

(سورۃ العنكبوت آیت ۲۰ تا ۲۲)

ترجمہ: کہہ دو کہ ملک میں چلو پھر واوردیکھو کہ اس نے کس طرح خلقت کو پہلی دفعہ پیدا کیا ہے پھر اللہ ہی کچھلی پیدا کش پیدا کرے گا۔ بیشک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ وہ جسے چاہے عذاب دے اور جس پر چاہے رحم کرے اور اسی کی طرف تم کو لوٹا ہے۔ اور تم اس کو نہ میں میں عاجز کر سکتے ہو اور نہ آسمان میں اور نہ اللہ کے سواتھا را کوئی دوست ہے اور نہ مد دگار۔

جناب اسپیکر: (وقفہ سوالات) بسم اللہ الرحمن الرحيم جناب نسیم تریالی صاحب اپنا سوال نمبر پاکاریں۔

☆ ۲۳۲ محمد نسیم تریالی: کیا وزیر کیوڈی اے از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

(الف) ہزار گنجی بس اڈہ میں کل پلاٹوں کی تعداد کتنی ہے یہ پلاٹ کن کوکس مقصد کے لئے الٹ ہوئے ہیں اور کتنے پلاٹوں کی الٹمنٹ ہونا باتی ہے؟

(ب) کیا مذکورہ پلاٹوں کا نقشہ عوام کی رہنمائی کے لئے مشترکیا گیا ہے اگر نہیں تو وجہ بتائی جائے؟
 (ج) مذکورہ پلاٹوں میں ہوٹل، پیٹروپ پسپ اور گرین بیلٹ کے الٹ شدہ اور غیر الٹ شدہ پلاٹوں کی تعداد کی تفصیل بھی دی جائے؟

وزیر کیوڈی اے: (الف) ہزار گنجی بس اڈا میں پلاٹوں کی تعداد ۲۰۰۹ ہے۔ الٹمنٹ کمیٹی کی منظوری سے مندرجہ ذیل گروپس کو الٹمنٹ کی گئی۔

- ۱۔ بس اڈا کے دکانداران (مالک رکاریہ دار)
- ۲۔ بس ٹرانسپورٹر
- ۳۔ اسپر پارٹس ڈیلر
- ۴۔ آٹو ڈیکوریشن
- ۵۔ کپڑا فروشان بس اڈا
- ۶۔ کسب کاران
- ۷۔ ٹیکسی رسوزوکی
- ۸۔ مختلف کاروباری حضرات
- ۹۔ زمینداران ہزار گنجی
- ۱۰۔ مزید پلات جنکی تعداد ۳۸۳ ہے کی الٹمنٹ ہونا باقی ہے۔

(ب) نقشہ و سائز پلان تمام الٹیز کوفراہم کیا جاتا ہے نقشہ مشترک نہیں کیا جاتا ہے۔ تمام الٹیز کی سہولت کیلئے انہیں دکھایا جاتا ہے۔ گرین بیلٹ الٹ نہیں کئے گئے ہیں۔ پلاٹوں کی تعداد جزو (الف) میں فراہم کردی گئی ہے۔

حافظ محمد اللہ (وزیر صحت): یہ سوال جو کیا گیا ہے یہ کیوڈی اے کے متعلق ہے تو میرے خیال ہمارے ممبر موصوف کو یاد ہو گا کہ مولا ن عبدالواسع نے تین دفعہ یہاں فلور پر فرمایا کہ میں کیوڈی اے کا فنڈنگ نہیں ہوں نہ میرا اس سے تعلق ہے۔

چکوول علی ایڈو وکیٹ (قائد حزب اختلاف): ایک دن میں چیف سیکرٹری کے آفس میں بیٹھتا۔ اس نے

سیکرٹری لاء کو طلب کیا تھا۔ کہ بتائیں کہ کیوڑی اے کس ڈیپارٹمنٹ میں آتا ہے اس نے کہا کہ یہ P&D میں آتا ہے۔ اور اس کے بعد جب گواردھ و پلپمنٹ اتحاری بھی بنادیا گیا اس کی بھی ہمارے P&D کے وزیر نے پیش کیا تھا۔ جناب! یہاں کروڑوں روپے کی کرپشن ہوئی ہے اگر منستر یہاں موجود نہیں ہے آپ ایک کمیٹی تشکیل دیں۔ اس میں انکوارری ہواس سے بڑھ کر بلوچستان میں ایسی بڑی کرپشن نہیں ہوئی ہے۔

جناب اسپیکر: جی جان محمد جمال!

میر جان محمد جمال: جناب اسپیکر! جب کوئی صوبائی وزیر محکمہ کی ذمہ داری قبول نہیں کرتا ہے تو آٹومیٹکی full bench کرتا ہے قائد ایوان کی طرف سے تو وزیر اعلیٰ خود جواب دیں اصولاً۔

جناب اسپیکر: جمالی صاحب! اس کی آپ وضاحت کریں۔ کہ کیوڑی اے کس کے پاس ہے؟

میر عبدالرحمن جمالی (وزیر ایں اینڈ جی اے ڈی و پارلیمانی امور): مجھے خود علم نہیں ہے اس بارے میں ایسے جیسے جان جمالی صاحب نے کہا ہے اور اگر کوئی جواب نہیں دیتا تو وزیر اعلیٰ صاحب کو جواب دینا چاہئے۔

جناب اسپیکر: یہ تو کوئی معمولی مسئلہ نہیں ہے کہ حکومت کو پتہ نہ ہو۔ اپوزیشن کو پتہ نہ ہو جام صاحب ہیں نہیں اب ہم کیا کریں؟

محمد اسلام بھوتانی (ڈپٹی اسپیکر): اس محکمہ کا تعلق ہمارے صوبے کے دارالخلافہ سے ہے اور یہ بڑی عجیب سی بات ہے اس سے اگر کوئی علمی کی بات کر رہا ہے۔ کل کادن ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے حوالے سے کوئی بات ہو گی تو بھی حکومت بلوچستان کو جواب دینا ہو گا۔

جناب اسپیکر: اس سے زیادہ اور شرم کی کیا بات ہو سکتی ہے۔ حکومت ہے اس بدلی موجود ہے اس وقت اتنا بڑا مسئلہ ہے کہ یہ معلوم نہیں کہ کس کے پاس ہے۔

عبدالرحیم زیارت وال ایڈو و کیٹ: یہاں پے جو کیوڑی اے کے حوالے سے کرپشن کے ایسے ریکارڈ توڑ گئے ہیں۔ کہ ہم اور آپ کے ذہن سے بھی بالاتر ہے۔

جناب اسپیکر: یہ بعد کی بات ہے پہلے تو خطرناک بات یہ ہے کہ منستر کا پتہ نہیں چل رہا ہے کہ کون ہے؟

چیف منٹر صاحب آئے ہیں۔ یا نہیں؟ جمالی صاحب ہمیں جو جواب موصول ہوتا ہے وہ منٹر کی طرف سے آتا ہے۔

حافظ محمد اللہ (وزیر صحت): دیکھیں اتنا مشکل مسئلہ نہیں ہے خواہ قائد ایوان کے پاس ہو یا سینئر منٹر کے پاس ہو۔

جناب اسپیکر: بہت پریشان کیا آپ ہمیں، اپوزیشن ٹوکن واک آؤٹ پر ہیں۔ جلدی آرہے ہیں۔

میر جان محمد جمالی: اس کو تیم خانہ میں جمع کرادیں یہ سارے بلوجستان کا معاملہ ہے۔

جناب اسپیکر: جیسے پہلے اجلاس میں مولا نا واسع نے کہا تھا۔ کیوڑی اے میرے پاس نہیں ہے۔ تو یہاں پے کسی کو پڑھنے نہیں ہے کیوڑی اے کس کے پاس ہے اس سے بہت بڑی بات کیا ہو سکتی ہے۔ اور ذمہ داری لینے کیلئے کوئی تیار ہی نہیں ہے آپ نے تو اس اجلاس میں کہا تھا۔ کہ میرے پاس نہیں ہے میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اصل میں یہ مکمل کس کے پاس ہے؟

مولانا عبدالواسع (سینئر وزیر): جناب اسپیکر! یہ سوال جو میں پڑھ رہا ہوں یہ بار بار آیا ہے اور ہم نے ان کو کہا ہے وہ ہمارے دور میں ایک فٹ بھی الائٹ نہیں ہوا ہے اس سے پہلے جو الائمنٹ ہوئی ہے وہ ہم نے انکے سامنے پیش بھی کر دیا اور ان کو کہا بھی ہے لیکن جناب اسپیکر! اس میں کہا ہے ایک بات ہے کہ devolution plan کے حوالے سے گورنگ بادی کا چیز میں سیکرٹری ناظم انہوں نے یہ بنایا ہے اور اس کے علاوہ ہزار گنجی الائمنٹ کمیٹی کے چیز میں انہوں نے پی اینڈ ڈی کو بنایا ہے تو یہ ضلعی حکومتوں نظام ہمارے لئے بھی پریشانی ہے کہ انہوں نے ہمارے لئے اور بہت سی مشکلات پیدا کی ہیں اور یہ مشکلات تو ہیں اور میں دوستوں سے کہوں گا یہ تو پرانے بار بار سوالات آئے ہیں پرانے کے حوالے سے انہیں پہلے جواب دے دیا ہے کہ ہم بھی ان الائمنٹ سے اور اس سے مطمئن نہیں ہیں جب ہم نے ان کو کہا ہے کہ ہم اس مطمئن نہیں ہیں اور اس پر تحقیقات شروع کرنے کے لئے کہا ہے کہ آپ آجائیں میٹھ جائیں گے حزب اختلاف کے ساتھی ساتھ دیں گے ہم اس کے لئے کمیٹی قائم کر دیں گے اور تحقیقات کرنے کے لئے اب جب ایک سال یا سوا سال گزر چکا ہے تو ہم نے ایک فٹ بھی الائٹ نہیں کیا ہے تو اب اس میں کیا رہ گیا ہے؟

جناب اسپیکر: اب یہ مسئلہ نہیں ہے سوال کا مسئلہ تو بعد میں آتا ہے یہاں پر بات ہے کہ اس کا منسٹر کون ہے
اب یہ طے ہو جائے کہ اس کا منسٹر کون ہے پھر تو اس کا جواب آئے گا۔

مولانا عبدالواسع (سینئر وزیر): جناب چیئرمین کمیٹی کے حوالے سے تو سوالات کے جوابات دینے کے لئے میں بھی تیار ہوں لیکن منسٹر اس کا پی اینڈ ڈی تھا یہ ملکہ پی اینڈ ڈی کے ساتھ تھا اب نظام کی وجہ سے بار بار ہم نے چیف منسٹر کو بھی کہا تو انہوں نے کہا یہ نظام ہمارے لئے حائل ہے جب نظام حائل ہے تو ہم کیا کریں اب اس کے لئے تو ہم رور ہے یہ اس کے لئے جب ہمارے لئے کافی مشکلات ہیں اور یہ ہم نے دوستوں کی خدمت میں پیش کر دیا ہے اور ہم نے کہہ دیا ہے کہ مشکلات اس نظام کی وجہ سے ہیں اور اب اگر نظام کو تبدیل کرنے کے لئے کوئی تحریک یا کام ہو سکتا ہے یا کوئی طریقہ نکل سکتا ہے تو ہم ان کے ساتھ ہیں اور پرانے کے بارے میں ان کو بار بار وضاحت بھی کی تھی اور سب کچھ بتایا بھی تھا اور اب جناب! حزب اختلاف کے ساتھی ساتھ دیں اور میں سمجھتا ہوں کہ میں انہی دوستوں سے جو کیوڑی اے کے بارے میں سوالات ہیں یہ تو ایک سال سے مسلسل چلے آ رہے ہیں اور ہم نے ان کی خدمت میں عرض کر دیا اور واضح کر دیا کہ سابقہ الامنٹ سے ہم مطمئن نہیں ہیں جو ہم سے پہلے الامنٹ ہوئی تھی اس پر کافی اعتراضات تھے کافی اس میں گھپلے ہوئے ہیں اور اس فلور پر ہم نے ان کو دعوت بھی دے دی ہے کہ اگر آپ چاہتے ہیں حزب اختلاف آ جائے۔ اور ہم سب مل کر اس کے لئے کمیٹی تشكیل دی جائے اگر مناسب سمجھتے ہیں کہ اگر تحقیقات ہو جائے تو ہم اس کیلئے تیار ہیں لیکن ہمارے دور حکومت میں جو سوا سال ہو گیا تو اس میں ایک فٹ بھی تک ہم نے الٹ نہیں کیا ہے اور اس وجہ سے ہم نے الٹ نہیں کیا ہے کہ جب ہم سابقہ ریکارڈ اٹھاتے ہیں تو ہم ان افسروں کے روئے سے اور ان سے ہم مطمئن نہیں ہیں۔

جناب اسپیکر: اب مولانا صاحب سن لیں چونکہ قائد ایوان صاحب بھی تشریف فرمائیں جو آپ کی تجویز ہے حافظ محمد اللہ صاحب کا بینہ کے رکن ہیں جمالی صاحب کا بینہ کے رکن ہیں سب نے کہا ہے کہ ہمیں اس کا کچھ پتہ نہیں ہے اس فلور پر جام صاحب کہیں کہ یہ ملکہ کس کے پاس ہے اس کے بعد ہم سوالات جوابات اور تحقیقات شروع کرتے ہیں یہ اس فلور پر بتادے کہ کیوڑی اے کا منسٹر کون ہے؟

مولانا عبدالواسع (سینئر وزیر): جناب اسپیکر! اس کے لئے ہم نے پہلے ذکر کر دیا کہ کیوڈی اے کا منظر نہیں ہے کیوڈی اے کی گورنگ باؤڈی کا چیئر مین وہ سٹی ناظم ہے اگر وہ سٹی ناظم یہاں بلا ناچا ہتے ہیں اگر ناظم بلا ناچا ہتے ہیں تو الگ بات ہے ایک الامنٹ کمیٹی کا جو چیئر مین شپ ہے اس کو وزارت نہیں کہتے ہیں بلکہ کمیٹی کا چیئر مین۔ وہ اس وقت پی ایڈیٹ ڈی ہوتا ہے تو چیئر مین کے حوالے سے اس کی ذمہ داری قبول کرتے ہیں اور منسٹری کے حوالے سے ان کے سارے نظم و نقشی ناظم کے پاس ہے اور اس devolution plan کے حوالے سے ہے اور اس نظامی کی وجہ سے ہے اب یہ جو سوالات ہیں اور ہم سے جو پہلے الامنٹ ہوئی ہے ہم نے بار بار فلور پر واضح کر دیا ہے ہم اس الامنٹ سے مطمئن نہیں ہیں وہاں کافی گھلپے ہوئے ہیں اور بے قاعدگیاں ہوئی ہیں اور سننے کی حد تک اور ہم سن رہے ہیں کہ پرانی تاریخوں میں اب بھی آفریلیٹر رہا ہے لیکن اس کا روک نہ ہمارے پاس ہے نہ ہم اس کی تحقیقات کر سکتے ہیں جب اس کا سارا نظام ضلعی حکومت کے پاس ہو جب ہم اس کے خلاف کارروائی کرتے ہیں تو یہ بتاتے ہیں کہ اس کا سارا انتظام سٹی ناظم کے ساتھ ہے ضلعی حکومت کے ساتھ ہے اب اس وجہ سے سوال سے جو پلاٹیں موجود ہیں لیکن ہم اس ڈر کی وجہ سے الامنٹ نہیں کر سکتے ہیں۔ ان کا مکمل ریکارڈ ہمارے پاس نہیں ہے اس میں کوئی بے قاعدگی کر لے یا غلط کام کر لے تو ہم ان کی گرفت کر سکیں جب ہم ان کی گرفت کریں تو یہ کہتے ہیں کہ یہ ضلعی حکومت کے پاس ہے جب الامنٹ کمیٹی کی چیئر مین شپ آجائے تو وہ کہتے ہیں یہ ادھر ہے میں تو اس وجہ سے دوستوں کی خدمت میں پہلے عرض کر دیا ہے کہ اگر ہمارے دور میں ایک فٹ بھی الٹ نہیں ہوئی ہے تو ہم اس ایوان کے سامنے جواب دہ ہیں چیئر مین کے حوالے سے وزیر وغیرہ کے حوالے سے نہیں۔ کیونکہ وہ ادھر گیا ہے اور ہمارے دور میں تو ہوا ہی نہیں ہے اگر کوئی ثابت کر دے تو وہ لے آئے اس کے علاوہ نظام میں کوئی مشکل ہے تو میں دوستوں سے معززت چاہتا ہوں اس کو ختم کر کے اسے میلی سے قرارداد پاس ہو جائے اس کو ہماری وزارت کے ماتحت لایا جائے تو میں اس کے لئے تیار ہوں اور تمام دوستوں سے معذورت چاہتا ہوں۔ شکریہ!

جناب اسپیکر: جی۔

کچلوں علی ایڈیو و کیٹ (قائد حزب اختلاف): جناب! ان کے ارشادات ہمارے سر آنکھوں پر لیکن کچھ

باتیں ایسی ہی ہیں۔ جن کو میں نے نوٹ کیا ہے، ہم اگر کوئی کام نہیں کر سکتے ہیں تو میں کہتا ہوں یہ حکومت ہے اور اس کا رول اینڈ برس کے تحت آپ وزیر ہیں۔ جہاں تک لوکل گورنمنٹ کا تعلق ہے۔ تو لوکل گورنمنٹ بھی صوبائی حکومت کے ماتحت ہے لیکن اگر کوئی ضلعی حکومت گھپلا کر لے تو لوکل کمیشن اس پر انکو اڑی کرے۔ ہم یہ دیکھ رہے ہیں کہ جب ایک سال قبل یہ سوال اٹھا تھا اس کو اسی طرح سیوتا ٹکر دیا اور ہم لوگ خود موقع دیتے ہیں کہ غلط کام ہو جائے اس سلسلے میں میری جناب والا سے استدعا ہے۔ ہمارے سی ایم صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں ایک کمیٹی *constitute* کیا جائے۔ بلکہ اس کے لئے سیشن نج کو اس کیلئے مقرر کیا جائے اور یہاں جتنے گھپلے ہوئے ہیں۔ دودھ کا دودھ پانی کا پانی ہو۔ اور یہ ہماری حکومت کا نہیں ہے۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ حکومت کا جو ایک نظام ہے اس نے گند کیا ہے۔ تو ایسا نہیں ہے کہ ہم ان گندوں کو چھوڑیں۔ اور جو انہوں نے غلطیاں کی ہیں، ہم ان کو ہاتھ نہ لگا دیں۔ یہ حکومت کی مقدس ذمہ داری میں شمار ہوتا ہے۔ کہ وہ ان گندوں کا بھی اخساب کرے کہ آپ لوگوں نے کیا کیا ہے۔ صرف یہ کہ ہم اس *set up* کو بحال رکھنا چاہتے ہیں۔ جو معا ملے جو کے توں ہوں تاکہ یہ غلط روایہ *adopt* ہو جائے تو میرا خیال یہ ہے کہ حکومت کی ذمہ داری ہے۔

جناب اسپیکر: مولانا صاحب! اس کے لئے کیا کریں؟ جی۔

مولانا عبدالواسع (سینئر وزیر): جناب! میں قائد حزب اختلاف کا مشکور ہوں اور ہم یہی چاہتے ہیں کہ حکومت کی طرف سے ایک کمیٹی بنائی جائے میں چاہتا ہوں ان دوستوں کی اس تجویز سے اس فلور پر ایک کمیٹی اور موثر کمیٹی بن جائے نہ کہ دوسری کمیٹیوں کی طرح ہوجس پر عمل درآمد نہ ہو صرف نج کی سربراہی میں بناتے ہیں گورنمنٹ کی سربراہی میں بناتے ہیں جس کی سربراہی میں بناتے ہیں ٹیکنیکل لوگوں کی سربراہی میں بناتے ہیں جس کی تحریک تشكیل کرنا چاہتے ہیں ہم اس کیلئے تیار ہیں اور میں ان دو توں سے یہ چاہتا ہوں کہ اگر اس طرح نوبت آگئی ہے تو اس کیلئے کوئی تحریک قرارداد اسیبلی میں لے آئیں گے ترمیم لائیں گے بل لائیں گے تاکہ ہم اس *devolution plan* کے تحت اس کو وہاں سے نکال کے صوبائی حکومت کے ماتحت اس محلہ کو لا جائے پھر ہم اس پر گرفت کر سکتے ہیں۔ ورنہ میں یہ کہوں کہ میں تو پی اینڈ ڈی کا منستر ہوں تو یہ کیوں کریں اس سے پہلے رول تھا جیسے قائد حزب اختلاف کہتے ہیں پہلے اس کے

لئے روں تھا لیکن جب نئی اسمبلی بن گئی ہے اور اس نئے نظام کے خواں سے اب جب یہ کہتے ہیں کہ یہ محکمہ ان کے پاس ہے تو ہم کیا کریں اس کے لئے تو یہی راستہ ہے ہم بل اسمبلی میں لا کیں۔ اور وہ ہمارے ساتھ تعاون کر لیں اور اس محکمہ کو واپس صوبائی حکومت کے ماتحت لا یا جائے اور جو کچھ ہوا ہے۔ وہاں ایوان کے تو سط سے اور صوبائی حکومت کے تو سط سے ہوا، اس کے لئے حزب اقتدار اور حزب اختلاف سے ایک موثر کمیٹی بن جائے اور وہ کمیٹی کام بھی کرے اس طرح نہ ہو کہ کمیٹی بن جائے اور کام نہ ہو میں اس کے حق میں ہوں۔ شکر یہ!

جناب اسپیکر: رحیم صاحب! آپ کچھ فرمائیں گے میں ابھی کچھ فیصلہ کرنے والا ہوں۔ جی۔

عبدالرحیم زیارت وال ایڈ ووکیٹ: جناب اسپیکر! یہاں آنے سے پہلے، میں کہنا یہ چاہوں گا یہ اڑے میں جو الٹمنٹ ہے جناب اسپیکر! کیوڑی اے کا مسئلہ ہے اُسکے لئے انہوں نے ایک کمیٹی بنائی ہے ہماری گورنمنٹ کو ایک سال سے کتنا زیادہ عرصہ ہوا ہے؟ ایک سال دو مہینے تو ہو چکے ہیں۔ ایک سال دو مہینے میں ہماری ٹریشری پیچر، قائد ایوان بھی بیٹھے ہیں اور سینئر منستر صاحب بھی ہیں کابینہ کے اراکین بھی ہیں اتنے اہم مسئلے پر اور خود جناب سینئر منستر صاحب کہہ رہے ہیں کہ وہاں گھلپے ہوئے ہیں۔ اور مگری صاحب اپنے دستخط سے پرانی ڈیٹوں میں آج بھی الٹمنٹ کر رہے ہیں اور یہ تمام معاملہ چل رہا ہے اسکے باوجود ٹریشری پیچر نے قائد ایوان نے اسکا کوئی نوٹس نہ لے کے، یہ ایک ہمیں، اپنے آپ کو پتہ نہیں کس حالت میں ڈال دیا ہے۔ اور ہم ان کے لئے کیا الفاظ استعمال کر سکتے ہیں اور کمیٹی بنائی ہے ۶۱ بر گیکید ہے پھر آئی جی ہے پھر فلاناں ہے اُسکی کمیٹی ہے اور وہ الٹمنٹ۔۔۔۔۔

جناب اسپیکر: او کے رحیم صاحب! ایک منٹ۔

اختر حسین لانگو: مولانا عبدالواسع صاحب کی بات پر کچھ غور کیا جا سکتا ہے۔ جس طرح کہ ایک تحقیقاتی کمیٹی بنائی جائے اسی اسمبلی فلور سے۔ اسمیں کوئی نہ مانتدے، ہمارے مولانا صاحبان بھی بیٹھے ہوئے ہیں مولانا شرودی صاحب ہیں منستر بھی ہیں انکو پیش کیا جائے۔ اسی اسمبلی فلور سے کمیٹی بنائی جائے تاکہ تحقیقات کی جائے واقعی اسمیں بہت زیادہ گھلپے ہوئے ہیں۔

جناب اسپیکر: امیں۔۔۔۔۔

جامع میر محمد یوسف (قائد ایوان): مسٹر اپسکر! میں صرف اسکے، گلکول صاحب میں سمجھتا ہوں وہ اس legal issues کے بارے میں اچھی Procedures of the constitution Under Balochistan Local Government کے تحت ۲۷۱ کا جناب! اگر آپ اسکا تجزیہ کریں تو تمام جتنے بھی Business Administrations controls and bodies ہیں، وہ جتنے بھی اُنکے جو لیگل جو اسکا ہم اسکا ہم lیکن میں صرف اسکی مزید وضاحت یہ کرنا چاہتا ہوں کہ جب واقعی Balochistan it is all under the ambit of Government of Balochistan کی وجہتے تین سال کا دو تین سال کا عرصہ جو پہلے گزر اور یہ لوکل آرڈیننس آف گورنمنٹ، واسا اور کیوڈی اے اور بی ڈی ایز یہ موجود تھیں اور یہاں گورنر شپس ایگزیکٹو پاورز بھی rule کر رہی تھیں اور بھی rule کر رہے تھے۔ آیا اسوقت اسکی کیا شارت فائز تھیں اور یہ لوگوں اسکے کیا تھے جس سے وہ واپڈا، کیوں اسوقت بھی کیوڈی اے متاثر نہیں ہوا۔ جہاں تک منشی نے جو سینئر منشی نے کہا ہے کہ کمیٹی کی کوئی ہرج نہیں ہے لیکن میں ضرور یہ کہوں گا We have to form a committee کہ جب واقعی اگر گورنمنٹ آف بلوچستان کے ambit میں یہ fall نہیں کرتے تو پھر NRB and devolutions آپکے جو بنانے والے ہیں اور بلوچستان کے لاءِ ڈیپارٹمنٹ کو بُلا کر اُس سے finding think اسی کے اندر پاس کی جائے۔ ۲۰۲۰ء تک تو اسی کوئی نیشنل اسیبلی نے میرے خیال میں ایڈانٹرم بھی دے چکی ہے۔ تو پہلے تو ہم دیکھیں legal issues میں آیا بلوچستان اسیبلی اگر اسکو پاس کرتی ہے تو صرف یہ قرارداد کی حیثیت سے یہ پاس ہو کر جائے تو اس سے کوئی معنی خیز بات نہیں نکلتی جب تک کہ اسکو Legal point of view سے اسکو گلکسر نہ کیا جائے کہ واقعی یہ جو آرڈیننس ہے وہ کن کے purview میں آتا ہے۔ last time میں یہ فیصلہ ہوا تھا کہ کچھ implications تھیں جس سے فیصلہ نہیں کر سکے تو پھر NRB والوں نے حکومت بلوچستان کو اپنی طرف سے کہا کہ جی آپ واقعی طور پر یہ کچھ بنا لیں پھر

آپ بیٹھ کر کے اس پر فیصلہ کر لیں۔ I think it is wiseable کہ ایک کمیٹی فارم کر لیں اور پھر اس میں legal issues with the law department مسودہ کو اگر ہم کلیئر کرنا چاہتے ہیں اور یہ بلوچستان کی گورنمنٹ کے ambit میں لانا چاہتے ہیں تو اس پر بیٹھ کر اس پر فیصلہ دے سکتے ہیں۔ ورنہ یہ صرف as a قرارداد کی حیثیت سے پاس ہو، پھر اگر اور پھر جلی جائے گی تو صرف کوئی معنی واقعی نکلے گا۔ میں صرف کچکوں صاحب کو یہ بھی request کروں گا کہ جتنے بھی embezzlement اور تماں چیزیں ایسی ہوئی ہیں جس کا نام آپ نے مگسی صاحب کا نام لیا ہے وہ تو آجکل ریٹائرڈ ہو چکے ہیں۔ اگر حکومت بلوچستان اور دوسرے بیٹھ کر کے بھی اس بندے کے خلاف اگر ایکشن لیا جائے گا تو وہ کوئی ایسی بات نہیں ہے لیکن اس میں پھر بہت ساری ایسی باتیں ہیں جو سابقہ ادوار کے اندر اس QDA کے اندر جتنے بھی الٹمنٹ جو چیزیں ہوئی ہیں تو پھر وہ ٹیبل کر کے لائیں گے کہ جی کس بندے نے اسوقت منستر جو انچارج تھا وہ آیا تھی اس نے الٹمنٹ کیے ہیں؟ کتنی غلط ہوئیں؟ کتنی نہیں آپ کو پتہ ہو گا۔ جناب والا! صرف ایک ۱۹۹۲ء کے دور کے اندر اسوقت جو منستر ہمارے گل زمان کا سی تھہ وہ صرف ایک پلاٹ کے میں NAB distribution میں disqualify کیا اور ڈیفیکٹ ہو گئے اور وہ ایکشن نہ لڑ سکے۔ تو think justice یہ ہونی چاہیے، پھر جو چیز ہونی چاہیے وہ ٹیبل پر ہوں چاہے اس میں فلاں آدمی ہو کوئی شخص ہو اسے حکومت معاف نہ کرے اور under that ordinance جناب اس پر سختی بھی کی جائے۔ باقی اگر یہ purview میں بلوچستان کی گورنمنٹ کے نہیں آتا ہے اور لوکل گورنمنٹ، میں یہ سمجھتا ہوں کہ Under 1976, All the Autonomous Bodies including QDA whether any Department comes under the purview of Government تو اس میں بیٹھ کر ہم لاے ڈیپارٹمنٹ والوں کو بُلا کر ہم ان سے بیٹھ کر بات کر لیں اور پھر ایک فائل، اپوزیشن کے ممبرز بھی ہوں اس میں ٹریزیری پیپلز کے ممبرز بھی ہوں، بیٹھ کر کے پھر اس کا مسودہ تیار کر کے We should make it into the Assembly شکریا!

جناب اسپیکر: جام صاحب کے کہنے کا جہاں تک میں سمجھا ہوں ایک تو وہ اُسکی قانونی پوزیشن ہے کہ یہ کس

کے پاس ہے؟ لوکل گورنمنٹ کے--- ایک بات تو صحیح ہے لیکن جہاں تک تحقیقات اور یہ جو گھپلے اور اڑات ہیں اسکے لئے ہم ہاؤس سے کمیٹی بناتے ہیں تاکہ وہ تو جس کے پاس ہوا گرستی گورنمنٹ کے پاس بھی ہو لیکن صوبائی حکومت اور صوبائی اسمبلی سب سے وہ ہے۔ تو اسکے لئے ایک کمیٹی ہاؤس سے بناتے ہیں تاکہ وہ مکمل تحقیقات کرے کہ واقعی یہاں گھپلے ہوئے ہیں یا نہیں ہوئے ہیں وہ پھر پورٹ ہاؤس میں پیش کرے گی ہاؤس سب سے supreme ہے۔ تو اسکے لئے میرے خیال میں تجویز آپ لوگ دیں گے میرے خیال میں شروعی صاحب اُسکے چیئرمین ہونگے اور ممبر اُسکے ارکان تین یا چار وہ مکمل انکواڑی کر کے اور جا کر موقع پر اور جو جو concernd بندہ ہے اُسکو بُلا کے اور پیش کر دیں اگر وہ کمیٹی سمجھے لیگل وکلاء میں سے جو بھی ہو بُلانے چاہے وہ کمیٹی کا اختیار ہوگا۔ تو اسی میں ممبر زکیلیت آپ لوگ نام دیدیں ہاؤس کے مشورے سے۔

عبدالرحیم زیارت وال ایڈ ووکیٹ: جناب ---

جناب اسپیکر: دونوں طرف سے ہوں گے۔ شروعی صاحب اُسکے چیئرمین ہونگے باقی دو تین ممبر ہاؤس دینا چاہے۔ دو یہاں سے دو ہاں سے ایک چیئرمین پانچ ہو گئے۔ تو جمالی صاحب! اس طرف سے کس کس کا نام ہم دیں؟

میر جان محمد جمالی: واسع صاحب کا۔

جناب اسپیکر: ایک مولانا واسع صاحب ہونگے ایک مسلم لیگ کے دوستوں سے کس کا نام دیں؟

میر جان محمد جمالی: عبدالرحمن جمالی صاحب۔

مولانا عبد الواسع (سینئر وزیر): جناب اسپیکر!

جناب اسپیکر: جی؟

مولانا عبد الواسع (سینئر وزیر): میرا خیال ہے اس طرح کر دیں کہ ایک جمالی صاحب ہوں کیونکہ لوکل گورنمنٹ کے منسٹر اُنکے چیئرمین ہیں شروعی صاحب اور ہمارے ساتھیوں میں سے ایک حافظ صاحب اور ایک عاصم گرد صاحب ہو جائے وہاں سے کچکوں صاحب بتائیں کہ حزب اختلاف سے کون ہو؟ ایک عاصم گرد، ایک جمالی صاحب، ایک شروعی صاحب، شروعی صاحب تو ویسے بھی چیئرمین۔۔۔

جناب اسپیکر: چھا ایک عاصم گرد، ایک جمالی صاحب دو محترم ہو گئے۔ آپ دو محبروں کا تام دیدیں۔ محبر ایسے ہوں جو بالکل کام کر سکیں اور۔۔۔ بات آپ سُن لیں۔ یہ کمیٹی۔۔۔۔۔

میر عبدالرحمن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی و پارلیمانی امور): بہتر ہے کہ کونسل سے منتخب ہونے والے ایم پی اے پوزیشن والے ہیں انکو nominate کیا جائے تو بہتر ہے جناب!

جناب اسپیکر: کچکوں صاحب! آپ مشورہ کریں۔ اوکے۔ ایک اختر لانگو صاحب اور ایک زیارتوال صاحب، ایک گیلو صاحب۔ ایک عبدالرحمن جمالی صاحب چار ہوئے شروع دی صاحب چیئرمین۔ یہ آپ نوٹ کر دیں۔ اور اس کمیٹی سے بھی یہ request کرتا ہوں کہ وہ ایسی تحقیقات اور ایسا کام کرے کہ ان پر پھر بات نہ آ جائے۔ کیونکہ یہ بہت حساس کمیٹی ہے اور اگر کمیٹی بھی بدنام ہو گئی تو پھر ہم کسی کے سامنے نہیں جاسکیں گے۔

کچکوں علی ایڈوکیٹ (قائد حزب اختلاف): اسکو پھر submit کرے۔

جناب اسپیکر: دوسرے سیشن تک یہ مکمل رپورٹ پیش کرے گی۔ چونکہ، پھر وہ اُسکے خلاف وہ کریں گے۔ میرے خیال میں ان تمام کیوڑی اے کے questions کو آپ چھوڑ دیں۔ عبدالجید اچنزا صاحب آپ اپنا سوال نمبر پاکاریں۔

کچکوں علی ایڈوکیٹ (قائد حزب اختلاف): جناب اسپیکر! کمیٹی کو پابند کرے کہ وہ آئندہ اجلاس میں اپنی رپورٹ پیش کریں۔

جناب اسپیکر: کمیٹی کو ہدایت کی جاتی ہے کہ دوسرے اجلاس تک مکمل رپورٹ ایوان میں پیش کرے۔ لہذا اب محکمہ کیوڑی اے کے تمام سوالات کو چھوڑ دیتے ہیں۔ جناب عبدالجید خان اچنزا اپنا سوال دریافت کریں۔

☆☆☆ عبدالجید خان اچنزا: کیا وزیر راعت از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

حالیہ جہوری دور حکومت میں ۲۸ نومبر ۲۰۰۳ء تا حال صوبہ میں گریڈ اتا ۱۶ کے کل کسقد رملاز میں بھرتی کئے گئے ہیں تمام بھرتی شدہ ملاز میں کے نام، ولدیت، جائے سکونت بمعہ تخصیص آسامی کی ضلع و تفصیل دی جائے؟

حافظ محمد اللہ برائے (وزیر زراعت): حالیہ جمہوری دور حکومت میں ۲۸ نومبر ۲۰۰۷ء تا حال حکمہ زراعت امداد باہمی و بلوچستان زرعی کا لجگریڈ اتا ۱۶ میں کوئی ملازم بھرتی نہیں کیا گیا۔ جبکہ حکمہ زراعت (توسیعی) زرعی (تحقیقی) اور زرعی انجینئرنگ میں گریڈ اتا ۱۶ بھرتی شدہ ملازمین کے نام ولدیت، جائے سکونت، بمعہ تخصیص آسامی کی ضلع وار تفصیل درج ذیل ہے:-

حکمہ زراعت (توسیعی)

| نمبر شمار | نام | ولدیت | عہدہ | گریڈ | تخصیص آسامی | جائے سکونت | جائے تعیناتی |
|-----------|------------|----------------|-------------|------|-------------|------------|--------------|
| ۱ | حسیب اللہ | داد محمد | فیلڈ اسٹنٹ | ۲ | لورالائی | لورالائی | ضلع لورالائی |
| ۲ | شاجہان | محمد ایاز | فیلڈ اسٹنٹ | ۲ | لورالائی | لورالائی | ضلع لورالائی |
| ۳ | عبدالباری | پستہ گل | فیلڈ اسٹنٹ | ۲ | لورالائی | لورالائی | ضلع لورالائی |
| ۴ | عبدالملک | فضل کریم | فیلڈ اسٹنٹ | ۲ | لورالائی | لورالائی | ضلع لورالائی |
| ۵ | عبد العزیز | حاجی محمد حسین | فیلڈ اسٹنٹ | ۲ | لورالائی | لورالائی | ضلع لورالائی |
| ۶ | محی الدین | عبد الرشید | فیلڈ اسٹنٹ | ۲ | لورالائی | لورالائی | ضلع لورالائی |
| ۷ | محمد دین | علی گل | فیلڈ اسٹنٹ | ۲ | لورالائی | لورالائی | ضلع لورالائی |
| ۸ | سلطان محمد | اختر محمد | فیلڈ اسٹنٹ | ۲ | لورالائی | لورالائی | ضلع لورالائی |
| ۹ | فضل الرحمن | خان گل | بیلدار | ۱ | لورالائی | لورالائی | ضلع لورالائی |
| ۱۰ | عبدالباری | محمد غوث | بیلدار | ۱ | لورالائی | لورالائی | ضلع لورالائی |
| ۱۱ | صالح محمد | عبد الغنی | بیلدار | ۱ | لورالائی | لورالائی | ضلع لورالائی |
| ۱۲ | عبد الرحمن | ولی شاہ | بیلدار | ۱ | لورالائی | لورالائی | ضلع لورالائی |
| ۱۳ | مدد | راز محمد | بیلدار | ۱ | لورالائی | لورالائی | ضلع لورالائی |
| ۱۴ | غلام محمد | غلام محی الدین | بیلدار | ۱ | لورالائی | لورالائی | ضلع لورالائی |
| ۱۵ | عبد الصدر | عبد الغفار | بیلدار | ۱ | لورالائی | لورالائی | ضلع لورالائی |
| ۱۶ | امیر خان | سعده اللہ | مالی | ۱ | لورالائی | لورالائی | ضلع لورالائی |
| ۱۷ | جمال الدین | عبد الجبار | لیویز سپاہی | ۱ | لورالائی | لورالائی | ضلع لورالائی |
| ۱۸ | نظر محمد | دولت خان | چوکیدار | ۱ | لورالائی | لورالائی | ضلع لورالائی |

زرعی (تحقیقی)

| نمبر شمار | نام | ولدیت | عبدہ | گریڈ | جائے سکونت | تحصیص آسامی | جائے تعیناتی |
|-----------|------------|------------|------------------|------|---------------|-------------|--------------|
| ۱ | قردین | گل محمد | ایکٹریشن | ۸ | لورالائی | سریاب کوئٹہ | |
| ۲ | محمد اسلم | عبد الرحمن | ایکٹریشن | ۸ | لورالائی | سریاب کوئٹہ | |
| ۳ | عبد الجبار | محمد حیم | ٹیب ویل آپریٹر | ۶ | پشین | سریاب کوئٹہ | |
| ۴ | رحمت اللہ | داروغان | فیلڈ اسٹنٹ | ۶ | لورالائی | سریاب کوئٹہ | |
| ۵ | عبداللہ | عبدالواح | فیلڈ اسٹنٹ | ۶ | لورالائی | سریاب کوئٹہ | |
| ۶ | محمد عثمان | عبدالرشید | فیلڈ اسٹنٹ | ۶ | لورالائی | سریاب کوئٹہ | |
| ۷ | عبد الغفار | محمد اکبر | فیلڈ اسٹنٹ | ۶ | چاغی | سریاب کوئٹہ | |
| ۸ | غلام محمد | خان محمد | فیلڈ اسٹنٹ | ۶ | قلعہ سیف اللہ | سریاب کوئٹہ | |
| ۹ | سراج احمد | عبد الجید | جونیر کلرک | ۵ | خضدار | سریاب کوئٹہ | |
| ۱۰ | محمد الیاس | عبدالستار | جونیر کلرک | ۵ | چاغی | سریاب کوئٹہ | |
| ۱۱ | شاه جہان | محمد ایوب | لیبارٹری انڈسٹری | ۲ | سبی | سریاب کوئٹہ | |
| ۱۲ | محمد نذیر | محمد اشرف | لیبارٹری انڈسٹری | ۲ | چاغی | سریاب کوئٹہ | |
| ۱۳ | روز محمد | نور گل | بیلدار | ۱ | لورالائی | سریاب کوئٹہ | |
| ۱۴ | گل محمد | نذر محمد | بیلدار | ۱ | لورالائی | سریاب کوئٹہ | |
| ۱۵ | عبد الجید | جمع خان | بیلدار | ۱ | لورالائی | سریاب کوئٹہ | |
| ۱۶ | عبد الحکیم | عبدالحکیم | بیلدار | ۱ | مستونگ | سریاب کوئٹہ | |
| ۱۷ | ثناء اللہ | اللہداد | چوکیدار | ۱ | کوئٹہ | خضدار | |
| ۱۸ | نور محمد | محمد عمر | چوکیدار | ۱ | کوئٹہ | حب | |
| ۱۹ | تیاز خان | محمد کریم | ناہب قاصد | ۱ | کوئٹہ | سریاب کوئٹہ | |
| ۲۰ | محمد نور | نبی داد | بیلدار | ۱ | کوئٹہ | سریاب کوئٹہ | |

مکملہ زرعی انجینئرنگ

مکملہ زرعی انجینئرنگ کے سیٹ اپ کے مطابق بھرتیاں صوبائی سطح پر کی جاتی ہیں۔ اس کے بعد

بھرتی شدہ ملازمین کی پوسٹنگ مختلف یونٹوں / فیلڈوں میں کی جاتی ہے۔

| نمبر شمار | نام آسامی | گریڈ | نام | ولدیت | جائے سکونت | تفصیص آسامی بلحاظ ڈویشن |
|-----------|---------------|------|--------------|------------------|----------------|----------------------------|
| ۱ | ٹارِ آفیسر | ۱۳ | چنگیز بگٹی | غلام مصطفیٰ بگٹی | ڈیرہ بگٹی | سبی |
| ۲ | فورمین | ۱۱ | عبدالباری | عبدالسلیم | قاعده سیف اللہ | لورالائی |
| ۳ | سپاچیئر | ۱۱ | نوراحمد | عبدالرحیم | تربت | تربت |
| ۴ | اوورسیئر | ۸ | جہانگیر شاہ | اختر محمد | لورالائی | کوئٹہ |
| ۵ | اوورسیئر | ۸ | محمد طارق | محمد عظیم | پنجور | نصیر آباد |
| ۶ | الیکٹریشن | ۸ | محمد علی خان | شہباز خان | لورالائی | لورالائی |
| ۷ | فریئٹر آپریٹر | ۸ | عبد الغفور | مزار | تربت | تربت |
| ۸ | جونیئر کلرک | ۵ | شوکت علی | محمد صدیق | نصیر آباد | نصیر آباد |
| ۹ | جونیئر کلرک | ۵ | عبد القدوس | عبد الغفار | کوئٹہ | سبی |
| ۱۰ | جونیئر کلرک | ۵ | عرفان خان | عبدالستار | کوئٹہ | سبی |
| ۱۱ | جونیئر کلرک | ۵ | ارباب خان | حاجی طلا خان | ثوب | خضدار |
| ۱۲ | جونیئر کلرک | ۵ | محمد عظیم | دل مراد | کوئٹہ | سبی |
| ۱۳ | جونیئر کلرک | ۵ | بشارت رسول | غلام رسول | کچھی | سبی |
| ۱۴ | اسٹورمنٹی | ۵ | حمد اللہ | مولوی کالا خان | قاعده سیف اللہ | کوئٹہ |
| ۱۵ | ٹول روم کیپر | ۵ | محمد ظفر | حاجی محمد اسلم | زیارت | کوئٹہ |
| ۱۶ | فتر آٹو ڈیزل | ۲ | عبد الجبار | غلام محمد | لورالائی | لورالائی |
| ۱۷ | فتر آٹو ڈیزل | ۲ | سفر محمد | روزی خان | لورالائی | لورالائی |
| ۱۸ | فتر آٹو ڈیزل | ۲ | محمد یوسف | محمد صدیق | لورالائی | لورالائی |
| ۱۹ | ڈوزر کلیز | ۲ | قطب الدین | مولوی نازک | لورالائی | لورالائی |
| ۲۰ | ڈوزر کلیز | ۲ | محمد رفیق | جلال الدین | بولان | سبی |

| | | | | | | |
|----------|---------------|-----------------|----------------|---|--------------------|----|
| کوئٹہ | لورالائی | محراب خان | عبداللہ | ۲ | ڈوزر کلیز | ۲۱ |
| کوئٹہ | لورالائی | دین محمد | محمود جان | ۲ | ڈوزر کلیز | ۲۲ |
| لورالائی | لورالائی | عبداللہ جان | عبدالجید | ۲ | ڈوزر کلیز | ۲۳ |
| تربت | تربت | عبدالطیف | فضل کریم | ۲ | ڈوزر کلیز | ۲۴ |
| کوئٹہ | لورالائی | دراز خان | جمعہ خان | ۲ | ڈوزر کلیز | ۲۵ |
| خضدار | پشین | غلام محمد | بہادر خان | ۲ | ڈوزر کلیز | ۲۶ |
| کوئٹہ | لورالائی | دوست محمد | محمد عثمان | ۲ | ڈوزر کلیز | ۲۷ |
| کوئٹہ | لورالائی | فیض الحق | نور الحق | ۲ | ڈوزر کلیز | ۲۸ |
| کوئٹہ | مستونگ | مولوی محمد حسین | محمد ضیاء الحق | ۲ | ڈوزر کلیز | ۲۹ |
| کوئٹہ | کوئٹہ | مہمن خان | خان محمد | ۲ | ڈوزر کلیز | ۳۰ |
| بی | لورالائی | سیف اللہ | سلیمان خان | ۲ | ہیلپر رٹرینڈ ہیلپر | ۳۱ |
| لورالائی | لورالائی | محمد عثمان | کلیم اللہ | ۲ | ہیلپر رٹرینڈ ہیلپر | ۳۲ |
| لورالائی | لورالائی | پائل خان | عبدالباری | ۲ | ہیلپر رٹرینڈ ہیلپر | ۳۳ |
| لورالائی | لورالائی | محمد نعیم | محمد اود | ۲ | ہیلپر رٹرینڈ ہیلپر | ۳۴ |
| کوئٹہ | کوئٹہ | بلوج خان | حبیب الرحمن | ۲ | ہیلپر رٹرینڈ ہیلپر | ۳۵ |
| کوئٹہ | پشین | محمد حلیم | سید عبدالباری | ۲ | ہیلپر رٹرینڈ ہیلپر | ۳۶ |
| کوئٹہ | خضدار | عبدالملک | نصیر احمد | ۲ | ہیلپر رٹرینڈ ہیلپر | ۳۷ |
| بی | لورالائی | عبدالرزاق | نبی ز محمد | ۲ | ہیلپر رٹرینڈ ہیلپر | ۳۸ |
| بی | زیارت | شیر محمد | ولی محمد | ۲ | ہیلپر رٹرینڈ ہیلپر | ۳۹ |
| کوئٹہ | قلعہ سیف اللہ | اختر محمد | عبدالنافع | ۲ | ہیلپر رٹرینڈ ہیلپر | ۴۰ |
| بی | قلعہ سیف اللہ | پائل خان | عبدالحکیم | ۲ | ہیلپر رٹرینڈ ہیلپر | ۴۱ |
| بی | ژوب | محمد سعید | محمد پائیو | ۲ | ہیلپر رٹرینڈ ہیلپر | ۴۲ |
| خضدار | خضدار | رجیم داد | سعد اللہ | ۱ | ناسب قاصد | ۴۳ |

| | | | | | | |
|------|----------|-----------|------------|---|---------|----|
| تربت | گوادر | عبدالواحد | شفق الرحمن | ا | چوکیدار | ۲۲ |
| بی | لورالائی | اسلم مسح | یونس مسح | ا | خاکروب | ۲۵ |

حافظ محمد اللہ (وزیر صحت): جواب پڑھا ہو اتصور کیا جائے۔

جناب اسپیکر: اگر کوئی ضمنی سوال ہو؟

عبدالجید خان اچزنی: اس میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو افراد بھرتی کئے گئے ہیں کیا وہ روزانہ یڈریگیلوشیں کیمطابق ہے؟ کوئی غیر قانونی کام تو نہیں ہوا؟

حافظ محمد اللہ (وزیر صحت): تمام آسامیاں روزہ اور میراث کی بنیاد پر پر کی گئی ہیں۔

محمد اسلم بھوتانی (ڈیٹی اسپیکر): جناب اسپیکر! اگر یہ لست دیکھا جائے تو تقریباً ۷ فیصد ایک ہی ضلع کے لوگ ہیں اور ضلع لسیلہ سے کسی کوئی نہیں لیا گیا یہاں پر گریڈ ایک کا چوکیدار بھرتی کیا گیا ہے جس کی تعیناتی حب میں ہے لیکن وہ رہائشی کوئی نہیں کا ہے۔ میں نے مولانا عبدالواحش سے گزارش کی تھی کہ کیا ایک چوکیدار ۸۰۰۰ روپے کی تakhواہ میں حب میں کام کر سکے گا۔ یہ سراسر میرے ضلع کے لوگوں کے ساتھ نا انصافی ہو رہی ہے۔ اسی طرح پچھلے دونوں ہوم ڈیپارٹمنٹ کا سوال تھا اس لست میں بھی میرے ضلع کا ایک بندہ نہیں تھا۔

عبدالجید خان اچزنی: جس طرح بھوتانی صاحب فرماتے ہیں کہ ہمارے ضلع کا کوئی شخص اس لست میں نہیں تو جناب اسپیکر! میرے ضلع قلعہ عبد اللہ کا بھی کوئی بندہ اس لست میں نہیں ہے۔

حافظ محمد اللہ (وزیر صحت): جس طرح ممبر موصوف عبدالجید خان اچزنی صاحب نے سوال کیا تھا۔ کہ یہ روزہ کے مطابق ہوا ہے۔ جس کے جواب میں ہم نے کہا کہ ہاں روزہ کے مطابق ہوا۔ اور وہ مطمئن ہو کر بیٹھ گئے جبکہ ڈپٹی اسپیکر صاحب کہہ رہے ہیں۔ کہ ہمارے لسیلہ کا کوئی نہیں ہوا ہے۔ اور کوئی آدمی وہاں بھرتی کیا گیا ہے میرا تعلق ڈسٹرکٹ قلعہ عبد اللہ سے ہے۔ اور اس ڈسٹرکٹ سے بھی کوئی آدمی بھرتی نہیں ہوا ہے۔ بات یہ ہے کہ یہ پوستیں صوبائی سطح کی ہیں صوبائی سطح کی جو بھی پوستیں ہیں جہاں کا آدمی ہو وہ کہیں بھی لگ سکتا ہے۔ اس پر پابندی نہیں ہے۔ کہ کوئی آدمی لسیلہ میں نہیں لگ سکتا اور لسیلہ کا آدمی خضدار میں نہیں لگ سکتا۔

محترمہ روہینہ عرفان: جناب اسپیکر!

جناب اپیکر: جی محترمہ!

محترمہ رو بینہ عرفان: جناب اپیکر! یہاں پر تو ایسا ظاہر ہوتا ہے۔ کہ دوسرے ضلعوں کو نظر انداز کیا گیا ہے۔ کیا وہاں ذہین لوگ نہیں؟ یا وہاں پر ایکریکلچر نہیں ہوتا۔ جناب اپیکر! میری گزارش ہے کہ ان بھرتیوں کو منسون کیا جائے اور ہر ضلع کے حقداروں کو ان کا حق دیا جائیں۔

اختر حسین لانگو: جناب اپیکر! پچھلے دنوں خضدار نجیب نگ یونیورسٹی میرٹ کی بنیاد پر اوپن میرٹ پر سارے کوئیٹ کے لوگ آئے تھے۔ میں اس میرٹ پر حیران ہوا کہ کوئیٹ سے بھی آگے اور الائی والے ہیں ان آسامیوں میں کوئیٹ کی چند پوشیں ہیں۔ ۳۶،۳۵ پوشیں لوار الائی کی ہیں۔

کچکوں علی ایڈوکیٹ (قائد حزب اختلاف): جناب اپیکر! میں کہتا ہوں اگر ہم لوگ کچھ بولیں تو ہمارے بھائی ہم سے ناراض ہونگے شاید وہ سمجھتے ہیں کہ ہم تعصب کی بنیاد پر بات کر رہے ہیں۔ کاش اگر ہم قوم پرست اس طرح کرتے تو یہ ہمیں ذلیل کرتے کہ بھی یہ صرف اپنی قوم کے لئے سوچتے ہیں یہ ایک عالم کی جس کی manifesto ہے کہ ہم انصاف اور مساوات قائم کریں گے۔ آج اس کی یہ کارکردگی ہے کہ وہ ایوان میں موجود ہی نہیں۔ اور ہمیں پتہ ہے کہ یہ وزگاری ایک وبا کی شکل میں پھیلی ہوئی ہے۔ اور ہر علاقے میں نوجوان یہ وزگار ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ چیف منستر صاحب ایوان میں موجود ہیں۔ میری ان سے استدعا ہے کہ ان بھرتیوں کو منسون کیا جائے۔

جناب اپیکر: جی مولانا صاحب!

حافظ محمد اللہ (وزیر صحت): یہ جو لمبی چوڑی لوار الائی کی لسٹ ان کی نظر میں آ رہی ہے۔ میرے خیال میں تفصیل میں جا کر دیکھ لیں combined ڈسٹرکٹوں کے ہوئے ہیں ایسا نہیں کہ لوار الائی کے لوگ تمام ڈسٹرکٹوں میں appoint ہوئے ہیں۔ یہ لوار الائی کی پوشیں ہیں اور ان پر لوار الائی کے لوگ تعینات ہوئے ہیں۔ جناب اپیکر! لوار الائی کا آدمی اسیلہ میں appoint کیا گیا ہے اور خضدار کا آدمی کوئیٹ میں بھرتی ہوا اور اسی طرح اسیلہ کا آدمی کوئیٹ میں بھرتی ہوا ہے۔

عبد الرحیم زیارتوال ایڈوکیٹ: جناب اپیکر! یہ لسٹ ہمیں جو مہیا کی گئی ہے اس میں سبی کا لکھا ہوا ہے آٹھ پوشیں لیکن ان میں سبی کا ایک آدمی بھرتی نہیں کیا گیا۔

جناب اسپیکر: قائد ایوان!

جامع میر محمد یوسف (قائد ایوان): جناب اسپیکر! میں نے جو لمبی لست دیکھی ہے نا انصافی پر منی ہے اگر کسی کو ان کے ضلع کے حقوق نہیں ملتے میرے خیال میں اگر ہم اسمبلی کے لوگوں میں نا انصافی پائی جائیگی تو کہاں انصاف بہتر ہو گا۔ میں یہی چاہوں گا ایک بہت لمبی لست ہے۔ میں ٹریزیری اور اپوزیشن کے ساتھیوں سے درخواست کرتا ہوں کہ ان کو مسنون خ کیا جائے میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ اسکے لئے ایک کمیٹی بنائی جائے تحقیقات کرنے کے لئے تاکہ وہ اس کی finding کریں کہ واقعی زیادتی ہوئی ہے یا تو ان کو مسنون خ کر کے از سرنو بھرتی کیا جائے۔

حافظ محمد اللہ (وزیر صحت): جناب اسپیکر! ہمیں خواہ مخواہ ایسی باتوں پر مجبور کیا جا رہا ہے۔ تاکہ ہم اس ایوان کو ڈسپرے کریں مجھے پتہ ہے کہ سابقہ دور حکومت میں صرف ایک تخلیل کے ۵۵ لوگ سول ہسپتال میں لگ چکے ہیں۔ کیوں لگ چکے ہیں اور کس حساب کے تحت؟

جناب اسپیکر: آپ تمام حضرات بیک وقت ایک ساتھ نہ بولا کریں۔

مولانا عبدالواسع (سینئر وزیر): جناب اسپیکر! اس ہاؤس میں اس مسئلے پر بحث ہو سکتی ہے اگر کوئی رکن حکومت کی طرف سے ہو یا حزب اختلاف کی طرف سے ہو جو بھی معزز رکن ہو اگر وہ نشاندہ ہی کر سکتا ہے کہ اس میں قانون کے مطابق کارروائی نہیں ہوئی ہے تو پھر بات ہو سکتی ہے یہ کینسل بھی ہو سکتا ہے کیونکہ قانون کو نظر انداز کرنا ایک نامناسب عمل ہے اگر کوئی یہ کہتا ہے کہ میرا کیوں نہ ہوں دوسرے کی کیونہ ہوں تو یہ ختم نہ ہونے والا سلسلہ ہے یہ کبھی آپ پورا نہیں کر سکتا ہے کسی کا بھی ڈیماند یعنی میں سینئر منستر ہوں اور میں اسی مولوی فیض اللہ کا پاریمانی لیڈر ہوں میرا اب ایک بندے کا جب آرڈر نہیں ہوا ہے پھر میں اس کو کہہ دوں کہ یہ سارے کینسل کر دیں نہ اس کے لئے قانونی جواز ہو سکتا ہے نہ یہ کینسل ہو سکتا ہے میں سمجھتا ہوں کہ اگر قانون اس میں نظر انداز کیا گیا ہے تو کوئی دوست نشاندہ ہی کر لیں تو ہم اس کے لئے تیار ہیں کہ اس پر کمیٹی بھی بڑھائیں اور اس کو ختم بھی کر لیں اگر نہ ہوں تو اس کو انہوں نے جو قانون کے مطابق آرڈر کیے ہیں *advertise* ہوا ہے کمیٹی تشکیل ہوئی ہے اور میرٹ کی بنیاد پر ان کے آرڈر ہوئے ہیں کبھی قانون میں نہیں لکھا ہوا ہے کہ لور لا ائی کا ہو یا سبیلہ کا ہو یا قلعہ سیف اللہ کا ہو یا جہاں کا بھی ہو قانون یہ

کہتا ہے کہ یہ advertise کر لیں اور اسکے بعد اس کے لئے کمیٹی بنائے اور اس کی میرٹ لسٹ بنائے اور آپ کو اختیار ہے اور آپ ان کے آرڈر کر سکتے ہیں میں میں دوستوں سے بھی یہ گزارش کرتا ہوں کہ یہ مسئلہ نہ اٹھائیں۔۔۔

جناب اسپیکر: پلیز آپ ایک دفعہ، سب کو سنیں گے۔ چکول صاحب! سب کو موقع دینے کے لیے ایک ریکویٹ میری اس سے سب کو میں موقع دونگا لیکن ترتیب سے جی۔

چکول علی ایڈوکیٹ (قائد حزب اختلاف): اس فلور کے توسط سے کے انصاف کے علمبرداروں کے روایہ کو دیکھ لیں تو انصاف اور مساوات کے نعرے مسجدوں میں لگاتے ہیں پھر تقریروں میں لیکن یہاں کیا کر رہے ہیں۔

جناب اسپیکر: او کے، جی عظم موسیٰ خیل!
سردار محمد عظم موسیٰ خیل: جناب اسپیکر! باری میری ہے آپ کی اجازت سے۔
جناب اسپیکر: عظم موسیٰ خیل پات جاری رکھیں۔

سردار محمد عظم موسیٰ خیل: جناب اسپیکر صاحب! قائد ایوان نے جو کچھ فرمایا ہم اس کا ویل کم کرتے ہیں اس شرط پر کہ سابقہ تین سالوں میں جو نا انصافیاں ہوئی ہیں ہمارے لوگوں کے ساتھ اس کا بھی آزالہ ہونا چاہیے جناب اسپیکر صاحب! ایک ہزار لیویز کی آسامیاں کو ہلوکوڈی گئی ہیں باقی تمام صوبے کے لئے پانچ سو آسامیاں جناب اسپیکر صاحب! ہمیں پی ایس ڈی پی میں ہمارے ساتھ اپوزیشن کے ساتھ جو نا انصافی ہوئی قائد ایوان سے ہماری التماں ہے کہ پی ایس ڈی پی میں آپ کے حوالے سے اور مولا نا واسع کے حوالے سے ہمارے ساتھ بجز یاد تیاں ہوئی ہیں اس کا بھی آزالہ ہو جائے اگر ایسے طریقے سے ہو تو ہم اس کا ویل کم کہتے ہیں کہ تمام نا انصافیوں کا آزالہ ہو جائے۔

چکول علی ایڈوکیٹ (قائد حزب اختلاف): انہیں اس طرح بھرتی نہیں کیا گیا ہے کہ ہم بلوج لوگوں کو کیا کریں روزگار دیں وہاں بلکہ ہمارے سیاسی لوگوں کو کاوش کرنے کے خاطر انہیں اپاٹنگ کیے ہیں ان چیزوں کو سمجھنے کی کوشش کریں۔

جناب اسپیکر: او کے، دینے کے اسلام بھوتانی صاحب!

محمد اسلم بھوتانی (ڈپٹی اسپیکر): آپ اگر کاش سیر میں نہ بزرعی تحقیق کا جو شعبہ ہے اس میں سیر میں نہ برآگر اٹھارہ پر دیکھیں۔ نور محمد ولد محمد عمر عہدہ چوکیدار اس میں کلیئر لکھا ہے کہ یہ آسامی حب کی تھی اور جائے تعیناتی بھی حب میں ہونی چاہیے کیا وہاں حب میں یا السبیلہ میں گریڈ ایک کا بھی کوئی ایسا بندہ اہل نہیں ہے جو چوکیداری کے کلیئر لکھا ہوا کہ یہ وہاں کی۔۔۔

جناب اسپیکر: پنج نمبر کیا ہے؟

محمد اسلم بھوتانی (ڈپٹی اسپیکر): سری یہ صفحہ پانچ پر سر میں نہ برآ ٹھارہ پر آپ دیکھیں نور محمد ولد محمد عمر چوکیدار یہ شخص کوئی کارہنے والا ہے جب کہ خود یہ کہتے ہیں کہ یہ آسامی حب کی ہے اور جائے تعیناتی پوسٹنگ بھی اس کی حب میں ہونی چاہیے تو کیا حب میں ایسا کوئی آدمی نہیں ملا ان کو کہ چوکیداری کوئی سے جا کر کریں یہ اس کے صرف اپنے گوانے کے لئے لکھا ہے کہ یہ ناجائز ہے اور کیا کمیٹی آپ بھائیں گے جو وزیر اعلیٰ صاحب نے فرمایا درست فرمایا ہے سرا!

میر عبدالرحمن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی و پارلیمانی امور): ادھر ختم کرتے ہیں جب قائد ایوان نے فرمادیا ہے کہ اس کی تحقیقات ہو گی اگر کوئی نا انصافی ہوئی ہے تو اس کا آزالہ کیا جائیگا۔

جناب اسپیکر: رحیم صاحب! جی۔

عبدالرحیم زیارت وال ایڈوکیٹ: سوال آیا ہے دوست میرے ٹریئری پیپرز اپوزیشن والے غور سے اس کو ذرا سن لیں جناب اسپیکر! ہم نے شروع دن سے یہی مطالبہ کیا تھا کہ میرٹ کو لا یا جائے اور میرٹ کو مد نظر رکھ کر کام کیا جائے یہ جو کام ہوا ہے جناب اسپیکر! یہاں تو میرٹ کی دھیان اڑائی گئی ہیں جناب اسپیکر! تو یہ ابھی کہتے ہیں سینئر منشہ صاحب کہہ رہے تھے کہ ہمارے قلعہ سیف اللہ کا ایک نہیں ہوا ہے سب کی سیٹ پر قلعہ سیف اللہ کا لوگا دیا گیا ہے کون ہے اور کس لئے فلاں سیٹ پر سبی کے اس پر خضدار والے لوگا دیا فلاں سیٹ پر کوئی والے لوگا دیا فلاں کو لوگا دیا جناب اسپیکر! میں کہنا یہ چاہتا ہوں کہ اس میں یہ جو کام ہے جناب اسپیکر! یہاں گرہم میرٹ کو پال کر یہی میرٹ کو نہیں مانیں گے ہمارے پاس اسامیاں ہوتی ہیں اور اس پر ہمیشہ یہی ہو گا تو اس کے لئے گزارش یہ ہے قائد ایوان بیٹھے ہیں کہ یہ جو طریقہ ہے یہ صرف اس لئے نہیں ہے جناب اسپیکر! یہ نا انصافی اس سے پہلے یہ آج کی نہیں ہے یہ گورنمنٹل صاحب کے دور

سے شروع ہوئی ہے اور آج تک جاری ہے اور ہم نے بھی اسی پالیسی کو جاری رکھا ہے وہ بھی نا انصافی تھی وہ بھی غلط تھا یعنی اگر ہمیں ایک ٹرک بھو سے کامل جاتا تھا تو نوشکی چلا جاتا تھا اور پورا صوبہ متاثر تھا لیکن وہ نوشکی پہنچ جاتا تھا تو نوشکی نہ لورالائی نہ زیارت نہ سبی ایک میرٹ ہو جہاں پر اسامیاں خالی ہوں یہ طریقے چھوڑ دیں جناب اسپیکر! ہمیں پتہ ہے لورالائی میں پوشیں خالی نہیں تھیں لورالائی کی پوسٹوں سے پہلے لوگوں کو ٹرانسفر کیا گیا ہے پوشیں خالی کرائی گئیں پھر اس میں لورالائی والوں کو بھرتی کیا گیا تو جناب اسپیکر وکیسی بنانے کے لئے جناب اسپیکر! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس پر ہماری مدد کریں آپ ہمارے ہاؤس کے کسٹوڈین ہیں آپ اس میں ہمارے ساتھ سب لوگوں کے ساتھ انصاف کریں اور اس میں جناب اسپیکر! میرٹ کو جب ہم میرٹ کو پامال کرتے ہیں میرٹ کو پامال کریں گے تو جناب اسپیکر! ہم کہیں کہ نہیں رہیں گے یہ پوشیں ہم ان کو بخشن دیتے ہیں لیکن آئندہ کے لئے کیا کریں گے۔

جناب اسپیکر: او کے جی جعفر خان صاحب!

شیخ جعفر خان مندوخیل: جناب! یہاں جو ہمارا حافظ محمد اللہ یا مولانا واسع صاحب نے جو وضاحت کی میں اس سے بالکل مطمئن نہیں ہوں میں خود ایک لکچر منسٹر رہ چکا ہوں یہ تمام تعلیمان تیاں جو ہو رہی تھیں ہم رابطے میں تھے بلکہ ژوب میں کلی اپوزیٹ میں یہ ملک پاکستانہ خان نے ایک زمین دی تھی ایک لکچر ڈپارٹمنٹ کو اس کے اگنیست انہوں نے یہ کہا تھا کہ آپ کلاس فور کی ملازمتیں ہم کو دینے گے تو ایکریمنٹ بھی ہوا تھا اس سلسلے میں میں نے رابطہ کیا کہ بابا یہ جو آپ نے ایکریمنٹ کیا ہوا ہے اس کو تو اکاموڈیٹ کر لیں وہ زرعی افسران ڈی جی لیوں کے افسروں نے کہا کہ بھئی ہم نے تین لسٹ بنائی میں ہاؤس میں جام صاحب۔۔۔

جناب اسپیکر: جعفر خان صاحب آپ اپنی نشست پر جائیں۔

شیخ جعفر خان مندوخیل: میری نشست یہی ہے۔

جناب اسپیکر: یہی ہے، جی۔

شیخ جعفر خان مندوخیل: جناب! جب ڈی جی سے میں نے بات کی انہوں نے بتایا جو میرٹ کی بات کریں کہ دولٹیں ہم نے تیار کی تھیں ایک تھا میرٹ کی لسٹ دوسرا تھا ممبر پراؤشل اسمبلی یا منسٹر کی ریکمینڈیشن بتایا جب ہم دونوں لٹیں مولوی صاحب کے سامنے رکھ دیں اس نے کہا کہ یہ تیسری لسٹ

لے لیں یہ دونوں مجھے دے دیں اس نے اپنی تیار کی ہوئی لست دی اس میں یہ لورالائی میں اتنی کریشن کدھر سے آگئی جیسے زیارت وال صاحب نے فرمایا کہ لورالائی کی کوئی پوسٹ انہوں نے ڈوب کوٹر انسفر کر دیا ادھر سے پھر قلعہ سیف اللہ کوٹر انسفر کر دیا ادھر سے پھر فلاں کوٹر انسفر کر دیا کس کس کو لگایا گیا میں یہ ایک نہیں یہ تمام چیزوں پر ہم نے ملازمتیں جو ہے پبلک سروس کمیشن کے وڈرال سے اسی وجہ سے مخالفت کی تھی کہ اس کا میں خود منستر ہ چکا ہوں میرے دفتر میں آ کر کے تین تین منستر بیٹھتے تھے ایک ایک پوسٹ کے لئے یہ سب طریقہ کار غلط ہے میرے خیال میں یہ جو ہے اصول ان پوسٹوں کو پبلک سروس کمیشن میں رہنے دیا جائے تاکہ وہ پراپر انٹرو یو اور پراپر طریقہ کار کے مطابق کیا جائے اور جو کہتے ہیں کہ اس ایریا کی پوسٹ ہے اوپن میرٹ، اوپن میرٹ نہیں ہے آپ کا کلاس فور تو پسلع کا لگتا ہے کلاس فور تک پانچ گرینڈ چھ گرینڈ یہ تو وہی ضلعی پوسٹ ہوتے ہیں یہ بھی بھی اس طرح نہیں ہوتا ہے کہ ڈوب کا آدمی خضدار جاسکتا ہے یا خضدار کا آدمی ڈوب جاسکتا ہے میری ریکویسٹ یہ ہوگی اور جیسے سی ایکم صاحب نے اعلان کیا کہ ان کو کینسل کر کے دوبارہ انٹرو یو کرایا جائے میرے خیال میں وہی بہتر ہے ابھی اس میں دوسرے نقاط نہ رکالیں۔

جناب اسپیکر: اولے کے، جی۔

مولانا عبدالواسع (سینئر وزیر): جناب اسپیکر! پتہ نہیں ہے کچھ دوست بہت اچھی تجویز دے رہے ہیں اور پبلک سروس کمیشن کی تجویز بھی آرہی ہے اور چھوٹی چھوٹی پوسٹوں کے لئے میں سمجھتا ہوں کہ پبلک سروس کمیشن اب تک یہ جو ہم نے سولہ گرینڈ کا دیا ہے ان کے پاس نہ اتنا وہ ہے نہ اب تک انہوں نے یہ ہمارے ڈاکٹر صاحبان جب ہڑتال کرتے ہیں یا کسی دوسری پوسٹ جب ہم ان کی طرف بھیجتے ہیں تو وہاں سے کارروائی مکمل نہیں ہوتی ہے۔ دوسری وہاں جناب اسپیکر! یہ تو اگر کسی کا بندہ یا کسی کے بندے کا آرڈرنے ہو جائے تو پھر سارا معاملہ پھینک دیں گے اور سیاستدانوں کو بدنام کر دینگے کہ بھئی سیاستدان بیکار ہیں اور یہ بد عنوان ہیں اور پبلک سروس کمیشن میں فرشتے بیٹھے ہیں میں سمجھتا ہوں نہ وہاں فرشتے بیٹھے ہیں نہ یہاں اتنے گندے لوگ ہیں کہ خواہ متواہ ان کو اس طرح کرتے ہیں کہ ان کا نہ کوئی حثہ ہونے کوئی پتہ ہو لیکن ٹھیک ہے اپنے حلقات کا ہو یا اپنے لوگوں کا ہو یہ جو وہاں تجویز آ رہی ہیں ہر ایک منستر بھی رہ چکا ہے انہوں نے اس

طرح کام بلکہ اس سے بڑھ کر میرے خیال انہوں نے کیا ہے ایسا معاملہ نہیں ہے اب جب ایوان کا یہ ہے اور قائد ایوان نے جو جو بات کر دی ہے تو ہم اپنے قائد ایوان کے احترام میں جناب اسپیکر! ورنہ قانونی طور پر ہم اس پر کوئی نہیں مانتے ہیں لیکن قائد ایوان نے جو اعلان کر دیا تو ایک کمیٹی ہم تشكیل کر دینے کے تحقیق کرنے کے بعد پھر اگر اس میں کوئی لا قانونیت سامنے آئی تو ٹھیک نہ آیا تو اس غیاد پر اب میں ایوان کو کہتا ہوں کہ فلاں جگہ کا کیوں نہیں ہے یہ ضلعے کی بات پر کسی کو ہم، لیکن اگر لا قانونیت سامنے آئی تو ہم اس کو ختم کرنے کے لئے تیار ہیں۔

جناب اسپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ بعد میں اختر لانگو صاحب آپ بغیر اجازت کے نہ بولیں جی رحیم صاحب!

عبد الرحیم زیارت وال ایڈووکیٹ: نشاندہی کے لئے مولانا واسع صاحب سینئر منظر ہیں صحفہ نمبر پر خاکر کروب کی پوسٹ ہے یونس مسح، اسلام مسح لورالائی سے سبی میں اب لوگ ہم سے کیا توقع کریں گے جناب اسپیکر! اور دوسری بات صحفہ نمبر ۶ پر جو نیز کلرک ہے گیارہ نمبر پر ارباب خان حاجی طلحہ خان ارباب خان کو لگایا ہے خضدار میں اور ژوب میں دوسری کلرک تھا اس کو ٹرانسفر کیا گیا ہے خضدار طلحہ خان کو اب لارہے ہیں ژوب فارگاٹ سے اس میں اگر ہوئی ہے تو اس ہاؤس سے کمیٹی بنائی جائے۔

جناب اسپیکر: او کے، بس ابھی، جی حافظ صاحب! مختصر۔

حافظ محمد اللہ (وزیر صحبت): بات یہ ہے کہ یہ جو انٹریو ہوئے یہ ہر ڈسٹرکٹ میں نہیں ہوئے یہ پراؤں میں یہ انٹریو ہوئے ہیں تو ہر ڈسٹرکٹ سے جو کینڈیٹ تھا وہ آتا یہاں انٹریو یو دیتا ہو سکتا ہے اس میں ایسے ڈسٹرکٹ بھی ہوں جہاں سے ایک آدمی آیا ہوا آپ تو بیٹھیں میں ذرا عرض کروں آپ کی باتوں میں، میں نقچ میں مداخلت نہیں کی آپ مداخلت کر رہے ہیں تو پراؤں میں اس کے انٹریو ہوئے ہیں مختلف ڈسٹرکٹوں سے تمام اضلاع سے لوگ آکے یہاں بیٹھ کے تین، چار، پانچ، چھوٹ دن یہ انٹریو ہو رہے تھے یہاں تو اس میں آپ کو معلوم ہو گا کہ ایک ڈسٹرکٹ سے دس آئے ہو نگے ایک سے پانچ ایک سے پورے کتنے ہزار بارہ سو دو ہزار لوگ آتے ہیں پھر اس میں اس کو الگ کرنا کہ کون ہے کون میرٹ پر نہیں ہے تو اس میں ہو سکتا ہے کہ کوئی نہ کے لوگ سبی میں ہوا درستی کے لوگ کوئی نہ میں ہو خضدار کا بیلہ میں ہوا درستی کا خضدار

میں ہواں کو اتنا جیسے کہ ہمارے سی ایم صاحب نے۔۔۔۔۔

جناب اسپیکر: حافظ صاحب اس بات کو کرنے کی کیا ضرورت ہے ابھی تو اس پر کافی بحث ہو گئی، اور کچکول صاحب! یہ جام صاحب اور اس پر میری رو لگ یہ ہے کہ قائد ایوان ایک کمیٹی تشکیل دیں اور مکمل تحقیقات اور انکوارٹری کر کے وہ قائد ایوان کے صوابدید پر ہے وہ جس کو انوال کرنا چاہے قائد ایوان صاحب کمیٹی بنائے، وہ کمیٹی آسمبلی سے ہو۔

شیخ جعفر خان مندو خیل: ایک کمیٹی تشکیل دیں اور سی ایم صاحب بیٹھے ہوئے ہیں اس طرح اس معاملے پر بھی اس ہاؤس میں وہ کیا جائے ورنہ ہم تو اس پر بھی اعتراض کریں گے کہ نظم ہمارا ہے یہ سب اس کے خلاف سازش ہو رہی ہے۔

عبدالجید خان اچھزی: ویسے بھی سوال میرا ہے میر انعام بھی دے دیں آپ۔

جناب اسپیکر: میں کچکول صاحب سے یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ یہ بڑے سینئر اور ہمارے سینئر ہیں اور میں اس کی بڑی عزت بھی کرتا ہوں لیکن جو یہ معاملے جو ادھراً ہزار لام لگاتے ہیں کہ آپ ایم ایم اے کے یا آپ کس کے مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ایسے الفاظ یہاں پر آپ نہ کہیں اور جو فیصلہ میں نے ادھر کیئے ہیں شاید اسکے لئے بہت بڑے ایمان کی ضرورت ہے میں اپنے آپ سے زیادہ کوئی ایماندار یہاں نہیں دیکھتا ہوں، نہیں کچکول صاحب آپ زیادتی کر رہے ہیں۔ آپ وہ حرکت نہ کریں کہ جلدی فوراً فیصلہ کر لیتے ہیں اپنا فتویٰ چاری کرتے ہو مجھے کنفیوز کریں قائد ایوان صاحب آپ کمیٹی بنائیں اور مکمل تحقیقات کریں جو بھی آپ کے سامنے آیا آپ فیصلہ کریں، اور کے۔

محمد اسلم بھوتانی (ڈپٹی اسپیکر): میں آپ کے توسط سے کچکول صاحب سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ جیسے آپ نے رو لگ دی ہے وزیر اعلیٰ کو کمیٹی بنانے دیتے ہیں اس کمیٹی کی رپورٹ بھی اسی ہاؤس میں آئیگی اگر مطمئن نہیں ہوئے تو پھر اس پر آپ بات کریں یہ میری آپ سے گزارش ہے۔

کچکول علی ایڈوکیٹ (قائد حزب اختلاف): ہم لوگوں کے سامنے سی ایم ایم ابھی کر دیں لیکن ابھی یہ ہو جائے۔

جناب اسپیکر: آپ ریکویسٹ کر سکتے تھے جناب! یہ سب سے پہلے الزام کیوں لگایا آپ تو یہ ریکویسٹ مجھ

سے کر سکتے تھے لیکن آپ نے پہلے الزام لگایا بعد میں پھر ریکویٹ کرتے ہو۔

محمد اسلام بھوتانی (ڈپٹی اسپیکر): جناب اسپیکر! آپ کے توسط سے میں ریکویٹ کرتا ہوں چکول صاحب کے وزیر اعلیٰ کو کمیٹی بنانے دیں اگر اس میں ہمیں انصاف نہیں ملا تو پھر بات ہوگی۔

جناب اسپیکر: جناب عبدالرحیم زیارت وال صاحب آپ اپنا گلا سوال نمبر پکاریں۔

☆ ۳۲۲ عبدالرحیم زیارت وال ایڈوکیٹ: کیا وزیر بہبود آبادی از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

(الف) صوبہ میں بہبود آبادی کے سینٹروں کی تعداد کس قدر ہے۔ ضلع وار تفصیل دی جائے؟

(ب) مذکورہ سینٹروں میں ملازمین کی سینٹروں اور کل تعداد اور ماہانہ دوائی و دیگر ضروریات کی مد میں کل کس قدر رقم مختض کی گئی ہے؟ تفصیل دی جائے۔

وزیر بہبود آبادی: (الف) بلوچستان میں بہبود آبادی کے مرکز (سینٹرز) کی کل تعداد ۱۲۸ ہے۔

(ب) محلہ بہبود آبادی کے ہر فیملی و یلفیر سینٹر میں مندرجہ ذیل عملہ ہوتا ہے:-

(۱) فیملی و یلفیر کونسلر یا فیملی و یلفیر ورکر گرید۔ ۸/۱۱

(۲) فیملی و یلفیر اسٹنٹ (میل) گرید۔ ۵

(۳) فیملی و یلفیر اسٹنٹ (فیمل) گرید۔ ۵

(۴) آیا۔ گرید۔ ۱

(۵) چوکیدار گرید۔ ۱

مذکورہ فیملی و یلفیر سینٹرز میں ضبط تو لید کے لئے ادویات وزارت بہبود آبادی کے مرکزی سٹور (Central ware house) کراچی سے مندرجہ ذیل قیتوں پر ضلعی آفیسر بہبود آبادی کو براہ راست فراہم کی جاتی ہیں۔

کنڈو م۔ ۵۰ پیسے فی عدد۔

نسوانی گولیاں۔ ۳ روپے فی پتہ (Cycle)

مانع حمل چھلہ۔ ۳ روپے فی عدد

مانع حمل انجکشن۔ ۳ روپے فی عدد۔

مزید برآں عام بیماریوں کے لئے ہر فلاجی مرکز تو تقریباً ۵۰۰۰ روپے مہانہ کی ادویات مہیا کی جاتی ہیں جبکہ Utility bills اور دیگر اخراجات کی مدد میں تقریباً ۱۵۰۰ اروپے مہار دیے جاتے ہیں۔

District wise detail of family welfare centres and no of Officials

| S.No | Name of District | No of F .W.Centres | No of officials |
|------|------------------|--------------------|-----------------|
| 1 | Quetta | 16 | 80 |
| 2 | Pishin | 8 | 40 |
| 3 | Mastung | 5 | 25 |
| 4 | Ziarat | 5 | 25 |
| 5 | Killa Abdullah | 3 | 15 |
| 6 | Kalat | 4 | 20 |
| 7 | Khuzdar | 5 | 25 |
| 8 | Zhob | 5 | 25 |
| 9 | Bela | 4 | 20 |
| 10 | Turbat | 5 | 25 |
| 11 | Panjgoor | 4 | 20 |
| 12 | Gawadar | 3 | 15 |
| 13 | Kachhi | 4 | 20 |
| 14 | Sibi | 10 | 50 |
| 15 | Naseerabad | 3 | 15 |
| 16 | Jaffarabad | 5 | 25 |
| 17 | Jhal Magsi | 2 | 10 |

| | | | |
|----|-----------------|---|----|
| 18 | Dera Bugti | 2 | 10 |
| 19 | Kholu | 2 | 10 |
| 20 | Barkhan | 7 | 35 |
| 21 | Musakhail | 3 | 15 |
| 22 | Awaran | 3 | 15 |
| 23 | Chaghi | 5 | 25 |
| 24 | Kharan | 4 | 20 |
| 25 | Killa Saifullah | 5 | 25 |
| 26 | Loralai | 6 | 30 |

Total 128 640

District wise Detail Of Family Welfare Centres

| S.No | Name Of District | No of .F. W .Centres |
|------|------------------|----------------------|
| 1 | Quetta | 16 |
| 2 | Pishin | 8 |
| 3 | Mastung | 5 |
| 4 | Ziarat | 5 |
| 5 | Killa Abdullah | 3 |
| 6 | Kalat | 4 |
| 7 | Khuzdar | 5 |
| 8 | Zhob | 5 |
| 9 | Bela | 4 |

| | | |
|----|-----------------|------------|
| 10 | Turbat | 5 |
| 11 | Panjgoor | 4 |
| 12 | Gawadar | 3 |
| 13 | Kachhi | 4 |
| 14 | Sibi | 10 |
| 15 | Naseerabad | 3 |
| 16 | Jaffarabad | 5 |
| 17 | Jhal Magsi | 2 |
| 18 | Dera bugti | 2 |
| 19 | Kohlu | 2 |
| 20 | Barkan | 7 |
| 21 | Musa Khail | 3 |
| 22 | Awaran | 3 |
| 23 | Chaghi | 5 |
| 24 | Kharan | 4 |
| 25 | Killa Saifullah | 5 |
| 26 | Loralai | 6 |
| | Total | 128 |

عبدالرحیم زیارتوال ایڈوکیٹ: کوئی ضمیمی نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: او کے، وقفہ سوالات ختم، سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواست پڑھیں۔

محمد خان مینگل (سیکرٹری اسمبلی): محترم شیرجان بلوچ صاحب وزیر گوارد ڈولپمنٹ اتحاری اپنے حلقے

کے دورے پر ہیں وزیر موصوف نے ۲۷ تاریخ کے باقیہ اجلاسوں کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟ (رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی: وزیر محترم ریٹائرڈ کرنل محمد یونس چنگیزی صاحب مصروفیات کی وجہ سے آج کے اجلاس کے لئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟ (رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی: وزیر موصوف محترم فیض اللہ صاحب صوبائی وزیر سرکاری کام کی غرض سے اسلام آباد گئے ہیں وزیر موصوف نے تا اختتام باقیہ اجلاسوں کے لئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟ (رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی: محترم مولوی فیض محمد صاحب وزیر محنت و افرادی قوت سرکاری دورے پر کوئی سے باہر ہیں وزیر موصوف نے تا اختتام باقیہ اجلاسوں کے لئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟ (رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی: وزیر محترم سردار بختیار خان ڈوکی ۲۲ اور ۲۳ تاریخ کے اجلاسوں میں عدم شرکت کی وجہ سے رخصت کی درخواست دی ہے۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟ (رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی: معزز زمبر ممتاز حسین شاہ صاحب ذاتی مصروفیات کی وجہ سے کوئی سے باہر ہیں موصوف نے آج کے اجلاس کے لئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟ (رخصت منظور کی گئی)

رخصت منظور ہوئی، آئین کے آرٹیکل ۱۹۰ کے ضمن ۲ کے تحت ایڈ ووکیٹ جزل کی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ قانونی معاملات میں صوبائی حکومت کو مشورہ دیں آرٹیکل تحری کے تحت ایڈ ووکیٹ جزل کو اسمبلی اور اسمبلی کی کمیٹی بشرطیکہ ممبر نامزد ہوں کہ کارروائی میں حصہ لینے کا حق حاصل ہوتا ہے مساوئے ووٹ دینے کا چونکہ بلوچستان اسمبلی میں ایڈ ووکیٹ جزل کے لئے سیٹ مختص ہے اور معزز زمبر ان کی طرز پر انہیں بھی آرڈر آف

دی ڈے سمیت اسمبلی کی تمام تر کارروائیاں تسلسل کے ساتھ اس نقطہ نظر سے بھوائی جاتی ہیں کہ حکومت کو قانونی معاملات میں اسمبلی ہی میں رہنمائی کی زیادہ ضرورت رہتی ہے مثال کے طور جمعرات ۲۲ جنوری کی کارروائی میں شامل ڈاکٹر شمع احشاق کی قرارداد نمبر ۹۳ میں دوران بحث وزیر قانون نے آئینی قوانین کا حوالہ ۱۹۶۰ء کے آئین کے تحت دیا ہے جبکہ ۱۹۷۳ء کی آئین کی موجودگی میں ایک منسون شدہ آئین کا حوالہ کوئی قانونی حیثیت نہیں رکھتا ہے مزید یہ کہ ۱۹۶۰ء کے آئینی قوانین میں بھی اور اور لب کا ذکر تک موجود نہیں ہے اگر اس موقع پر ایڈ ووکیٹ جزل موجود ہوتا تو شاید اسمبلی کا وقت غیر ضروری بحث میں ضائع ہونے سے بچ جاتا ہے میں رونگ دیتا ہوں کہ آج کے بعد ایڈ ووکیٹ جزل ہاؤس میں اپنی موجودگی کو یقینی بنائیں۔ اجلاس شروع کرنے سے قبل مجھے ایک بات پھر حکومت کی توجہ اس عدم توجہ کی جانب مبذول کرنا پڑ رہا ہے کہ محکمہ قانون اسمبلی قواعد انضباط کارجو اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین ۱۹۷۳ء کے آرٹیکل ۷۶ کے ضمن (اے) کے تحت اس ایوان کی منتظری اور تویثیت سے وجود میں آیا ہے کوئی یکسر نظر انداز کرتے ہوئے اسمبلی کو نہ صرف مشکلات میں مبتلا کر دیتی ہے بلکہ بالفاظ دیگر اسپیکر کو حاصل اختیار سبوتاش کرنے کی کوشش بھی ہے لہذا حکومت اس منقی رجحان کا سختی سے نوٹس لیتے ہوئے متعلقہ افسران کے خلاف فوری تابی کارروائی عمل میں لاتے ہوئے اسمبلی قواعد پر عمل درآمد کو یقینی بنائیں۔ جی جناب محمد نسیم خان تریالی صاحب اپنی تحریک استحقاق نمبر ۲۹ پیش کریں۔

تحریک استحقاق نمبر ۲۹

محمد نسیم تریالی: میں بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد انضباط کار مجریہ ۱۹۷۳ء کے قائدہ نمبر ۵۵ کے تحت ذیل تحریک استحقاق کا نوٹس دیتا ہوں لہذا اسمبلی کی کارروائی روک کراس پر بحث کی جائے تحریک یہ ہے کہ مورخہ ۹ راکتوبر ۲۰۰۴ء کے اجلاس میں پیش شدہ میرے سوال نمبر ۱۸ کے جواب میں نہ صرف غلط بیانی کی گئی ہے بلکہ متعلقہ حلقة ارمی کا کوزی کلک اور قلعہ عبد اللہ میں قائم آر ایچ سیز اور بی ایچ یوز کو فعال کرنے کی یقین دہانی بھی کرائی گئی ہے نقل مسلک ہے مگر مذکورہ یقین دہانی پر تاحال کوئی عمل درآمد نہیں ہوا اور نہ ہی اس میں مستقبل قریب میں خاطر خواہ نتائج برآمد ہونے کی توقع ہے جس سے ایوان کا استحقاق مجروح ہوتا ہے لہذا اسمبلی کی کارروائی روک کراس پر بحث کی جائے۔

جناب اپیکر: تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ مورخہ ۹ اکتوبر ۲۰۱۸ء کے اجلاس میں پیش شدہ میرے سوال نمبر ۱۸ کے جواب میں نہ صرف غلط بیانی کی گئی ہے بلکہ متعلقہ حلقے ارمینی کا کوزیٰ کلک اور قلعہ عبد اللہ میں قائم آراتچیز اور بی ایچ یوز کو فعال کرنے کی یقین دہانی بھی کرائی گئی ہے نقل مسلک ہے مگر مذکورہ یقین دہانی پر تاحال کوئی عمل درآمد نہیں ہوا اور نہ ہی اس میں مستقبل قریب میں خاطر خواہ متاثر برآمد ہونے کی توقع ہے جس سے ایوان کا استحقاق مجروح ہوتا ہے لہذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس پر بحث کی جائے جی اس کی admissibility پر۔۔۔۔۔

مولانا عبدالواسع (سنئر وزیر): پواسٹ آف آرڈر محترم نیم تریائی صاحب نے جو تحریک استحقاق پیش کی ہے یعنی وہ سمجھتا ہے کہ میرا استحقاق مجروح ہوا ہے تو اسی تحریک استحقاق کے اندر انہوں نے دوسروں کا بھی استحقاق مجروح کر دیا کہ غلط بیانی کا مقصد یہ ہے کہ جھوٹ بولنا اب میں محترم ایم پی اے صاحب سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ اگر یہ لفظ استعمال نہ کرے اگر ان کا استحقاق مجروح ہوتا ہے تو پتہ نہیں ہے وہ اپنا استحقاق ثابت بھی کر سکتے ہیں یا نہیں۔ لیکن غلط بیانی اور جھوٹ کا لفظ استعمال کر کے جس معزز منظر سے انہوں نے سوال کیا ہے تو اس کا استحقاق مجروح ہوتا ہے تو میں اس تحریک استحقاق کے اندر اور تحریک استحقاق لانا چاہتا ہوں۔

محمد نیم تریائی: غلط بیانی کا جو لفظ آیا ہے اس کا جواب وہی میں آپ کو پڑھ کر سناتا ہوں پھر آپ چاہیں اس کے لئے کمیٹی بنائیں متعلقہ علاقے میں جو بی ایچ یوز ہیں ہسپتال ہے یہ جو کہ رہا ہے کہ فلاں فلاں چیزیں ہیں اگر ایک سال سے بی ایچ یوز یا آراتچیز کھلا ہوا ہے تو میں اس کا ذمہ دار ہوں۔

جناب اپیکر: اس کی فیز بلڈی پر آپ کچھ بولیں۔

محمد نیم تریائی: جناب فیز بلڈی تو یہی ہے کہ بار بار ہم چاہتے ہیں کہ یہ عوامی مسائل ہیں۔ حل ہوں۔

مولانا عبدالواسع (سنئر وزیر): جناب اپیکر! جب تک وہ ثابت کریں گے استحقاق سب کا استحقاق ہوتا ہے جب تک یہ مسئلہ نہ نمٹے اگر یہ صحیح لفظ ہے تو اس کا استعمال جاری رہنے دوتا کے ایک دوسرے کے خلاف استعمال ہوتا رہتا ہے جب تک یہ معاملہ نہ نمٹے تب تک یہ تحریک استحقاق کمیٹی بنائیں گے جو کچھ بنائیں گے وہ بن جائیگی جو کچھ ہو بہتر ہو جائے اگر یہ لفظ مناسب نہیں ہے تو۔۔۔۔۔

جناب اسپیکر: جی نسیم تریاں صاحب! آپ کا جو لفظ۔

محمد نسیم تریاں: میں یہ کہتا ہوں کہ مثال ایوان میں جو وعدہ کیا جاتا ہے اس پر پورا عمل بھی کیا جاتا ہے جب یہاں پر وعدہ کیا گیا ہے کہ فلاں چیز فلاں کر دیں گے بی اتیج یو کو ایس ای ڈی کو وہ وعدہ پورا نہیں ہوا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ پورے ایوان کا استحقاق محروم ہوا ہے۔

جناب اسپیکر: وہ ٹھیک ہے نسیم صاحب۔ ایک ہے وعدہ ایک ہماری پشتہ اور بلوچی روایت میں جب کوئی وعدہ کرتا ہے جب وہ پورا نہیں کرتا ہے تو وہ کوئی اپنی مجبوری بیان کر دیتا ہے لیکن جو غلط بیانی کا لکھا ہے اس سے ہاؤس کا یا اس کا۔۔۔۔۔

محمد نسیم تریاں: اس سے مطلب یہ ہوا جواب حقائق پر منی نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: اس نے تو کہا تھا کہ میں انشاء اللہ کر دوں گا نہیں کیا کیوں نہیں کیا آپ پوچھ سکتے ہیں؟

محمد نسیم تریاں: اسپیکر صاحب! یہ غلط بیانی کا لفاظ میں نے اس لئے ڈالا کہ آپ سوال پڑھ لیں انہوں نے کہا فلاں ہسپتال بحال ہے خود یہ پڑھ لے ابھی آپ جا کر دیکھ لیں کیا یہ ہسپتال فعال ہے ایک سال سے تالا لگا ہوا ہے جو مکڑی ہے اس کے جا لے بھی بنے ہوئے ہیں۔

شیخ جعفر خان مندوخیل: غلط بیانی نہیں یہ حقائق پر منی ہے۔

کچکوں علی ایڈو و کیٹ (قائد حزب اختلاف): اگر یہ لفظ غیر پارلیمانی لگ رہا ہے تو میں سنیئر وزیر سے کہوں گا کہ کوئی اس کا نعم المبدل لفظ دیں آپ دیکھ لیں ہم اس کو واپس لے لیں گے اس کا متن یہ ہے کہ استحقاق کا۔ ہم یہ کر لیں گے لیکن آپ لوگوں نے ہی نہیں کیا ہے اس پر ایک نعم المبدل الفاظ خود ہی دیں۔

حافظ حسین احمد شروعی (وزیر بلدیات): اس کا نعم المبدل میں دیتا ہوں وہ کہیں تسائل ہوا ہے۔

کچکوں علی ایڈو و کیٹ (قائد حزب اختلاف): انہوں نے کرنا تھا نہیں کیا ہے۔

جناب اسپیکر: سنیئر منستر صاحب!

مولانا عبدالواسع (سنیئر وزیر): اگر آپ کے پاس متبادل لفظ نہیں ہے اور یہ لفظ اس مقدس ایوان میں جاری ہو تو میں ایوان کے لئے بہتر نہیں سمجھتا ہوں کل خدا نخواستہ اس ایوان میں آپ کا احترام نہ کروں غلط بیانی کہوں یہ اچھا نہیں لگتا ہے اس طرح سے بتیں ہوں گی۔

جناب اپنیکر: مولانا صاحب! اگر یہ کہا جائے کہ حقائق پر منی نہیں ہے حقائق والا لفظ ٹھیک ہے؟

عبد الرحیم زیارتوال ایڈوکیٹ: جناب! سوال ۱۸۷ میں جو الفاظ استعمال کئے گئے ہیں ان کو تبدیل کرتے ہیں کہ جواب حقائق پر منی نہیں ہے۔

جناب اپنیکر: او کے مہربانی اس کا لفظ تبدیل کیا جائے۔

محمد نسیم تریالی: شکر یہ جناب اپنیکر! جیسا کہ اس پر بحث ہو چکی ہے تقریباً ایک حد تک قلعہ عبداللہ کے اکثر ہسپتاں میں نہ کوئی ڈاکٹر ہے جو انہوں نے خود جواب میں بھی دیا ہے اور نہ ہی کوئی ڈسپنسر ہے کوئی چوکیدار ہو گا وہ بھی گھر میں بیٹھا ہو گا تխواہ لے رہا ہے مگر یہ ہے کہ یہ ہسپتال جیسا کہ ارمینی کا کوزنی میں دوبی ایچ یوز ہیں اس وقت سیلا تھا نہ جہاں پر پہلے بھی ڈاکٹر کی ڈیویٹی تھی تخواہ لے رہا تھا اور اس کے باوجود وہ نہیں آ رہا ہے اور اس طرح کلکٹ ملک خان میں ایک بی ایچ یوز ہے جو میں کہتا ہوں یہ تو تین سال سے مکمل بند ہے اسی طرح کلکٹ میں کلی حاجی کرم خان اور آ راتچ سی قلعہ عبداللہ جو شہر ہے اس میں صرف ایک ڈاکٹر ڈیویٹی سرانجام دے رہا ہے اور باقی میرے علم میں مکمل طور پر غیر فعال ہے انہوں نے جواب میں کہا ہے کہ یہ ہر مہینے ادویات کا کوٹھ لے رہا ہے اب یہ بتائے کہ یہ ادویات کا کوٹھ کون لے رہا ہے وہاں پر تو ایک ٹیکٹ تک نہیں آ رہا ہے ایک بوقت تک نہیں آ رہی ہے پچھلے سوال میں انہوں نے جواب دیا کہ ہر مہینے سی ڈی کے لئے ادویات کا کوٹھ ہوتا ہے مگر وہاں پر کچھ نہیں ہوتا ہے اب صرف یہاں فلور پر تو وعدے کئے جاتے ہیں میری تو یہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان منشڑوں کو یہ توفیق دے جو وہ وعدہ کرتا ہے صرف وعدے تک محدود نہ رہے یہ پورے بلوچستان کا منشڑ ہے خود وزٹ کر لیں کہ فلاں ہسپتال میں کیا ہو رہا ہے اب ان کا حلقة ہے ان کا ضلع ہے اپنے ضلع میں ایک ڈاکٹر قیمت نہیں کر سکتے ہیں ایک ڈسپنسر کو نہیں لاسکتے ہیں اس کو پابند نہیں کر سکتے ہیں تو اس علاقے کے عوام کا کیا حال ہو گا اب چالیس کلو میٹر کا ایریا ہے نہ وہاں پر وہ ہے نہ ٹرانسپورٹ ہے وہاں پر معمولی کیسوں سے وہاں کی خواتین ہلاک ہو جاتی ہیں معمولی بیماری سے وہاں سے لوگ بچ کو بڑھ تک نہیں پہنچ سکتے ہیں تو میری گزارش ہے وزیر صاحب تو جواب دیں گے پھر وعدہ کر لیں گے پہلے بھی انہوں نے دو وعدے کر لئے ہیں خدا کرے وہ ان کو پورا کرے وہ اس کے لئے تاریخ فتح کر لے کہ فلاں تاریخ تک انشاء اللہ بحال ہو گا اور نہ اس پرختی سے کھڑے رہیں گے۔ شکر یہ!

جناب اپنیکر: شکریہ جی حافظ صاحب!

حافظ محمد اللہ (وزیر صحت): جناب اپنیکر! میں نے وعدہ کیا تھا کہ اس کو فعال کرنے کے لئے آپ کو معلوم ہے کہ انہوں نے نشاندہی کی ایک میڈیسین کی۔ کہ میڈیسین نہیں مل رہی ہے اور ہم نے ایک ٹیبلٹ نہیں دیکھا ہے نئے نظام کے تحت میڈیسین دینا یہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کا کام ہے یہ وہ کرتا ہے ان کو اپنا فنڈ میڈیسین کے حوالے سے دیا جاتا ہے ہیلتھ کے حوالے سے اور ہمارا جو صوبائی محکمہ ہے صوبے کی طرف سے بھی میں نے میڈیسین دی ہے جو یہ کہہ رہا ہے وہاں ڈی ایچ او آفس میں ریکارڈ موجود ہے کہ ہم نے کتنے بی ایچ یو ہے ہم نے کتنے میڈیسین دی ہے کتنے نہیں دیا ہے اور ریکارڈ میں لا بھی سکتا ہوں اور وہ اگر تکلیف کریں تو میں ان کو دکھادونگا اس کے پوچھنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے میں خود ان کو دکھاؤں گا۔ دوسری بات یہ ہے کہ وہاں پر ڈاکٹرنہیں ہے فلاں نہیں ہے۔ جناب اپنیکر! قلعہ عبداللہ کا امن و امان انہائی خراب ہے جو ڈاکٹر ہم یہاں سے بھیج دیتے ہیں اگر اپنے علاقے کا کوئی ڈاکٹر ہوتا تو بہت اچھا ہوتا لیکن ہم جب یہاں سے کوئی ڈاکٹر بھیجتے ہیں اس نے یہ سنایا کہ قلعہ عبداللہ اور گلستان میں امن و امان کا مسئلہ ہے اگر آج امن و امان کا مسئلہ نہیں ہے جو دو سال پہلے تھا لیکن وہ ڈرتا ہے کہ میں قلعہ عبداللہ جاؤں تو میرا تحفظ نہیں ہو گا پھر بھی ہماری کوشش یہ رہیگی اور کوشش کی گئی ہے تو اس گز شتہ کمپینٹ اجلاس میں فیصلہ یہ ہوا کہ جس میں BHU یا RHC یا سول ہسپتال یا DHQ میں جس ڈاکٹر کی پوسٹنگ ہوتی ہے وہ وہاں نہیں جاتے تو اسکے خلاف قانونی کارروائی ہونی چاہیے تو میں نیسم تریالیٰ کی خدمت میں یہ عرض کروں کہ انشاء اللہ ڈاکٹر بھی وہاں آئیگا اور ڈسپنسر اسی کلی کا ہو گا اگر وہ کلی کا نہیں ہے تو چوکیدار کلی کا ہو گا میں ڈسٹرک قلعہ عبداللہ میری میں گیا تھا ایک BHU میں نے دیکھا تو اسکے نہ دروازے تھے کہ کیا تھیں پچھلی نہیں تھا تو انہوں نے کہا کہ آپ اسکو روپیز کر لیں میں نے کہا کہ اسکا اسٹاف اور چوکیدار کون ہے تو میں نے کہا کہ سب سے پہلے اسکو روپیز کرنے کی ضرورت ہے میں نے کہا کہ اسکو میں suspend کروں گا کوئی ایسے لوگوں کو لگاؤ گا تاکہ وہ بلڈنگ کی تو حفاظت کریں تو ہمارے جو چوکیدار ہوتے ہیں وہ اکثر اس علاقے کے لوگ ہوتے ہیں اور بلڈنگ کی بھی حفاظت نہیں کر سکتے ہیں تو انشاء اللہ ہماری کوشش رہے گی یہ میرا وعدہ ہے پہلے بھی میں نے وعدہ کیا تھا اگر کوئی ڈاکٹر وہاں نہیں جاتا تو اسکے خلاف قانونی کارروائی

ضرور ہوگی اور نسیم تریائی صاحب کا کوئی گلہ شکوہ نہیں رہے گا یہ مسئلہ انشاء اللہ مستقل طور پر حل ہو جائے گا
عید میں ایک ہفتہ باقی ہے میں نے یقین دہانی کرائی آپ کا مسئلہ عید کے بعد حل ہو گا۔

محمد نسیم تریائی: جناب اسپیکر! عید کے فوراً بعد قلعہ عبداللہ کا مسئلہ حل ہونا چاہیے بڑی مہربانی جناب اسپیکر!
جناب اسپیکر: جی مولانا واسع صاحب!

مولانا عبد الواسع (سینئر وزیر): جناب اسپیکر! میں تریائی صاحب اور حافظ صاحب کو یہ تجویز دیتا ہوں کیونکہ ان کا اپنا ڈسٹرکٹ ہے اور اپنا علاقہ ہے ظاہر بات ہے کہ تریائی صاحب کہتے ہیں کہ ہمارے سارے BHU اور جتنے بھی وہاں hospital میں وہاں ڈیوٹی ڈاکٹر صاحبان تو نہیں کرتے ہیں یہاں ہم تو ڈاکٹروں کے لیے لڑتے ہیں اور تحریک بھی حزب اختلاف کی طرف سے آتی ہے ہم بھی ان کا ساتھ دیتے ہیں کہ ڈاکٹر صاحبان کو ملازمت دے دیں اور ڈاکٹروں کو تعینات کریں یہ تو ہم کرتے ہیں لیکن ہم جب وہاں جاتے ہیں تو نہ کوئی ڈاکٹرنے کوئی ڈسپنسر کوئی بھی اپنی ڈیوٹی پر حاضر نہیں ہوتا ہے پھر ہم مجبور ہوتے ہیں اسکو suspend کرتے ہیں اور پھر ان میں کوئی میرابندہ اور کوئی چکول صاحب کا بندہ کوئی کسی اور کا بندہ ہوتا ہے تو پھر اس سے سفارش لے کر آتا ہے یہ بات جو نسیم تریائی کی ہے بالکل صحیح ہے واقعی گستاخ کی حالت خراب ہے ہم کوشش کرتے ہیں تو کیا کریں اگر کل حافظ صاحب کسی کے خلاف کارروائی کر لیں تو سب سے پہلے وہ بندہ میرے پاس پہنچ گا کہ میرے آدمی کو آپ کے منظر ہیلتھ نے suspend کیا ہے اس کو بحال کر دو یہ باتیں ہیں اب اس خاص مسئلے کے بارے میں میری تجویز یہ ہے کہ تریائی صاحب اور حافظ صاحب بیٹھ جائیں اور جو بھی ملازم ہے ہیلتھ کے صحیح طریقے سے ڈیوٹی نہیں دیتے اور اکثر غیر حاضر ہتے ہیں یہ دونوں مشترک طور پر اس پر فیصلہ کریں کہ کسی کی سفارش نہیں کرنی ہے تو اس کے بارے میں ہم نے یہ فیصلہ کرنا ہے کیونکہ جب دونوں مشترک طور پر فیصلہ کریں پھر اسکے خلاف کارروائی کی ذمہ داری میں لیتا ہوں کہ اس پر قانونی کارروائی ہو جائے گی پھر نسیم کے پاس نہ مجید کے پاس نہ حافظ صاحب کے پاس جائے گا کیونکہ انہوں نے متفقہ طور پر فیصلہ کیا ہے کہ ہم نے یہاں قلعہ عبداللہ میں ہسپتال کو چلانا ہے ہم نے بی ایچ یو کو چلانا ہے ہم نے لوگوں کو سہولت مہیا کرنی ہے ہم نے ملازموں کو یا ڈسپنسر کو سہولت مہیا نہیں کرنا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ سب سے بہتر اور اچھی صورت ہو سکتی ہے اور اس پر کام بھی ہو سکتا ہے۔

جناب اپیکر: او کے جی چکول صاحب!

چکول علی ایڈوکیٹ (قائد حزب اختلاف): جناب اپیکر صاحب! بات یہ ہے کہ ہم یہ کہتے ہیں کہ لوگوں سے ڈیوٹی لے ہماری حکومت نے جو پہلی کا بینہ میں decison لیا تھا اس نے دو تین ایسی باتیں کیں کہ ہم نے کہا شاید ابھی ہم لوگ سنبھلے ہیں کیونکہ جس وقت آرمی تھی تو ہمارے یہی ملازم میں ۸ بجے جاتے تھے ابھی کیوں نہیں جاتے ہیں سررات کو ٹھکیدار ایس ڈی او وغیرہ کام کرتے تھے ہم کہتے ہیں کہ ہم سب عہد کر لیں جو ریگولر کام ہم سے مانگے گا اپوزیشن ہو یا ٹریشی پچھر والے ہو ہم انہیں discourage کر لیں گے لیکن اس سلسلے میں سر! بات یہ ہے کہ ہم لوگ نہیں سنبھلیں، ہم لوگوں میں استینڈنڈ نہیں ہے یہ حکومت کی ذمہ داری ہے سر! انہوں نے کہا تھا کہ ہم لوگ extension نہیں دیں گے سیکرٹریوں کو ابھی ہم غریب اپوزیشن والوں کی کوئی تو بھی بات مانیں کہ ان کو extension نہ دیں کیوں extension دیا جناب اپیکر tenure کا معاملہ ہے اگر آپ لوگ اپنے بندے نہ چھڑتے تو ہمیں جرأت نہیں ہوتی کہ یہ تو اپنے آدمیوں کو tenure کے علاوہ نہیں کر دیتے تو ہم لوگ کیوں خواہ مخواہ جائیں سر! بات یہ ہے کہ اگر ان کے دلوں میں لوگوں کی خدمت کا ارادہ ہے تو ہم لوگوں کا فرض ہے ہم بالکل ان کے ساتھ ہیں وہ ماسٹر یا وہ ڈاکٹر جو ڈیوٹی نہیں دے گا اگر ہم اس دن آئے کہ اسکو آپ لوگوں نے suspend کیا ہے اس کو بحال کریں یہ بالکل دوسرے دن اسمبلی میں آ کر کے ان کا یہ رو یہ ہے لیکن خدا کے لیے ہم لوگ خود ہی شروع کریں۔

جناب اپیکر: جی واسع صاحب! آپ فرمائیں۔

مولانا عبدالواسع (سینئر وزیر): جناب اپیکر! ہم چکول صاحب کو اس فلور پر کہتے ہیں کہ ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ ہم کوئی وہ نہیں کریں گے ہم آپ کے ساتھ ہیں اور آپ ہمارے ساتھ تعاون کر لیں ٹھیک ہے، ہم اپنے لوگوں کا فیور کریں گے دوسری اس طرح اگر محکمہ میں فیور ہو جائے کہ انسانیت کی زندگی ان کے ساتھ زیادہ تر تعلق نہ رکھتا ہو ہیلٹھ اور ایجوکیشن میں سمجھتا ہوں اور میں آپ سے بھی گزارش کرتا ہوں دوستوں سے پورا معزز ایوان سے کہ اس معاملے میں منسٹر صاحب سے اور دونوں منسٹروں سے میں یہ گزارش کرتا ہوں اور آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہیلٹھ اور ایجوکیشن پر کوئی کمپروماینڈ نہیں ہونا چاہیے۔

جناب اسپیکر: جی کچکول صاحب!

کچکول علی ایڈ ووکیٹ (قائد حزب اختلاف): جناب اسپیکر! پنجگور میں تربت میں ڈاکٹر ڈیوبی نہیں دے رہے ہیں ٹپچر ہمارے روول ایریا میں نہیں جارہے ہیں اور یہ ساری ذمہ داری ان لوگوں کی ہے اس پر آپ لوگ اسٹینڈ لیں ڈی سی او صاحبان کو کہیں کہ تمیں رپورٹ دیں۔

جناب اسپیکر: اوکے مہربانی جی مجید خان صاحب!

عبدالمجید خان اچکزی: جناب اسپیکر! point of order جیسا کہ مولانا صاحب نے اعلان کیا کہ اس کے بعد ایجوکیشن اور ہیلتھ میں کمپرومائیز نہیں کریں گے تو اچھا ہے وہ اس فلور پر یہ کہہ دیا ہمارے ڈسٹرک میں کوئی ایجوکیشن کی ۱۹ اپوٹھیں ہیں جو ٹپچر کو appoint کیے تھے واپس کینسل کرایا وہ لوگ کورٹ گئے تو یہ اچھی بات ہے وہ اعلان کریں ہم ٹپچر کو کہیں گے کہ وہ کیس کورٹ سے لے لیں ان لوگوں کو reappoint کر دیں اچھا موقع ہے۔

مولانا عبدالواسع (سینئر وزیر): میں مجید صاحب کی بات اگر احترام سے سن لوں اس کا جواب ہے کہ کمپرومائیز کا مطلب یہ نہیں ہے کہ خواہ خواہ کہ اب آپ بتائیں کہ وہاں ضلعی حکومت اسکا مطلب یہ بھی نہیں ہے کہ میں نہیں کرتا ہوں آپ کر لیں یا کوئی دوسرا کر لے میں سمجھتا ہوں کہ نہ آپ کے لیے نہ میرے لیے نہ دوسروں کے لیے ہونا چاہیے اب وہاں جو appointment ہوا ہے آپ اگر صرف ۵ منٹ کے لیے اپنے آپ کو پارٹی سے یا جماعت سے یا اس سے بالاتر سمجھیں تو وہاں ضلعی ناظم کے بغیر کس کا appointment ہوا ہے آپ بتائیں جناب اسپیکر! اگر یہ میرٹ کی بنیاد پر ہوتا تھا تو میں اسکے بھی حق میں کینسل کرنے کے حق میں نہیں ہوتا تھا لیکن اگر مجھے آج بھی یقین ہو جائے میرے اپنے ڈسٹرکٹ کے بھی کینسل ہے۔

جناب اسپیکر: مجید صاحب! ایک اچھی تجاویز میری سینیکچکول صاحب، مولانا واسع صاحب، حافظ محمد اللہ صاحب نے بہت اچھی تجاویز لائیں ایجوکیشن اور ہیلتھ کے حوالے سے آپ نیا بحث میں نقطہ نظر لیں۔

عبدالمجید خان اچکزی: جناب اسپیکر! ہم نیا نقطہ نظر نہیں چاہتے ہیں خالی یہ کہنا چاہتے ہیں کہ ان پر یقین کیسا آئیگا اور یہ اتحار کس کے پاس ہے جس کو یقین آئے گا کہ یہ بالکل میرٹ پر ہوا ہے مجھے تو یقین

ہے جناب اپسیکر! ہم کیا کریں آپ کو یقین آئے گا؟
مولانا عبد الواسع (سنیروزیر): اگر آج مجھے یقین آجائے آپ یقین بنا کیں تو میں آپ کے بندوں کے سامنے رکھوں گا۔ اس کی بہتری کے لئے میں آپ کو یہ کہتا ہوں۔

جناب اپسیکر: مجید صاحب! آپ میری بات سنئیں۔ ایک اچھی تجویز ہے کچھوں صاحب، حافظ محمد اللہ صاحب اور مولانا واسع صاحب نے بہت اچھی تجویز لائی ہیں۔ ایکویشن ہیلٹھ کے بارے میں آپ اس پر فی الحال کوئی نئی بحث یا نکتہ نہ ڈالیں۔

عبدالمجید خان اچھزی: لانا نہیں چاہتے ہیں ان کو یقین کیسا آئے گا اور یہ اتحارٹی کس کے پاس ہے اس کو یقین آئے گا کہ یہ بالکل میراث پر ہوا ہے مجھے تو یقین ہے۔

جناب اپسیکر: او کے رحیم صاحب آپ اس پر مختصر بولیں۔

عبدالرحیم زیارت وال ایڈووکیٹ: اس سے ہٹ کر بات کر رہا ہوں آپ نے اس دن رولنگ دی تھی کہ آفیشل گیلری میں جس دن جس محکمے کے سوالات ہوتے ہیں وہ حاضر ہوا کرے باقی کی وہ نہیں ہے تو جناب اپسیکر! میں آپ کی اس رولنگ پر آپ کو یہ توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ آج جتنی قراردادیں آئی ہیں ان کا مختلف ڈیپارٹمنٹ سے تعلق ہے اور اس پر بحث ہو گی اور اس پر منظر صاحبان کو بھی رہنمائی کی ضرورت ہو گی۔ اور وہ جب بیٹھے ہو گے پہلے بھی ایسا ہوا کرتا تھا یعنی تین مہینے میں جب سات دن یا چھ دن اسمبلی کے کام کے دن ہوتے ہیں تو ان لوگوں کے لئے جناب اپسیکر! آپ کی طرف سے یہ رولنگ ہو کہ یہاں حاضر ہو۔

جناب اپسیکر: نہیں سکرٹری کے لئے میں نے یہ رولنگ دی تھی کہ جس محکمے کے سوالات پیش ہوں اس ڈیپارٹمنٹ کا سکرٹری پابند ہے۔

عبدالرحیم زیارت وال ایڈووکیٹ: جناب! آج تحریک استحقاق ہے کوئی اور ہے؟

جناب اپسیکر: اس کے لئے منظر ہے وہ تو کریں گے لیکن سکرٹری اس طرح سے پابند ہے جس دن سوالات ہونگے جس ڈیپارٹمنٹ کے ہوں وہ موجود رہے۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈو وکیٹ: جناب ایسا ایسی اہم چیزیں ہیں جب وہ نہ ہوا و ان کو وہ نہ سننے نہ دیکھئے تو یہ مسئلہ بن جاتا ہے۔ یہ آپ کی رو لگ ہے جناب! آپ اس کو اس طرح سے تبدیل کریں کہ تمام سیکرٹری آفیشل کیگری میں موجود ہوا کرے اور جب تک اجلاس چلتا رہے وہ موجود ہو۔

میر عبدالرحمن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی و پارلیمانی امور): میں محترم سے یہی گزارش کروں گا کہ اس دن آپ کی یہی رو لگ تھی کہ جو متعلقہ سیکرٹری ہو گا وہ یہاں پر ضرور موجود ہو کیونکہ اگر ہم سارے سیکرٹری کو یہاں پر بلا کیں گے ان کا پیچھے کام ہو گا ٹھیک نہیں چلے گا جو متعلقہ ہے جس نے جوابات دینے ہیں جو منستر کی اسانی کیلئے بیٹھ کر چٹ بھیجتے ہیں یا guidance ہے تو آپ کی یہی رو لگ تھی تو میں زیارت وال سے یہی گزارش کروں گا کہ جو متعلقہ سیکرٹری ہے وہ ضرور موجود ہو۔

جناب اسپیکر: او کے باقی جو قراردادیں ہیں یا کچھ اور تواں کے لئے پارلیمانی سیکرٹری جواب دیتے رہیں گے۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈو وکیٹ: جو قراردادیں ہیں جس مکملے کی ہوں وہ سیکریٹری بھی ہو۔
جناب اسپیکر: وہ پارلیمانی منسٹر اس کا آپ لوگوں کو جواب دیں گے۔ جو قراردادیں ہیں باقی آپ کی یہ بات صحیح ہے جس ڈیپارٹمنٹ کے سوالات ہوں اس کا سیکرٹری لازمی موجود ہو۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈو وکیٹ: جناب! سوالات کی بات بھی ہے تحریک استحقاق اور تحریک التوا اور قراردادیں۔

مولانا عبدالواسع (سنئر وزیر): جناب! اس طرح کر لیں جس طرح جمالی صاحب فرمائے ہیں کہ اگر ہم سارے سیکرٹریوں کو ادھر ہی بھالیں تو حکومت کو چلانا یہ سیکرٹریوں کا کام ہے میں سمجھتا ہوں جب صبح اسی میں کا اجلاس شروع ہو جاتا ہے تو سارے سیکرٹری، سیکرٹری اسیبلی سے رابطہ کر لیں جس ڈیپارٹمنٹ کی تحریک استحقاق ہے یا التوا ہے تو وہ بھی آ جائیں۔ ورنہ سوالات کا تو پہلے سے معلوم ہوتا ہے اس کا جواب کے لئے تو متعلقہ سیکرٹری از خود آتا ہے۔ دن معلوم ہوتا ہے اور جس مکملے کے متعلق نہ کوئی تحریک التوا ہونے کوئی تحریک استحقاق ہونے کوئی قرارداد تو اس کے آنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے تو میں سمجھتا ہوں تو ہم ٹائم کیوں ضائع کر لیں۔

جناب اسپیکر: رحیم صاحب بھی تو یہی کہتا ہے کہ جس کے سوالات ہوں وہ ضرور آئے۔
میر عبدالرحمن جمالی (وزیر ایں اینڈ جی اے ڈی و پارلیمانی امور): اتنی گزارش کروں گا کہ اگر آپ اس کے پرانے قانون دیکھیں جو اسمبلی کے ہے تو یہ ایک روایت ہے کہ تحریک اتحادیق ای تحریک التوا آپ ایک گھنٹہ پہلے ہمیں آپ ڈیک پر پہنچا دیتے ہیں یا کئی دفعہ تو ایسا ہوتا ہے کہ پانچ منٹ پہلے دے دیتے ہیں آپ کا آدمی دے دیتا ہے یہ سراسر غلط طریقہ ہے۔ کوئی وزیر بھی اس چیز کے لئے تیار ہو کر نہیں آتا ہے ہم اگر صحیح جواب نہ دیں تو ہمارے محترم بھائی ہمارے اوپر اعتراض کرتے ہیں اس کا آپ یہ ہے کہ آپ ہمیں کم از کم چوبیس گھنٹے پہلے دے دیں۔ یہ ایک قانون آپ کمیٹی کے ذریعہ تبدیل کر دیں۔
جناب اسپیکر: جمالی صاحب! میں نے پہلے آپ کو روکنیست کی تھی یہ روایت نہیں یہ روذر ہیں ہاں آپ رول تبدیل کرنا آپ لوگوں کا کام ہے یہ کریں میری تجویز ہوگی۔

میر عبدالرحمن جمالی (وزیر ایں اینڈ جی اے ڈی و پارلیمانی امور): آپ چلتے کریں آپ سینٹ کے رول دیکھیں یہ کبھی نہیں ہے کہ پریلوچن موشن یا تحریک التوا ایک گھنٹہ پہلے آپ کے ڈیک پر رکھا جائے۔ میری آپ سے گزارش ہے ہم اس کے لئے پھر ہنی طور پر تیار نہیں ہوتے ہیں۔ آپ پھر تنبیہ کرتے ہیں کہ آپ اپوزیشن والوں کو جواب نہیں دے سکتے ہیں میری آپ سے گزارش ہے کہ جتنا جلدی ہو سکے آپ رول تبدیل کر دیں اور ہمیں چوبیس گھنٹے پہلے مل جائے۔ تاکہ ہم تیاری کر کے آئیں ہمارے بھائیوں کی جو تحریک اتحادیق ہے یا تحریک التوا ہے ان کا ہم جواب دے سکیں اب ایک پریلوچن موشن ہے جس کا ہمیں کوئی پتہ نہیں ہے فرض کریں کبھی ایک وزیر یہاں پر نہیں ہوتا ہے سب ہم ایک دوسرے کو دیکھتے رہتے ہیں پھر آپ ہم سے آپ خفا ہوتے ہیں ایک تو آپ وزراء کو پابند کریں کہ مہربانی کر کے وہ آیا کریں اجلاس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ سارے وزیر یہاں پر موجود ہوں تاکہ جو ہمارے معزز بھائی ہیں ان کو اعتراض نہ ہوا بھی ایک مثال آج کوئی بل پیش کرنا ہوتا ہے اب وہ نہیں ہونگے تو ہم بڑی مشکلات میں پڑ جاتے ہیں۔

جناب اسپیکر: جمالی صاحب! اب آپ سے ایک روکنیست ہے کیونکہ آپ ہمارے بڑے سینٹر ممبر ہیں اس میں اگر جو رول کی کمیٹیاں بن گئی ہیں اور ان رول پر اگر ہم سنجیدہ غور کریں اور ایک پہلے کام ہوا ہے رول

پر پہلے ایک ساتھی نے کوشش کی تھی اس کی کاپیاں ہم نکالیں اس کمیٹی کے حوالے کر دیں اور جو پرانے روں ۲۷ کے ہیں تو اس میں بہتری لاٹیں اور اس کمیٹی کے حوالے کر دے وہ کمیٹی اس پر کام کرے اور اس کو بعد میں ہاؤس میں لائے۔

دوسری یہ کہ جو منстроں کے متعلق بات ہوئی ہے میں نے بار بار رولنگ دی ہے اور قائد ایوان کی ذمہ داری بنتی ہے وہ اپنی کا بینہ کو پابند کریں اور اجلاس سے پہلے اپنی ٹریڑری نچ کی میٹنگ کیا کریں ایجنسڈ اپنے غور خوض کے بعد ہاؤس میں آیا کرے اب اس سے آگے میں کیا کر سکتا ہوں میں تو رولنگ دیتا ہوں میری رولنگ پر عمل درآمد حکومت نے کروانا ہے اگر حکومت نہ کرائے میرے پاس نہ تو فوج ہے نہ فورس ہے۔

میر عبدالرحمن جمالی (وزیر ایں اینڈ جی اے ڈی و پارلیمانی امور): میری اس میں تجویز ہے جیسے آپ کی صوبائی اسمبلی کا اجلاس ملتوی ہو گا تو آپ اس کے یکدم بعد جو کمیٹیوں کے چیئر مین ہیں وہ آپ بنوادیں۔ کیونکہ وہ ایک ذمہ دار ہو گی اور یہاں سے جو چیز ریفر ہو گی اس کمیٹی کے پاس جائے گی ٹھیک ہے۔ جناب! جب تک چیئر مین نہیں ہونگے تو آپ کمیٹی کو کوئی تحریک استحقاق یا التوانیں بھیج سکتے ہیں میری آپ سے گزارش ہے اگلے اجلاس کی بات تو بہت دور ہے فوری طور پر اگر آپ یہی مہربانی کر کے سب ممبران کو جو چیئر مین بنانا چاہتے ہیں ان کو نامزد کر دیں آگے آپ کی اسمبلی کی ورکنگ بہتر ہو جائے گی۔ جناب اسپیکر: او کے۔

میر جان محمد جمالی: جناب! اجازت دیں میں آپ کی معلومات میں اضافہ کرتا جاوں پچھلی اسمبلی میں، کیونکہ ہم اس کا حصہ تھے اور اسپیکر تھے میر عبدالرحمن جو ڈپٹی چیئر مین سینٹ رہ کر آئے تھے وہاں اپنا پورا تجربہ ساتھ لائے اور ہماری خوش قسمتی تھی یہاں عبدالرحیم مندوخیل صاحب تھے جو پورا وقت دیتے تھے ان چیزوں کو اور انہوں نے پیشتر ہوم ورک اس سلسلے میں کیا ہوا ہے کہ ۲۷ کے قوانین کو ۱۹۹۹ء تک لا یا ہوا ہے اور اس پر فوری طور پر اسپیشل کمیٹی بھائیں ان کی رائے ان کی سوچ کے مطابق اتنے اچھے قوانین بنارہ ہے تھے۔ کہ وہ اسمبلی کو مضبوط سے مضبوط تر بنانا چاہتے تھے۔ یہ میری گزارش ہے اس سے مستفید ہوں۔

جناب اسپیکر: آپ کی تجویز ہے اس کے لئے اسپیشل کمیٹی بنائی جائے۔ میں نے چیک کیا ہے اور اشارہ

دردیا ہے کہ ہمارے ساتھی نے بہت محنت کی ہے مواد ہیں۔ اب اس کو کمیٹی چیک کرے۔

میر جان محمد جمالی: بیج کے چار سال گزر گئے ہیں آج کے حالات کے مطابق اس کو لے آئے اس کو

ایڈ جسٹ کرے پہلے ترتیلیں ممبروں کا ہاؤس تھا اور آج پینٹھ کا ہے ہر چیز کو وہ دیکھے منظر کرے۔

جناب اسپیکر: اس کے لئے کوئی کمیٹی تشکیل کرتے ہیں۔

مولانا عبدالواسع (سنئر وزیر): جناب! اس کے پہلے سے کمیٹی موجود ہے آپ کو اس کا چیئرمین بناتے

ہیں اور جو قانون ہے رول ہے اس کو اپنے سامنے رکھے جو تجاویز ہیں لائیں۔

جناب اسپیکر: او کے۔

عبد الرحیم زیارتوال ایڈ ووکیٹ: دو تحریک التوا میں نے دی تھی جناب! آج نہیں آئی ہے۔

جناب اسپیکر: وہ آئندہ اجلاس میں آئے گی۔ شیم صاحب! اس پر بہت بات ہو گئی ہے آپ اب اس پر

زور نہ دیں۔

رولنگ

متعلقہ وزیر صاحب کے تسلی بخش اظہار سے مطمئن ہو کر محکم نے زور نہیں دیا لہذا تحریک نمائی جاتی ہے۔

جناب اسپیکر: سردار محمد اعظم موسیٰ خیل اپنی تحریک استحقاق نمبر ۳۲ پیش کریں۔

عبدالجید خان اچکزی: پوائنٹ آف آرڈر جناب! میں نے صحیح تحریک التوا جمع کرائی تھی چون میں رات کو

دو بندے مرے ہیں اور الیف سی والوں نے چار بندوں کو مارا ہے ان میں سے ایک بندے کو اغوا بھی کیا

گیا ہے اس کا آج پہٹ چلا ہے آپ رولنگ دے دیں اس کو ستائیں کے اجلاس کے لئے رکھ لیں۔

جناب اسپیکر: ستائیں کے لئے تو ہم نے رکھا ہے ویسے اسی پر بات چل رہی تھی اوپر والے بھی پریشان

ہو گئے میں نے ایک گھنٹہ کر دیا تھا روں میں۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل اپنی تحریک استحقاق نمبر ۳۲ پیش کریں۔

تحریک استحقاق نمبر ۳۲

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل: میں بلوچستان صوبائی اسمبلی کی قواعد و انصباط کار مجريہ ۱۹۷۴ء کے قاعدہ نمبر

۵۵ کے تحت ذیل تحریک استحقاق کا نوٹس دیتا ہوں۔ تحریک یہ ہے کہ حسب حکومتی پالیسی بحثیت منتخب ممبر

مجھے اپنے حلقہ انتخاب میں آٹھ ونڈل ترجیحی بنیادوں پر نصب کرانے کا حق بذریعہ چھٹی نمبر ۱۸ اگست ۱۹۳۷ء نقل مسلک تفویض کیا لیکن مذکورہ ونڈل کی بابت اپنی سفارشات دینے کی غرض سے پہنچنے پر مجھے متعلقہ مکملہ سے معلوم ہوا کہ حکومت مذکورہ ونڈل اپنی مرضی اور منشاء کے مطابق اپنے منظور نظر لوگوں میں پہلے ہی تقسیم کر چکی ہے ظاہر ہے حکومت کے اس ہتک آمیز اقدام سے میرا استحقاق مجرد ہونا ایک فطری اور ناقابل تردید عمل ہے لہذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم مسئلہ پر بحث کی جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ حسب حکومتی پالیسی بحیثیت منتخب ممبر مجھے اپنے حلقہ انتخاب میں آٹھ ونڈل ترجیحی بنیادوں پر نصب کرانے کا حق بذریعہ چھٹی نمبر ۱۸ اگست ۱۹۳۷ء نقل مسلک تفویض کیا لیکن مذکورہ ونڈل کی بابت اپنی سفارشات دینے کی غرض سے پہنچنے پر مجھے متعلقہ مکملہ سے معلوم ہوا کہ حکومت مذکورہ ونڈل اپنی مرضی اور منشاء کے مطابق اپنے منظور نظر لوگوں میں پہلے ہی تقسیم کر چکی ہے ظاہر ہے حکومت کے اس ہتک آمیز اقدام سے میرا استحقاق مجرد ہونا ایک فطری اور ناقابل تردید عمل ہے لہذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم مسئلہ پر بحث کی جائے۔ جی آپ اس کی admissibility پر کچھ بولیں۔

سردار محمد عظم موسیٰ خیل: شکریہ جناب اسپیکر صاحب! جیسا کہ ہم سب کو معلوم ہے جناب اسپیکر! آپ پی ایس ڈی پی کو لے لیں آپ اس مل کو لے لیں آپ ہنڈ بوروں کو لے لیں اپوزیشن والوں کو جناب! پی ایس ڈی پی میں کچھ نہیں ملا۔ باوجود وعدے وعید کے۔

جناب اسپیکر: آپ اس تحریک کے بارے میں بولیں۔ یہ جو ونڈل ہے۔

مولانا عبدالواسع (سنئر وزیر): میں واضح کرتا ہوں یہ جو ساری شکایات ہیں یہ جو مسائل ہیں ویسے حکومت اور اپوزیشن نے چھپیں تاریخ کے لئے اجلاس بھی بلا یا ہے، ہم اپنا چھپیں تاریخ کے لئے تیاری کر رہے ہیں وہ بھی کر رہا ہے تو خواہ مخواہ ہم سے غلط وعدے لانا یا پھر ہم ہمارے جیسا نیم تریائی صاحب نے کہا کہ غلط بیانی کی گئی وہ کی گئی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ جب چھپیں تاریخ کا اجلاس آ رہا ہے اور اسی مقصد کے لئے ہے اور سب دوست ائمیں شریک ہیں۔

سردار محمد اعظم موی خیل: جناب اسپیکر! اس کی admissibility پر مجھے بولنے کا حق تھا۔
جناب اسپیکر: جی بولیں۔

سردار محمد اعظم موی خیل: ابھی مجھے اس نے ڈسٹریب بھی کیا جو خاکہ میرے ذہن میں تھا وہ تھوڑا ادھراً دھر ہو گیا یہ تو طریقہ واردات ہے مختلف طریقوں سے واردات ہوتی ہیں جب گڑ بڑ ہوتی ہے تو طریقہ واردات بھی اسی کی ایجاد ہوتی ہے۔ جناب اسپیکر صاحب! جو مل مجھے دیئے گئے تھے میں نے اس کے لئے تین نام بھی دیئے تھے ان تین ناموں میں سے ایک بندے کا نام نہیں آیا ہے جتنے اپوزیشن والوں کو فڈ ملا ہے کسی کی تجویز اسمیں adjust نہیں ہوئی ہے بلکہ ملکہ نے لنسر ڈنیشن نے اپنی مرضی اور منشاء کے مطابق اپنے منظور نظر لوگوں کو دیا ہے جناب اسپیکر صاحب! جس سے ہماری حق تلفی ہوئی ہے جناب اسپیکر! ہم اپنے حلقے میں کہتے ہیں کہ ہمیں اپنے عمل میں فلاں چیزیں ہے فلاں مد میں فلاں چیزیں ہے جب ہم وہاں اعلان کرتے ہیں لوگوں کو obligate کرتے ہیں صحیح طریقے سے صحیح نمائندگی کرتے ہیں اسی کی نشاندہی کرتے ہیں جب یہاں آتے ہیں مل کے حوالے سے ہماری بات ہو یا ہینڈ بور کے حوالے سے ہو یا ہماری اسکیمات کے حوالے سے وہ ختم ہو جاتے ہیں ڈسٹریب ہو جاتے ہیں تو ہم ان کے سامنے شرمندہ ہو جاتے ہیں۔ یہ اسی لئے کرتے ہیں تاکہ اپوزیشن کے نمائندوں کو رسوا کیا جائے اور کوئی ان کا مقصد نہیں ہے جناب! آٹھ وغڈل جن کا چھپی نمبر بھی آپ کی خدمت میں پیش کی کہ یہ چھپی نمبر کے تحت مجھے باقاعدہ چھپی ملی ہے آپ اپنے علاقے میں اپنے حلقہ انتخاب میں آٹھ وغڈل ملوں کی آپ نشاندہی کریں اس کے باوجود جناب اسپیکر صاحب! جو نام میں نے دیئے تھے ان کو باہم پاس کیا گیا ہے اپنی مرضی کے لوگ ڈالے گئے ہیں جناب اسپیکر صاحب! مجھے میں ہینڈ بور ملے تھے میں نے میں بوروں کے لئے نام دیئے تھے ان کے شناختی کارڈ دیئے تھے اس کے فرد فلاں سب کچھ میں نے complete دیئے ابھی میرے ہینڈ بوروں کو بلا وجہ نہیں دیا ہے میں مولانا صاحب کے پاس گیا میں نے مولانا صاحب سے روئیسٹ کی کہ میرے ہینڈ بور تھے میں نے سب کے کاغذات مکمل ڈیپارٹمنٹ کو submit کئے آپ نے میرے دس کاٹے ہیں دس اپنے پاس رکھے ہیں انہوں نے مجھے واضح الفاظ میں کہا کہ یہ جو میں نے دس آپ سے کاٹے ہیں جمیعت والوں کو دیتا ہوں آپ کو قطعاً نہیں دیتا ہوں جناب اسپیکر صاحب! یہ تو میرا حق ہے

علاقے کا نمائندہ میں ہوں اس وقت علاقے کے حوالے سے میری نمائندگی ہے ہو سکتا ہے آنے والے انتخاب میں کسی اور کی نمائندگی ہوا گرہم ایک دوسرے کی نمائندگی کا احترام نہیں کریں گے تو بڑے افسوس کا مقام ہو گا۔ جب منشی منشی صاحب شیئر صاحب میری نمائندگی کا respect نہیں کریں گے۔ تو اس کے معنی نکلیں گے کہ میری نظر میں ان کی respect نہیں ہو گی۔

جناب اپیکر: او کے سردار صاحب میں آپ کی معلومات کے لئے عرض کروں باقی تواہ جواب دیں گے کہ یہ جو وڈمل کا مسئلہ ہے ہم سے بھی تجاویز مانگی گئی تھیں میری معلومات کے مطابق تو دس ہم نے دیئے تھے اسیں چھ میرا ہے چار اپنی مرضی سے دیئے۔ یہ نکتہ میں آپ کو واضح کر دوں یہ سب کے ساتھ ہے صرف اپوزیشن کے ساتھ نہیں ہے ابھی مولانا واسع صاحب نے جو آپ کو تجویز دی ہے۔

عبدالجید خان اچھزی: اب اس کے لئے مجھے منشی مولانا عبدالباری آئے ہیں اس سے کروادیں میرے اپنے حلقة میں ۔۔۔۔۔

مولانا عبدالواسع (سنئر وزیر): ایک بات ہے یہاں جو کچھ کہنا ہے سچ کہنا ہے وہ تو میرے ساتھ ان کی چیزیں میں ایک بات ہوئی تو سب ادھرنہیں کہنا چاہئے۔

رحمت علی بلوچ: جناب! یہ جو وڈمل کی بات چل رہی ہے ہمیں محکمہ نے ابھی تک چھٹی نہیں بھیجا ہے ہمیں چھٹی موصول نہیں ہوئی ہے محکمے کو چاہئے جو متعلقہ نمائندے ہیں خاص طور پر ہمارے علاقوں میں قحط سالی ہے یا جو ٹوٹل گاؤں ہیں وہاں واٹر سپلائی اسکیم نہیں ہو سکتی ہیں تو محکمے کو چاہئے کہ دوبارہ ہمیں چھٹی لکھتے تاکہ ہم دوبارہ اپنی تجویز دے دیں۔

جناب اپیکر: او کے۔

عبدالجید خان اچھزی: جناب اپیکر! حافظ صاحب نے اس کے لئے ہم سے نام مانگے تھے میرا اور ان کا ضلع ایک ہی ہے انکے حلقة انتخاب میں وڈمل کی کوئی گنجائیش نہیں کیونکہ پانی وہاں ایک ہزار فٹ سے نیچے ہے وڈمل جو ہے وہ میرے حلقة اور تریائی کے حلقة میں لگنے چاہئیں اس نے جو چوتیس نام دیئے ہیں وڈمل کے قلعہ عبداللہ کے چوتیس وڈمل میرے حلقة میں وہ نام ہے ملافانا، ملافانا۔ ملا کے علاوہ کوئی دوسرا نام ہے ہی نہیں۔ میرا مطلب ہے میرے حلقة میں جو وڈمل دیئے ہیں وہ اپنی مرضی سے دیئے ہیں

اب نئے منظر آئے ہیں پی اتھا کے۔ ہونا یہ چاہئے کہ یہ اس کی مرضی سے تقسیم ہو جائے۔

جناب اپیکر: حجی رحیم صاحب!

عبد الرحیم زیارت وال ایڈو وکیٹ: جناب! مسئلہ یہ ہے کہ آپ نے اپنی grievances کیں کہ مجھے دس دینے تھے چھ میرے ہیں چار دوسروں کے ڈال دینے میرے سے چھ مانگے ایک بھی نہیں دیا اور ہر نائی جو ہے وہ ٹوٹل نیچے والی زمین ہے جناب اپیکر! یہ جو تحریک استحقاق ہے اس کے متعلق فریاد کرنا چاہتے ہیں کہ آپ کسٹوڈین ہیں آپ کو بتانا چاہتے ہیں یہ fact ہے، کسی کی بے عزتی یا اس معنی میں بات نہیں کر رہا ہوں ایک ڈیم دیا تھا وہ ڈر اپ کر دیا دو اثر سپلائی دی تھی وہ ڈر اپ کر دی ہے چھ نام میرے سے مانگے تھے ایک بھی نہیں دیا ہے پتہ نہیں کہ پورے علاقے کوکس کے کہنے پر کہتے ہیں کہ فلاں مولانا صاحب نے یہ کہا ہے لہذا اس سے تمام علاقے کو محروم کر دو جناب! اگر آپ سائیڈ لایتے ہیں اپنے دوست اور پارٹی کی حیثیت سے تو آپ کی اپنی ہے لیکن جناب استحقاق کے حوالے سے ہماری ایسی ہیں کہ ہمارے ساتھ واقعتاً ہو رہی ہے سب کو یہاں لا کر کھڑا کر دیا ہے اور سب کچھ سے محروم کر رہے ہیں ایک چینہ نہیں چھوڑ رہے ہیں جناب اپیکر! تو پھر ہم سے ہی فریاد کریں گے کس کے پاس جائیں کیا کریں اور کیا طریقہ اپنا میں۔

جناب اپیکر: حجی حافظ صاحب!

حافظ محمد اللہ (وزیر صحت): جہاں تک تحریک کی بات ہے اور تحریک استحقاق کا تعلق بھی ونڈمل سے ہے تو اگر آپ میری بات غور سے سنیں تو پھر آپ فیصلہ بھی دے سکتے ہیں۔ میں نے دوستوں سے تجویز لیں کہ چھ چھ سات سات ونڈمل کے لئے کوئی تجویز ہوں تو آپ ترجیح بنیادوں پر تجویز دیں واقعی انہوں نے تجویز دیں پورے بلوچستان میں ایک ایسا ڈسٹرکٹ نہیں ہے یا ملکے نے انکو ونڈمل نہیں دیا ہے جتنے بھی اضلاع ہیں تمام اضلاع کو ونڈمل دے چکے ہیں ہر ڈیپارٹمنٹ اور ملکے نے دینے ہیں بات یہ ہے کہ میں نے جو نام دینے تھے وہ کیوں نہیں آئے ہیں by name اصل وجہ یہ تھی جب انہوں نے لسٹ دی مجھے پتہ چلا کہ آپ لوگوں سے پہلے ملکے نے ایک لسٹ تیار کی تھی اور وہ ناظم اور ڈی سی او کی معرفت تیار کی تھی تمام اضلاع سے یہ ان کے سامنے پڑی تھی تو ان کی جو لسٹ آئی دیر سے آئی جو پہلے تھا وہ ہوا لہذا

جس کے آئے وسیلے سے چھ یا چار۔ وہ اس وجہ سے آئے کہ انہوں نے وقت کے اندر دیا زیارت وال سب نے جب نام دیئے تو میں نے مجھے سے پوچھا کہ ہمارے پاس لست جب دیر سے آئی تو میں اس کو دوبارہ فید نہیں کر سکتا ہوں، شامل نہیں کر سکتا ہوں۔ تو انہوں نے کچھ approval کے لئے بھیج بھی تو وہاں سے جو منظوری آئی اس میں یہ چیزیں تھیں یہ آپ کے سامنے ہے جب انہوں نے ناظمین اور ڈی سی اوسے تجاویز لی تھیں اور آپ لوگوں کی جو ترجیحات تھیں آپ لوگوں نے جو مجھے لست دی تھی وہ دیر سے آئی جب میں نے وہاں سے ریکارڈ لایا اس کی ایک کاپی وہاں پر بھی بھیجی تھی اس لئے یہ ونڈمل ڈر اپ ہو گئے جان بوجھ کرنہیں ہو گے۔ اگر یہ ہمارے ضلع کی بات کرتے ہیں کہ یہ ملاوں کو دیئے گئے ہیں میں منسٹر تھامیں نے بروقت اپنی لست دی تھی انہوں نے لست دیر سے لائی میں نے وقت کے اندر کہا کہ دے دیں۔

عبدالجید خان اچکزی: قلعہ عبداللہ سے کسی ملاں کا نام ونڈمل کے لئے دے دیں یہ کہہ رہے ہیں کہ ڈی سی اور ناظم نے دیا۔ ڈی سی اور ناظم بے چارے کو کیا پتہ ہے ونڈمل کون دے رہا ہے انہوں نے خود دی ہے چوتیس کے چوتیس اپنے لئے۔ میرے حلقہ میں بھی وہی چوتیس آدمی تھا انہی کو دے دیئے انہوں نے۔

عبدالرحیم زیارت وال ایڈوکیٹ: میں اس سلسلے میں کہنا یہ چاہتا ہوں کہ وزیر موصوف صاحب بتلار ہے ہیں کہ ایسا ہوا ویسے ہوا ہے اس پر یہ ہاؤس بیٹھی ہے سب لوگ بیٹھے ہیں جن کی کمیٹی بنا میں گے آپ ان علاقوں میں جا کر یہ چیک کر لیں اگر وہ ونڈمل۔ یعنی آپ کے اپوزیشن کے جتنے لوگ ہیں ان کے کسی ایک بندے کو ملا ہے تو یہ تم غلط بیانی کر رہے ہیں یا غلط statement ہے ہیں اگر وہاں ان علاقوں میں اگر آپنے کوئی دیا ہے اور وہ نہ ڈی سی او ہے نہ ناظم ہے وہ بھی آپ نے اپنی پارٹی کی recommendation پر دیا ہے یہ طریقہ کار غلط ہے۔

جناب اسپیکر: رحیم صاحب میں بتاتا ہوں یہ جو بحث ہے آپ کی اپنی حد تک ٹھیک ہے جہاں تک میری معلومات ہیں ٹوب کے حوالے سے ڈیپارٹمنٹ نے بھی ایک لست بھیجی تھی وہاں سے ایکسین الیں ڈی او جو پی ایچ ای کا تھا اور جب مجھے بعد میں پتہ چلا میں نے روئیسٹ کی کہ یہ کیا لست آئی ہے تو اس نے یہ کہا

ہے۔ یہ پروگرام کس کا تھا پھر آپ لوگوں نے اس کو اسلام آباد بھیجا ہے تو ساتھ ہی میں نے بھی لست دی انہوں نے کیا کیا جو ڈیپارٹمنٹ نے وہاں سے بھیجے تھے کچھ وہ کئے کچھ میرے کئے۔ تو ان کا بھی مکمل نہیں کاٹا۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈوکیٹ: چار میرے کہنے پر دے دیتے میرا حق بنتا تھا۔

مولانا عبد الواسع (سینئر وزیر): میں بتاؤں کہ یہ مکمل طور پر آئندہ کے لئے یہ واضح ہو یہ معاملہ کوئی بھی معزز رکن ممبر یہ سوال اس معزز ایوان میں تو کر سکتا ہے کہ کسی ضلع کے ساتھ جو نا انصافی ہو وہاں کوئی کام نہ ہوا ہو تو وہ معزز رکن یہ بات اس ایوان کے سامنے پیش کر سکتا ہے لیکن یہ بھی پاپیسی نہیں رہی ہے کہ میرے نام۔ میری لست اور میری تجویز کر دہ۔ یہ اس طرح ہے کہ ایم پی اے۔ یہ میری بات سنیں آج میں یہ معاملہ واضح کر دوں گا کہ صرف ایم پی اے فنڈ۔ صرف ایم پی اے فنڈ کے لئے ایم پی اے اپنی تجویز دے سکتے ہیں کوئی بھی منستر کوئی بھی ملکہ کوئی بھی حکومت میں واضح کرتا ہوں۔ صرف ایم پی اے فنڈ کے حوالے سے جو حکومت کا تشکیل کر دہ ہے کہ ایک ایم پی اے اپنے فنڈ کے بارے میں تجویز دے ان کی تجویز کے بغیر نہ پی اینڈ ڈی نہ پی ایچ ای نہار گلکشن کوئی بھی ان کی تجویز کے بغیر کوئی نشاندہ ہی وہاں نہیں کر سکتی ہے رہی دوسری اسکیمات و فنڈ مل لگا۔ جہاں ڈیکم بانا جہاں روڈ بنا نا یہ حکومت بلوچستان کا کام ہے یہ معزز رکن نشاندہ ہی کر سکتے ہیں کہ میرے ضلع میں کیوں کام نہیں ہوا ہے وہاں بھی روڈ میرے ضلع میں ضرورت ہے وہاں نہیں ہوا ہے یہ۔ اور اگر کوئی یہ کہے میں نے جو تجویز دی ہوئی ہے یہ نہ ان کا حق بنتا ہے نہ یہ رول ہے نہ قانون ہے آئندہ کے لئے بھی ہونا چاہئے ایم پی اے فنڈ کے علاوہ اگر ہم نے روادری یا کسی اس سے کام لے لیا ان کی تجویز مناسب سمجھی۔ حقیقت سمجھا تو ٹھیک ہے نہ ہو تو آئندہ کے لئے میں سمجھتا ہوں یہ نہیں ہونا چاہئے کہ میں نے جو نام دیے ہیں وہ حکومت میں نہ اس کا حق بنتا ہے نہ کوئی قانون ہے یہاں جب ہم بیٹھے ہیں تو پاپیسی کے تحت ہم بات کرتے ہیں۔

رحمت علی بلوچ: جب تمام اضلاع کو ونڈ ملنے ہیں تو میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ہمارے ایسے اضلاع ہیں خضردار، پنجکور اور بلیدہ یہاں کسی کو نہیں ملا ہے نہ کہ محکمے نے لست بھیجی ہے۔

جناب اسپیکر: یہ بات صحیح ہے۔

رحمت علی بلوچ: دوسری بات یہ ہے کہ مولانا واسع صاحب جو کہہ رہے ہیں کہ ایم پی اے فنڈ کے علاوہ۔ ایم پی اے کو کوئی اختیار نہیں ہے میرے خیال میں میں یہ مولانا صاحب کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں جناب! آپ کے جو پچاس لاکھ ہمیں ملتے ہیں یہ صرف ایک کلی کی واٹر سپلائی اسکیم بنالیں پی سی ون بنالیں یا کوئی اسکیم بنالیں یہ پچاس لاکھ تو وہاں پورے ہونگے تو اگر ہم لوگ متعلقہ نمائندے ہیں، ہم سے نہیں پوچھا جاتا ہے تو ہم لوگوں کا کیا فائدہ ہے یہاں آنے کا۔ لوگ ہم سے کیا توقع رکھتے ہیں۔ میں آپ کے توسط سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں جو ہمارے اضلاع ہیں۔۔۔۔۔ جناب اسپیکر: حساس معاملہ ہے۔

مولانا عبدالواسع (سنئر وزیر): میری عرض سنیں۔ یہ مسئلہ ہمارے درمیان ہے ایم پی اے فنڈ کے بغیر میں بھی حق نہیں رکھتا ہوں کیونکہ ڈیپارٹمنٹ ہے حکومت بلوچستان ہے اپنے کام کر رہے ہیں اپنی فیز بلڈی کی بنیاد پر ہے کام کرتے ہیں ہاں ضلع کو نظر انداز کرنا۔ حلقوں کو نظر انداز کرنا یہ نشاندہی غلط ہے۔

جناب اسپیکر: مولانا واسع صاحب نے جوبات کی ہے جہاں تک میں سمجھا ہوں کہ یہ بات تو ایم پی اے ہاؤس میں کہہ سکتا ہے کہ میرے ضلع میں کام کیوں نہیں ہو رہے ہیں ٹھیک۔ چاہے پی ایس ڈی پی کے یا ولڈ بینک کے۔ وہ تو بالکل مالک ہے لیکن یہ کہنا کہ ضلع میں تو ہو رہا ہے میری تجویز پر کیوں نہیں ہو رہا ہے یہ حکومت کا کام ہے اس کا مقصد یہ ہے۔

عبدالرحیم زیارت وال ایڈ ووکیٹ: پوائنٹ آف آرڈر جناب اسپیکر! بات اگر مولانا واسع صاحب کہتے ہیں کے اصول یہ ہے۔

جناب اسپیکر: او کے۔ ایک منٹ یہ۔۔۔۔۔

کچکوں علی ایڈ ووکیٹ (قائد حزب اختلاف): جناب اسپیکر!۔۔۔۔۔

جناب اسپیکر: جی کچکوں صاحب!

کچکوں علی ایڈ ووکیٹ (قائد حزب اختلاف): جناب اسپیکر! یا ایک گھمیر مسئلہ ہے۔ دیکھیں ہر ایک یہ کہتا ہے کہ ”میں قانون اور اصولوں کی پابندی کرلوں گا“۔ ایسا نہیں ہے۔ اگر ہمارے حکمران جو اسوقت گری پہ بیٹھے ہوئے ہیں اگر وہ وسیع النظری کا مظاہرہ کرتے وہاں نیچے ضلعی حکومتیں ہیں دیکھیں وہاں ایک سٹم

ہے اُس کو بھی صرف شیدول کے تحت آپ لوگوں نے چھ سال کی اجازت بھی دی بات صرف نہیں ہے انسان وہی ہے جو وہ اپنے لئے سوچتا ہے وہ دوسروں کے لئے بھی سوچے ان کا یہ ہے کہ جب ان کی اپنی باری ہو گی تو یہ کیا کر دیں گے کہ بھی ہم لوگوں کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے۔ جب سر! ہم لوگ یہ کہیں گے کہ آپ لوگ ہمارے ساتھ زیادتیاں کر رہے ہیں تو پھر ہمیں واسع صاحب یہ کہہ رہے ہیں کہ ”بھی آپ اپنے ضلع کیلئے مالکیں“، سر! پنجکور میں انہوں نے ایک روڑ، میں نمائندہ ہوں وہاں کا، میرے کہنے پہنچیں ہوا ہے وہاں ایک عام شہری کے کہنے پر ہوا ہے جناب! دیکھیں ہم لوگ عوامی نمائندے ہیں اور ہم ایک لیپمانندہ خطے سے تعلق رکھتے ہیں اور ہمارا صوبہ بھی لیپمانندہ ہے، آپ بھی سر! اسیکر کے علاوہ بھی ایک نمائندہ ہیں ہم لوگ جب وہاں جائیں گے اُن کلیوں میں اُن گھٹوں میں ہم لوگ وہاں جب بولیں گے کہ بھی آپ لوگوں کے کیا مسئلے ہیں؟ پھر وہ شریف لوگ اپنے سارے وہ ڈیمانڈز ہمیں دیں گے پھر ہم لوگ اُن سے وعدہ وعید کر لیں گے اور دوسری بات یہ ہے کہ سر! اس دفعہ یہ بلوچستان کی اسمبلی کو بہت دے رہے ہیں یہ آج کی بات نہیں کہ واسع صاحب ہمیں کہہ رہے ہیں کہ ”بھی حکومت کے معاملوں میں اپوزیشن کو ہم یہ choice نہیں دیں گے“، جناب والا! یہاں ذوالفقار مگسی چیف منستر رہا ہے، یہاں جان جمالی بھی چیف منستر رہا ہے، جان جمالی یہاں ایمانداری سے کہہ دیں کہ اُسوقت ڈسٹرکٹوں کے نمائندوں کو اہمیت دیا گیا تھا نہیں؟ وہاں سر! نیچ ناظمین ہماری بات نہیں مانتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگوں کی بالکل جیسا ایک ضلع کا گورنر ہے ہماری حکومت ہے۔ یہاں ہمیں صوبائی حکومت والے یہ کہہ رہے ہیں کہ بھی آپ لوگ اپوزیشن میں ہیں ہیں آپ لوگ صرف پچاس لاکھ کے فنڈ تک محدود ہیں کہ ان کی نشاندہی کریں۔ البتہ ہم یہ کہیں گے کہ کوئی حکومت میں یہ نہیں ہے کہ وہ identification کریں۔ میرٹ ہو۔ یوروکریسی کو یہ حق دیں۔ صاف لوگوں کو لا میں۔ آ جائیں یہاں legislation کر لیں اور یہ حلف اٹھا لیں کہ ہمیں ڈولپمنٹ سے واسطہ نہیں۔ پھر ہم یہ کہیں گے کہ جو civilized society میں اسی طریقے سے وہاں جو وہ نظام رانج ہیں اس طرح کر دیں گے۔ بات یہ ہے سر! کہ ہمارے ہاں جو پریکیش چل رہا ہے، ہم لوگ سر! وہ نمائندہ نہ جائیں آپ کی یہ کام نہیں ہوں گے۔ ہمیں پتہ ہے کہ ہم لوگ وہاں نیچے جو ہمارے افسران ہیں وہ کتنے زور آور ہیں۔ ہم لوگ وہ نمائندہ ہیں کہ انہوں نے سر پر گئے ہوئے

ہیں خدا کیلئے بھتی یہ و اڑسپلانی کو جلدی تیار کریں۔ خدا کیلئے اریکیشن کی اسکیم کو ٹھیک بنادیں۔ اور اب آپ نے ہمیں جب آؤٹ کر لیں گے اور ابھی سرا! یہ جو ایک کمیٹی ہے چھبیس تاریخ کی میٹنگ کا تو آپ نے decision دیا تھا میرے خیال میں جانا چاہیے پھر میٹنگ ہی نہیں ہو گی وہاں جو میٹنگ آپ نے بلائی ہے چھبیس تاریخ کو وہ بھتی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے کہ بھتی اپوزیشن نے کہا تھا کہ پی ایس ڈی پی میں آپ لوگوں نے ہمیں نظر انداز کیا ہے اور مزید سرا! آج آپ لوگوں کے اپنے اسپیکر کہہ رہے ہیں اُسکی تحریک التوا بھی ہے اپوزیشن کو تو چھوڑیں کہ ہم لوگوں نے تحریک استحقاق پیش کی ہے۔ بات یہ ہے سرا! کہ ہم لوگ ایک ایسے خطے سے تعلق رکھتے ہیں کہ یہاں کی ڈولپمنٹ، یہاں کی انتظامیہ ساروں میں جناب والا! ہم لوگ نمائندوں کا عمل دخل ہے البتہ اگر ہم اسکو ذاتی اسکیم بنادیں البتہ اگر ہم لوگوں نے اسکو اجتماعی مقاد کی خاطر نہیں بنادیا اپنے خاندان کیلئے بنادیا تو پھر گورنمنٹ اسکو چیک کرے۔ اور چونکہ ونڈ مل کا مسئلہ ہے جناب والا! ہم کہتے ہیں کہ اسمبلی کے فلور پر یہ ہمیں بتادیں کہ بلوچستان کو کتنے ونڈ مل مل تھے؟ یہ ساری چیزیں ہیں سرا! ان چیزوں میں آپ اتنا کریں ہم پسمندہ علاقوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ ونڈ مل جناب! اتنا کامیاب ہے کہ اگر یہ انسال کر دیں تو حکومت کثیر قم سے بھی نجح جائے گی۔

جناب اسپیکر: او کے جی۔

مولانا عبدالواسع (سینئر وزیر): اس فلور پر جو ہم نے بات شروع کی ہے یا ایک دوسرے کی جب توجہ انکی مبذول کرتے ہیں تو قانون کی طرف، اب روذر یہ ہیں، میں یہ نہیں کہوں گا کہ اپوزیشن کے ایم پی اے ہیں، ایم پی اے حکومت سے تعلق رکھتے ہوں یا اپوزیشن سے تعلق رکھتے ہوں، ایم پی اے تو ایم پی اے فنڈ کے حوالے سے جو nomination کی ہے جو nominate کرتے ہیں وہ تو یہ حق رکھتے ہیں باقی مانندہ معاملات سارے ڈیپارٹمنٹ حکومت اپنی feasibility کی بنیاد پر اپنی ضروریات کی بنیاد پر وہاں منصوبے بناتے ہیں اور وہاں follow کرتے ہیں۔ اب یا الگ بات ہے کہ رواداری کی بنیاد پر کہ مجھ سے پوچھو فلاں سے پوچھواؤں سے پوچھو سکرٹری یا الگ بات ہے اس فلور پر تو قانون کے حوالے سے بات کرنی ہے۔ قانون یہ ہے اور یہ حق نہیں بتتا ہے کوئی بھی ایم پی اے کو کہ اس سے ہٹ کے میرے نشان، میرے ڈسٹرکٹ کہہ سکتے ہیں میرے حلقة کہہ سکتا ہے نظر انداز کسی حلقة کو تو کر سکتے ہیں لیکن یہ نہیں کہہ

سکتے ہیں آئندہ کے لئے میں دوستوں سے یہ گزارش کرتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب اسپیکر: جعفر خان مندوخیل!

چکول علی ایڈ ووکیٹ (قائد حزب اختلاف): جناب اسپیکر! devolution plan کی

جناب اسپیکر: آپ چھوڑیں۔

شیخ جعفر خان مندوخیل: جناب! اسکی میں وضاحت کروں گا۔

جناب اسپیکر: جی، جعفر خان صاحب جاری رکھیں۔

شیخ جعفر خان مندوخیل: جناب اسپیکر! یہ ۱۹۸۵ء سے جو اسمبلی معرض وجود میں آئی ہے اور اس میں مختلف

حکومتیں رہی ہیں جس میں جام صاحب بڑے تھے ہمارے اسکے بعد پھر بگٹی صاحب کی حکومت آئی ہے

پھر جمالی صاحب کی حکومت آئی ہے پھر مگسی صاحب کی حکومت آئی پھر انتر کی حکومت آئی پھر جان جمالی

کی حکومت آئی آج جام صاحب کی حکومت ہے اس میں مختلف عہدوں پر ہے ہیں مختلف منسٹریاں ہمارے

ساتھ رہی ہیں تین سال تک یہ بجٹ میں نے بنایا ہے As a Finance Minister۔ یہ قطعاً غلط

ہے کہ سارے منسٹر کی discretion سے ڈلوادے۔ یا تو

ترتیب یا طریقہ کاروہ ہوتا جو حکومت کا حقیقت میں ایک ترتیب ہوتا ہے کہ حکومت ایک میرٹ کے اوپر

تمام اضلاع سے اور تمام ایریاز سے وہ concernd officer سے اسکیمیں لیکر کے اسکا بجٹ بنادیا

اسمبلی اسکو approve کر دے پھر وہ smoothly چلے۔ لیکن یہ مختلف ادوار میں جو ہماری

اسمبلیاں رہی ہیں یا حکومتیں رہی ہیں اس میں ہم invite کرتے تھے باقاعدہ بجٹ بناتے ہوئے اپوزیشن

کو بھی invite کرتے تھے ٹریئری پیغز میں بھی ہوتے تھے منسٹریز بھی ہوتے تھے ممبران بھی اسکیمیں ہوتے

تھے۔ تو ہر ایک کے علاقے کی priority کی اسکیمز اُنکے مشورے سے ڈلتے گئے ہیں اور اس بجٹ میں

بھی تقریباً ڈالے ہیں یہ میری اپنی اسکیمیں میری پرائیویٹ کے مطابق ڈالی ہیں دوسرا اسکیمیں دوسروں

کی پرائیویٹ priority کے مطابق ڈالی ہیں۔ یہ قطعاً غلط ہے کہ ”ممبر کا اسکیم کوئی حق نہیں ہے“۔ آپ

ایک لیٹر لکھتے ہیں، پھر وہ حق کیوں نہیں ہوتا ہے۔ پھر کیوں آپ لیٹر لکھتے ہیں۔ مجھے لیٹر لکھا ہے کہ آپ

ایم پی اے ہیں آپ ارگیشن میں اسکیم دیں، مجھے لیٹر لکھا جاتا ہے کہ آپ ڈیرہ ڈیمرک میں، اگر میرا حق

نہیں تو پھر کیوں دیا جاتا ہے، پھر تو XEN concernd کو دیا جائے اگر ایک بار لیٹر بھی لکھتے ہیں پھر اُس لیٹر کے مطابق اُن سفارشات کو، اعتراض کر لیں کہ یہ میرٹ پہنچیں ہے آپ دوسری نشاندہی کریں یہ ہم کرتے تھے ہمیشہ، اسکو انہمارے ولڈ بینک کے جو ہوتے تھے اسکو انہمارے جو ولڈ بینک کا criteria تھا یا یا ایس ایڈ کا criteria تھا اُسوقت بھی میں ایجوکیشن منسٹر تھا تمام ممبر ان کو ہم چھٹی لکھتے تھے کہ آپ اسکو لوں کی نشاندہیاں کریں لیکن اسکا criteria یہ ہے پھر وہ ممبر اُس criteria کو follow کرتا تھا اُنمیں آتے تھے۔ آج اگر کوئی کسی اپوزیشن والے کو یا کوئی ٹریڈر پیغوا لے کو مجھے تو اسکی چھٹی ہی نہیں لکھی ہے۔ تریائی صاحب کا تو اتحاقاً مجرور ہوا ہے کہ اُسکے کہنے کے اوپر، چھٹی تو لکھ دی اُسکے کہنے پر پورا عملدرآمد نہیں ہوا ہے۔ ہم لوگوں کو تو اسکی چھٹی ہی نہیں لکھی گئی ہے ہم لوگ کہاں جاتے ہیں۔ بلکہ اگر آپ دیکھیں یہ جو بجٹ کمیٹی میں میں بیٹھا ہوا تھا میں نے اپنی پارٹی کے اور دوستوں کے تمام اُن سے سفارشات مانگے اُس بجٹ میں ہم نے اسکیمیں تقریباً کوشش کی کہ جتنے accommodate ہو سکتے تھے ہم نے ڈلوائیں۔ یہ قطعاً غلط ہے کہ ایک آدمی کی discretion ہوگی۔ پھر ایک آدمی حکومت بنائے اسکو approve نہیں کرے پھر آپ کا بجٹ یہ حکومت کس طرح چلے گی۔ تو ہم نے تو پہلے یہ کہہ دیا تھا کہ اگر ہماری اسکیمیں نہیں ڈل لیکن تو کسی کی اسکیمیں نہیں ڈلے بالکل کوئی priority نہیں آئی کوئی چیز نہیں آئی وہ اُسکے اوپر نہیں ہے سب کچھ میرٹ پہ ہو۔ یا اگر اسمبلی کے ممبر ان کی تجاویز پر کوئی اسکیمیں آتی ہیں آپ دیکھ رہے ہیں آپ کی اپنی پارٹی کے sorry to say آپ کی اسوقت چیز کے آپ custodian ہیں چیز پر بیٹھے ہوئے ہیں آپ کی پارٹی کا میں نہیں کہوں گا لیکن ایم ایم اے کی اپنی پارٹی کے اُن کے ممبر ان اور منسٹر صاحبان روزانہ افتتاح کرتے ہیں اپنی اسکیمیات کا پھر وہ کیوں کرتے ہیں اسکو پھر اُسی XEN یا وہ جو concernd Secretary یا وہ political process ہوتا تو وہ کرتا تھا۔ یہ ایک Chief Engineer یا

میں یہ چیز evolve ہو گئی ہے۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ اُسکے اوپر ایمانداری سے عملدرآمد ہونا چاہیئے تاکہ سب علاقوں کو یکساں حقوق ملیں۔ میرا علاقہ ہے اگر میں ایم ایم اے سے تعلق نہیں رکھتا ہوں تو اُنمیں میرا علاقے کا تو کوئی قصور نہیں ہے۔ اُس علاقے کا حق بتا ہے اُس علاقے کا ڈولپمنٹ

میں حق آتا ہے۔ یہ کہاں کا ہے مولانا صاحب نے ابھی پچھلے اتوار کو ٹینڈر دیا ہے وس کروڑ روپے کا ڈپنسری اپنے علاقے میں۔ میرے علاقے میں ایک ڈپنسری نہیں ہے۔ کیا یہ میرٹ پورے ژوب کا نہیں بنتا ہے؟ یا پورے بلوجستان کا نہیں بنتا ہے۔ ایک حلقے کا بنتا ہے۔ اسی طرح اریکیشن کی اسکیمیں ہیں اسی طرح دوسری اسکیمیں ہیں ہم سب اسیں involve ہیں۔ یہ تو کہہ دیا کہ جی آپ support ہی نہیں کریں گے ہوتے ہیں تو ہم بجٹ کو سپورٹ ہی نہیں کریں گے ٹریزیری پنچر کو بھی سپورٹ نہیں کریں گے ہم کہیں گے کہ بھی ٹھیک ہے، ہم process میں involve نہیں ہیں آپ لوگوں نے ہم کو باہر نکال دیا ہے پھر ہماری مرضی ہے کہ جو ہم کریں۔

جناب اسپیکر: او کے جعفر صاحب۔ جی۔

شیخ جعفر خان مندوخیل: میں ابھی صرف کیڈٹ کالج کا ذکر کروں گا۔ آپ کے علم میں ۔۔۔۔۔

جناب اسپیکر: او کے۔

شیخ جعفر خان مندوخیل: ایک سینڈ کلیئے۔

جناب اسپیکر: جی۔

شیخ جعفر خان مندوخیل: کیڈٹ کالج جو ہے پرویز مشرف صاحب آئے انہوں نے لورالائی میں announce کیا کہ بھئی کیڈٹ کالج ژوب میں بنے گا۔ ہم نے اس میں کوئی involvement نہیں کی۔ پھر اسی پی اینڈ ڈی کے جب مولانا واسع صاحب خود منستر تھے اس پی اینڈ ڈی کی recommendation گئی ہے اسلام آباد میں انہوں نے کیڈٹ کالج ژوب میں ڈال دیا۔ عین بجٹ سے کچھ وقت پہلے مولانا صاحب گئے وہاں ایک ڈی اولیئر چیف منسٹر کا دیا اس کو چنج change کر دیا قلعہ سیف اللہ۔ میں یہیں چاہتا ہوں قلعہ سیف اللہ کے بھی اتنے ہی حقوق ہیں خدا کرے کہ دس کیڈٹ کالج ادھر بنائیں۔ لیکن میرا کیڈٹ کالج یا میرا اور آپ کے حلقے سے جو تعلق رکھتے ہیں اسکا اگر کہیں حق تلفی ہوتی ہے اس کو تو پھر آپ کس طرح adjust کریں گے؟ آپ تو چونکہ اسپیکر ہیں بہت چیزوں پر خاموش ہو جاتے ہیں as a Speaker۔ ہم آزاد ممبر ہیں ہم agitation کر سکتے ہیں اس چیز پر ہمارے کا اس پر حق ہے۔

مولانا عبدالواسع (سینئر وزیر): جناب اسپیکر! اس سے معلوم ہوتا ہے کہ میرٹ اگر ایم پی اے کا ہو جائے اگر جعفر خان کے کہنے پر وہاں بن جائے تو بلوچستان کے حق سارے ایک کونے میں چلے گئے۔

شیخ جعفر خان مندوخیل: میرے کہنے پر نہیں بنا تھا انکے اپنے ڈیپارٹمنٹ کی سفارشات پر بنا تھا۔

جناب اسپیکر: جعفر خان صاحب! اب اس پر زیادہ ہو گیا ہے اسکو منحصر کریں۔ جی رحیم صاحب!

عبدالرحیم زیارت وال ایڈووکیٹ: جناب اسپیکر! دراصل یہ ایک اچھی بحث ہے اس میں ہمیں گھبرا نے کی ضرورت نہیں۔ صوبے میں ترقیاتی کاموں کے لئے ایک criteria مخصوص ہوتا ہے۔ اس کو کون کرے کب کرے۔ اور شاید یہ criteria پہلے سے موجود ہے ایک BHU کتنی آبادی پر ایک CD کتنی پاپولیشن پھر ایک ڈل اسکوں کتنی پاپولیشن پر۔ ڈیم کے لئے کیا criteria ہے اس سے کتنی زمین قابل کاشت ہوگی۔ اور اسکی پیداوار کتنی ہوگی۔ جناب اسپیکر! اگر یہ تمام چیزیں میرٹ پر کرتے ہیں criteria کی مطابق تو اس پر ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔ اس کے علاوہ اس طرح کی تمام چیزیں میرے گھر میں ہوں یا میرے حلقے میں ہوں۔ معدرت چاہتا ہوں صحیح کے وقت جو سوال تھا اس میں ایسا لگ رہا تھا کہ ہمارا وزیر صوبے کا وزیر نہیں اور الائی تحریصیل یا اپنے حلقے کا وزیر تھا جناب اسپیکر! یہ ٹھیک نہیں ہم نہیں بڑھ سکتے آگے ہم اس طرح کے جھگڑے نہیں کر سکتے یہاں پر یہ جنجال ہوتا ہے گا ہمارا معاشرہ پسمند ہے اور ہمارے معاشرے میں جتنی توقعات عبدالواسع صاحب سے ان کے حلقے میں لوگوں کی ہے۔ اسی طرح کی توقعات آپ سے بھی اور میرے سے بھی ہمارے حلقے والے رکھتے ہیں۔ جناب اسپیکر! آپ اس ایوان سے کمیٹی بنائیں کہ جتنے بھی ترقیاتی کام ہے۔ جس کے لئے میں نے شروع میں بھی یہ تجویز دی تھی کہ ٹینکنکل لوگ اور ہماری اسمبلی کے اراکین تمام چیزوں کو دیکھ کر ان کو روپورٹ کو سامنے رکھ کر اور آنے والے PSDP میں ترقیاتی کاموں کو شامل کیا جائے۔

جناب اسپیکر: رحیم صاحب! سرکار کے باقاعدہ ادارے موجود ہیں۔ پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ ہے فناں ڈیپارٹمنٹ ہے اور کابینہ موجود ہے۔ اسکے لئے نئی کمیٹی بنانے کی ضرورت نہیں۔

عبدالرحیم زیارت وال ایڈووکیٹ: اگر آپ کی influence اس طریقے سے ہو اگر آپ اس میں اثر ڈالتے ہیں اس میں مداخلت کرتے اور آئیں show کرتے ہیں۔ کہ میں فلاں حلقے کا وزیر ہوں

صوبے کا نہیں پھر نہیں یہ تھے ہے کہ ہم بولیں۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل: جناب اسپیکر! میں تھوڑی سی وضاحت کرنا چاہتا ہوں جیسا کہ جعفر خان صاحب فرمائچے ہیں۔ اسی طرح کامعااملہ میرے ساتھ بھی درپیش ہے۔ جس ڈیپارٹمنٹ کو آپ لیں ہر مجھے کالیٹر آپ کو دکھتا ہوں جس نے مجھے چھپی لکھی ہے۔

جناب اسپیکر: سردار صاحب! آپ کی باتیں نوٹ کر لیں آپ بار بار اس کو بحث نہ بنائیں جس نے آپ کو چھپی لکھی ہے اس نے غلط کیا ہے آپ کیوں ہماری بات نہیں سنتے۔

مولانا عبدالواسع (سینئر وزیر): آئندہ ہم یہ غلطی نہیں کریں گے اور کسی کو چھپی نہیں لکھیں گے۔

مولانا عبدالباری آغا (وزیر پی ایچ ای): جناب اسپیکر! کسی وقت ہم بھی اپوزیشن کی کرسیوں پر بیٹھے تھے پانچ سال ہم نے اپوزیشن کو چلا جائی جس میں مولانا عبدالواسع پچھا اور دوست ہمارے ساتھ تھے اس وقت جب حکومت PSDP بناتی تھی تو ہم لوگوں کو پوچھی تک نہیں۔ البتہ یہ دعوت دیتی کہ کابینہ میں شامل ہو جاؤ کھانے چائے وغیرہ کھلاتے پلاتے تھے۔ لیکن PSDP کی اسکیوں میں ہمارے اپوزیشن کے دوستوں کی ایک اسکیم تک شامل نہیں کرتی۔ اس وقت جوارا کین اپوزیشن میں بیٹھے ہوئے ہیں وہ اس وقت اقتدار میں تھے۔ شاید کچھ دنوں کے بعد ہم بھی اس صفت میں چلے جائیں۔ ایسی بات نہیں گزارش ہے کہ اس وقت ہمارے حلقہ انتخاب میں اپوزیشن کے حلقوں میں وزراء صاحبان جاتے تھے اور PSDP میں اسکیمیں ڈالتے تھے اور ان کا باقاعدہ افتتاح کرتے تھے۔ ایسی بات ہے نہیں اور جہاں تک میرٹ کا مسئلہ ہے۔ تو ہمارے دوست سمجھتے ہیں کہ اپوزیشن کے کچھ پرانے بزوگ جو اس وقت اسمبلی میں موجود نہیں جو کہ اقتدار کی سیٹوں پر براجمان تھے۔ میرٹ کا انتارٹ لگایا تھا اور ان دوستوں نے ایجوکیشن میں بھرتیاں کی تھیں ۹۰۰ کے قریب آج اگر آپ سیکرٹریٹ میں جا کر اس کاریکار ڈیکھ لیں ایک خاتون اہلکار جس کا مکران سے تعلق تھا اسکو دو چکھوں پر appoint کیا تھا۔ تو میں یہیں سمجھتا کہ ہم ادھر جب بیٹھیں تھے ہم نے بھی ۶ سال اپوزیشن کو چلا بیا اور اب بھی اپوزیشن کی کرسیاں ہمیں دعوت دے رہی ہیں۔ جہاں تک تحریک کا تعلق ہے مسئلہ یہ ہے۔ کہ اس میں چھپی کا حوالہ دیا ہے۔ ایک تو سردار صاحب کا جو مسئلہ ہے میں اس کو بحیثیت وزیر خود چیک کروں گا اور اس کی باقاعدہ انکو اسی کروں گا کہ کس طرح کی ان کو

چھٹی لکھا گیا ہے۔ اور چھٹی پر کیوں علدر آمنہیں ہو رہا۔ جہاں تک چھٹی کا تعلق ہے۔ اور جس طرح اس کا متن دیا ہے۔ سفارشات سفارش ایک حکومتی ڈکٹیشن اور ہدایات نہیں ہوتا سفارش کا مطلب یہ ہے۔ کہ آپ کے حلقہ انتخاب میں کوئی چیز مناسب ہے وہ حکومت کے علم میں لانا چاہئے کہ ضروری نہیں کہ اس پر خواہ تجوہ عمل درآمد ہو۔ پھر بھی حکومت کا آپ پر احسان ہے وزیر اعظم کا جوزعی پنج سے تمام ایم پی ایز کو ایک ایک کروڑ دیا ہے۔ میں منظر پی ایچ ای ہوں مجھے بھی ایک کروڑ ملا اپوزیشن کے ممبر کو بھی ایک کروڑ روپے ملا ہے۔ میں سمجھتا ہوں چھٹی کا حوالہ دیا ہے اس میں ابہام ہے۔ دوسرا یہ کہ حلقہ انتخاب میرے خیال میں ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے جو چھٹیاں بھیج دیتی ہیں وہ اکثر ڈسٹرکٹ والائز بھیج دیتی ہیں۔ کہ آپ کے اپنے ڈسٹرکٹ میں شاید اس میں حلقہ کا ذکر کیونکہ سردار صاحب کا ڈسٹرکٹ اور حلقہ انتخاب ایک ہے میری گزارش یہ ہے کہ جو وہ مل کی لست ملکے نے بھی ہے میں نے سیکرٹری صاحب کو بلوایا تھا لیکن فریضہ حج ادا کرنے پلے گئے ہیں۔ میں نے ان کو لکھا ہے کہ اس سلسلے میں پوری تفصیل ہے وہ مجھے دے دیں۔ البتہ ایک چیز حکومتی ہاتھوں سے نکلی ہوئی ہے ایک تجویز گئی ہے ورلڈ بینک جو ہمیں فنڈ دینے والا ادارہ ہے شاید اس کو پہنچی ہے۔ میں پھر بھی بحثیت وزیر اس کو چیک کروں گا اور اپوزیشن کو پورا انصاف دلانے کا یقین دہانی کرتا ہوں اور انشاء اللہ دوسری گزارش ہے میں بھی یہ کوشش کرتا ہوں کہ انصاف سب کو ملیں۔ اور اپوزیشن کے ممبران سے بھی یہی موقع رکھتا ہوں کہ جب وہ اپنے علاقوں میں کوئی واٹر سپلائی یا اسکول دوسرے ترقیاتی کام کرتے ہیں وہ بھی صرف اپنی پارٹی یا پارٹی ورکروں کو نہ دیا کریں میں اس کو بھی چیک کروں گا یہ فلور پر صاف بتادوں گا کہ میں اپنی طرف سے حتی الواسعی کوشش کروں گا کہ جو چیزیں ہماری ملکے کی طرف گئی ہیں اس کو بھی حتی الواسعی اور ان کی طرف سے جو چیز جاتی ہے اسکو بھی چیک کروں گیں میں اس کو خلاف ضابط سمجھتا ہوں۔

جناب اسپیکر: سردار صاحب! منظر کی یقین دہانی پر آپ اپنی تحریک پر زور نہ دیں۔

سردار محمد اعظم موی خیل: مولانا صاحب جو کچھ فرمائچے ہیں وعدہ وعید کر چکے ہیں اس ایوان میں یقیناً اس کی پابندی کریں گے۔

مولانا عبدالباری آغا (وزیر پی ایچ ای): جناب اسپیکر! ریکارڈ کو چیک کریں وعدہ میں نے نہیں کیا معزر

رکن غلط بیانی نہ کریں۔ میں نہیں سمجھتا کہ اپوزیشن کا جو استحقاق ہے بہت نازک استحقاق ہے ہر دن ان کا استحقاق مجروح ہوتا ہے۔

سردار محمد عظیم موئی خیل: جناب اسپیکر یقین دہانی کو، ہم وعدہ سمجھتے ہیں کیونکہ عالم دین کی یقین دہانی ہے۔

جناب اسپیکر: کافی زیادہ ہو گئی معاف کریں موئی خیل اب آپ ہمیں معاف کریں پلیز محرک نے اس تحریک پر زور نہیں دیا لہذا تحریک نمائی جاتی ہے۔ جناب چکول علی ایڈو و کیٹ صاحب اپنی تحریک التوا نمبر ۸۱ پیش کریں۔

تحریک التوا نمبر ۸۱

چکول علی ایڈو و کیٹ (قاائد حزب اختلاف): جناب اسپیکر صاحب تحریک یہ ہے کہ ملک کے مایہ ناز اور ممتاز سائنسدان ڈاکٹر عبدالقدیر خان کے سٹاف آفیسر کو گرفتار کیا گیا ہے کیونکہ ہماری حکومت غیر ملکی اشاروں پر قوم کے ہیر و کورسو اکر رہی ہے لہذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم نوعیت کے مسئلہ پر بحث کی جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ ملک کے مایہ ناز اور ممتاز سائنسدان ڈاکٹر عبدالقدیر خان کے سٹاف آفیسر کو گرفتار کیا گیا ہے کیونکہ ہماری حکومت غیر ملکی اشاروں پر قوم کے ہیر و کورسو اکر رہی ہے لہذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم نوعیت کے مسئلہ پر بحث کی جائے، جی۔

حافظ حسین احمد شروعی (وزیر بلدیات): پاؤنٹ آف آرڈر جناب اسپیکر! کیا یہ حضرات اس کے حق میں ہیں یا تھے کہ پاکستان ایٹھی طاقت بن جائے انہوں نے تو ماضی میں اس کی مخالفت کی تھی آج کیسے اس ہیر و کی حمایت کر رہے ہیں۔

چکول علی ایڈو و کیٹ (قاائد حزب اختلاف): منstroں میں اور اسپیکر آپ کے ساتھ کچھ کمزوریاں ہیں وہ خود ہی لینگوچ چلتے کر لیگا ہم ان میں سے نہیں ہیں انشاء اللہ ہم سیدھا سادھے لوگ ہیں اور اسی طرح جو ہمارا موقف رہا ہم اسی طرح کہہ دینگے لیکن یہ بھی نہیں کہ ہم لوگوں نے کہا کہ پاکستان میں سائنس نہ ہو، ہم تو یہ کہتے ہیں کہ اٹلیا کی اس وقت آپ لوگ تو اٹلیا کو کافر کہتے ہیں کیا کیا نوازتے ہیں وہاں ایک مسلمان سائنسدان اس وقت صدارت کی کرسی پر بیٹھا ہے اور آپ کے سائنسدان اس وقت قلی کمپ میں افغانی تفتیش

اور تحقیق ہو رہی ہے۔

جناب اسپیکر: آپ admissibility پر بات کریں جی۔

چکول علی ایڈوکیٹ (قاہد حزب اختلاف): جناب والا! ہم لوگوں کی جوا پروچ ہے۔

مولانا عبد الواسع (سینئر وزیر): کیونکہ وہ بی این پی کا جواں وقت موقوف آیا سردار اختر مینگل والوں کا، بی این ایم کا تو اپنا موقوف ہے اور بی این پی کا اپنا موقوف ہے میرے خیال شروعی صاحب کو بی این پی والا موقوف یاد آیا اس وجہ سے۔۔۔۔۔

چکول علی ایڈوکیٹ (قاہد حزب اختلاف): جناب والا! ہم سارے دیکھیں ہم لوگ لیبرل ڈیموکریٹ ہیں سیکولر ہیں ہم نے شروع ہی سے کہا ہے۔

جناب اسپیکر: زیرتوال صاحب! یہ اخبار رکھیں۔

چکول علی ایڈوکیٹ (قاہد حزب اختلاف): جناب والا! ہم جانتے تھے کہ ہم بولیں پھر مولانا صاحب بولیں۔

جناب اسپیکر: آپ کے بولنے پر میں نے ان سے کہا کہ آپ اخبار بند کریں، جی آپ سنیں۔

چکول علی ایڈوکیٹ (قاہد حزب اختلاف): جناب والا! ہم لوگوں نے شروع ہی سے کہہ دیا ہے کہ پاکستان ایک غریب ملک ہے یہاں لوگوں کی معیار زندگی کی لکیر غربت سے بھی نیچ ہے یہاں ہمیں ایجوکیشن چاہیے یہاں ہمیں روزگار چاہیے ہمیں امن چاہیے ہمیں اپنی ساری دولت یہ جو تو انائی ہے جو ہری ان پر خرچ نہیں کرنا چاہیے یہ ہم لوگوں کا شروع ہی سے ہم لوگ امن کمپ کی طرف سے رہے ہیں ہم لوگ امن کے داعی رہے ہیں اور ابھی تک ہیں اور ہم یہ کہتے ہیں کہ یہاں کربوں ڈال رخچ ہوئے ہیں اگر یہ نیو کلیر پاور پر یا ان ایٹم بمبوں کی بجائے یہاں ہمیں روڈ دہیے جاتے یہاں ہمیں بجلی دی جاتی یہاں یونیورسٹیاں قائم کی جاتیں یہاں علم کی روشنی دی جاتی میں کہتا ہوں کہ اس وقت پاکستان کی جو صورت میں الاقوامی دنیا میں ہے کہ انٹریشنس اٹانومک ارجنی ایجنسی نے پاکستان کو لیٹر لکھا ہے کہ آپ نے ایران کو لیبیا کو اور کچھ ایسے ممالک ہیں کہ آپ نے انہیں کیا دہیے ہیں جو ایٹم بم سسٹیںس ہیں آپ نے انہیں دے دہیے ہیں ہم یہ کہتے ہیں کہ سرے سے نہیں ہوتے اگر یہ نہیں ہوتا تو اس وقت یہ مسئلہ پیدا ہی نہیں ہوتا اس

وقت پاکستان میں غربت ہی نہیں ہوتی اس وقت پاکستان میں جہالت ہی نہیں ہوتی اس وقت پاکستان امریکہ کے بلیک میلنگ میں نہیں آتا لیکن ہمیں افسوس ہے کہ اس ملک کی انورانی اور یورپی جو پالیسیاں ہیں وہ کس طرح ہمارے حکمرانوں پر لا گو کر سکتی ہیں اور میں بھی یہ کہتا ہوں کہ ہمارے سیاستدانوں کا ان معاملوں میں عمل دخل بہت کم ہے یہ وہاں تو ہم سیاستدانوں کو اس کارپٹ میں جانکنے نہیں دیتے ہیں جناب والا! انہوں نے جو یہ ایٹم بم بنادیا ہے اور جو سائنسٹوں کی انہوں نے خدمات لی ہیں ہمارا صرف یہ موقوف ہے کہ انہیں اس وقت اس بور میں نہ چھوڑیں ہمیں یہ بھی پتہ ہے کہ کچھ تجزیہ نگاریہ بھی کہتے ہیں کہ ڈی بریفنگ کا نام جوانہوں نے دیا تھا تحقیقات کی کہ سائنسدانوں کی تحقیقات کی جائیگی ہم نے یہ بھی دیکھا کہ مشرف کو بھی ایٹ کیا گیا کیونکہ ہندوستان جیسا ملک ہے کہ وہاں ادارہ زندہ ہے انہوں نے ادارے بنادیتے ہیں ہم لوگوں نے جو بھی کیا ہے اپنے پیٹ کے لئے کیا ہے اپنے بھانجوں کے لئے کیا ہے ہمارا سحاق خان پر یہ ڈنٹ تھا وہ کہتا تھا یہ ٹھیکہ ضرور میرے بھانجے کو ملے ہمارا بھی تک تربت کراچی آواران روڈ اس لئے یو ایس ایڈ کے فنڈ ہی چلے گئے کہ اگر یہ روڈ بنے گی تو اس کا ٹھیکہ میرے بھانجے یا میرے داماد کو ملے جناب والا! ہم دوسروں پر انگلیاں اٹھاتے ہیں کہ وہ کافر ہیں اس کافرنے آپ کے مسلمان سائنسدان کو ایک ہیڈ کی کرسی پر بیٹھا دیا ہے ہمیں یہ بھی پتہ ہے کہ جب ان سائنسدانوں نے دوسرے ممالک فریکس پڑھ کر یہاں آئیے ان غریبوں کو آرڈر دیا انہوں دیکھا کہ ہماری تنخواہ چارہزار ہے اور یورپ کریٹ نے کہا کہ بھی آپ کو تو معلوم نہیں ہے میرٹ میں آتے ہیں نہیں آتے ہیں ہم نے تو آپ کے ساتھ ایک بڑا احسان کیا کہ میں آپ کو چارہزار روپے کی ملازمت دے رہا ہوں جناب والا! شروع ہی سے اس ملک میں سائنسدانوں کا احترام نہیں رہا ہے یہاں اچھے تعلیم یافتہ لوگوں کا احترام نہیں رہا ہے یہاں ان لوگوں کا احترام رہا ہے کہ ان لوگوں کے ساتھ انہوں نے غیر اخلاقی ملک کے مفادات سے ہٹ کر انہوں سے رشتہ قائم کیا جناب والا! اس وقت ہم یہ کہتے ہیں کہ سارے ہمارے وکلاء سارے ہمارے دانشوروں پر بیشان ہیں کہ بھی کیا ہو گا ان سائنسدانوں کے ساتھ اس کے ساتھ اس کے علاوہ یہ تو چھوٹا معاملہ سائنسدانوں کے ساتھ کیا ہو گا یہ بھی خطرہ ہے کہ پاکستان کی کیا صورت حال ہو گی امریکہ بالکل اس سلسلے میں ڈولپ کر رہا ہے کہ پاکستان یہ سمسٹینس دیتے ہیں ایک غیر ذمہ دار ریاست ہے اس لئے جو جو ہری قوت بنائی

مسلمانوں نے اس کو ہم کس طرح سبوتاً ذنہ کریں جناب! ہم نے یہ چاہا تھا کہ یہ نیوکلیر پاور نہ ہو لیکن، ہم شروع ہی سے امریکہ کے مخالف رہے ہیں اور ہیں مشرف اس وقت ہم لوگوں کا ایجنڈا اچلا رہا ہے وہ کہتا ہے میں اتنا ترک کا مکتبہ فکر سے تعلق رکھتا ہوں، ہم لوگ اس سے چار قدم آگے ہیں لیکن اس کو اس لئے نہیں مانتے کہ وہ ڈکٹیٹر ہے لیکن یہاں ڈکٹیٹر آئے ہیں انہوں نے اسلام کا نام لیا ہے اسلام کو استعمال کیا ہے یہ ابھی اس کے کرتوت ہے۔

جناب اسپیکر: کچکول صاحب! اس کی admissibility پر بولیں بحث نہ کریں۔

کچکول علی ایڈووکیٹ (قائد حزب اختلاف): جناب والا! اس کی admissibility یہ ہے کہ اس وقت تو سارے اخبار سارے میڈیا آپ کے پریزیڈنٹ صاحب اس وقت میرے خیال سویزر لینڈ میں اس سلسے میں جوابدہ ان کی اسمبلی کو چھوڑ دیں کہ اس مسئلے پر بحث کریں کہ یہ مشکلات پاکستان کو جو درپیش ہیں اس سے کس طرح اس کو نکال دینگے آپ کے جو سائنسٹ ہیں انہیں ابھی یہ الزام دیئے جا رہے ہیں کہ انہوں نے اپنے پرنسپل لائق کے حوالے سے یہ بنادیئے ہیں۔

جناب اسپیکر: او کر۔

کچکول علی ایڈووکیٹ (قائد حزب اختلاف): جناب والا! ہمیں بولنے دیں۔

جناب اسپیکر: آپ بول دیں admissibility پر جب بحث کے لئے منظور ہو گا پھر میں آپ کو موقع دینگے ٹھیک ہے۔

کچکول علی ایڈووکیٹ (قائد حزب اختلاف): جناب والا! میں منحصر کہہ دوں گا کہ ایک most important ایشو لاٹھیلو ہے ایک برنسگ ایشو ہے اخباروں کی زینت ہے سارے ملک میں اس پر ڈیپیٹ ہو رہا ہے اور میں کہتا ہوں کہ ہماری اسمبلی بھی اس معاملے پر ڈیپیٹ کریں۔

میر محمد عاصم کر دیکیو (وزیر مال): جناب اسپیکر صاحب! اجازت ہے؟

جناب اسپیکر: جی، اجازت ہے۔

میر محمد عاصم کر دیکیو (وزیر مال): اسپیکر صاحب! جو ہمارے لیڈ راف اپوزیشن مسٹر کچکول علی صاحب نے جو تحریک التوانہ ۸۸ پیش کی ہے میرے خیال میں یہ تحریک التوانہ ہی نہیں ہے اس کا جناب اسپیکر صاحب!

بات ہورہی ہے نیو کلیر پروگرام کی آپ کو یاد ہو گا کچھ لفظ جب ہم اسلام اباد گئے تھے تو پریز ڈنٹ نے اس بارے میں بالکل کلیر کہا تھا یہ نہیں کہ ہمارے ایک ہیر و ہو وہ ایسی ٹیکنالوجی دوسرے ملکوں پر فروخت کریں یہ حساس معاملہ ہے اسیکر صاحب! جو پورٹ میں آئی ہیں بالکل کلیر وہ شفت ہوا ہے دوسرے ملکوں کو اس میں ہماری جو ایجنسیاں ہیں وہ تحقیقات کر رہی ہیں جو شاف آفسر ہے اگر کسی کو ان سیکیشن کے لئے اس سے پوچھ گئے کے لئے اس سے تحقیقات کیا جاتا ہے اس میں اسیکر صاحب! کیا حرج ہے آپ چھوڑیں ایجنسیاں اپنی تحقیقات کریں یہ ہم پر بھی ذمہ داریاں عامد ہوتی ہیں کہ ہمارا نیو کلیر پروگرام بغیر اجازت کے اس ملک کے کس طرح متاثر ہو رہا ہے آپ چھوڑیں اس کی تحقیقات ہوں آپ بار بار کہہ رہے ہیں میں پریز ڈنٹ کو نہیں مانتا آپ نے ایک بار کہا اس اسمبلی میں پریز ڈنٹ کو نہیں مانتا ہوں دو دفعہ کہا آپ کو روزانہ اس ایوان کا وقت ضائع کر رہے ہیں کہ جی میں پریز ڈنٹ کو نہیں مانتا ہوں تو نہیں مانے اس پریز ڈنٹ کو اس ایوان نے منتخب کیا ہے آپ کے ماننے اور نہ ماننے سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے اس ایوان نے پرویز مشرف کو منتخب کیا ہے۔ ہم نے بنایا ہے آپ نے --- آپ کیا بات کرتے ہیں آپ ہمیشہ بات کرتے ہیں میں ایل ایف او کو نہیں مانتا آپ نے اس ایل ایف او کے تحت بلدیاتی ایکشن کیئے آپ کے ناظمین اس بلدیاتی ایکشن میں منتخب ہوئے۔

جناب اسیکر: ٹھیک ہے۔ او کے رحیم صاحب۔

میر محمد عاصم کرد گیلو (وزیر مال): کیا بات کرتے ہیں بیٹھیں سنیں۔ آپ لوگوں کے سارے ناظمین۔۔۔۔۔۔ اسیکر صاحب اس ایل ایف او کے تحت اس پریز ڈنٹ کی موجودگی میں۔۔۔۔۔۔

جناب اسیکر: رحیم صاحب! آپ تشریف رکھیں۔

میر محمد عاصم کرد گیلو (وزیر مال): ابھی تو ایک جمہوری عمل گزر گیا ہے جمہوری عمل ایسا ہوا ہے۔ جب جمہوری عمل نہیں تھا تو ان لوگوں نے بلدیاتی ایکشن میں حصہ لیا اس ایل ایف او کے تحت انہوں نے ایکشن میں حصہ لیا اور ایکشن کیا اور ان کے سارے ناظمین وغیرہ اس ایل ایف او کے تحت دیا ہے اور پریز ڈنٹ مشرف کی موجودگی میں بھئی آپ اگر نہیں مانتے ہیں آپ کو کوئی اس سے اختلاف ہے تو آپ اس ٹائم ایل ایف او کے تحت ایکشن نہیں کرتے اور اسے رجیکٹ کرتے۔

جناب اسپیکر: کچکول صاحب! Please

میر محمد عاصم کرد گیلو (وزیر مال): آپ اس کو غیر سیاسی کہتے ہیں کہ میں نے ناظمین کو نہیں بنایا ہے آپ نے اس دن ریزولوشن کو مانا آپ کی پارٹی نے وہاں حصہ لیا۔ نہیں آپ نے اس ریزولوشن کے تحت اس پروگرام کے تحت آپ نے -----

جناب اسپیکر: او کے۔ آپ نہ بولیں رحیم صاحب نہ بولیں رحیم صاحب بغیر اجازت کے نہ بولیں۔

میر محمد عاصم کرد گیلو (وزیر مال): آپ جب پریزیڈنٹ کو پریزیڈنٹ نہیں مانتے ہیں تو آپ پریزیڈنٹ کیوں پکارتے ہیں۔ میں آپ کو بتا ہوں جناب! یہ تو اس طرح دوسرا طرح بات کرتے ہیں -----

جناب اسپیکر: یہ کوئی طریقہ نہیں ہے آپ تشریف رکھیں جمعہ خان صاحب۔

(مائیک بند۔ کئی ممبر ان ایک ساتھ اٹھ کر بولنے لگے)

جناب اسپیکر: رحیم صاحب! او کے تینوں بیٹھ جائیں آپ تشریف رکھیں، گیلو صاحب میں آپ اور رحیم صاحب کو وارنگ دیتا ہوں آپ بیٹھ جائیں۔ ورنہ ہاؤس سے میں آپ کو باہر کر دوں گا، دونوں کو بس۔ تشریف رکھیں۔ بحث کے لئے منظور نہیں ہو رہا ہے جو اس تحریک التوا کے حق میں ہیں وہ کھڑے ہو جائیں۔ (تحریک نام منظور کی گئی)

جناب اسپیکر: بحث کے لئے منظور نہیں ہوا ہے۔

مولانا عبدالواسع (سینئر وزیر): تحریک التوا کبھی منظور نہیں ہوتی یہ تو اور بات ہے کہ آپ تحریک التوا منظور کرتے ہیں نہ اس پرووینگ ہوتی ہے جناب اسپیکر!

جناب اسپیکر: آپ میری بات سن لیں یہ صرف admissibility پر کچکول صاحب نے بات کی، نہیں بحث کے لئے منظور کریں پھر نہیں دو گھنٹے بحث کے لئے پھر منظور کریں۔

کچکول علی ایڈ ووکیٹ (قادم حزب اختلاف): ہم کیا کریں گے اور آپ لوگ اسمبلی میں نہیں مانتے ہیں بھی ہم اخباروں کو کہتے ہیں یا نہیں کہتے ہیں۔

جناب اسپیکر: کچکول صاحب آپ بیٹھیں۔

مولانا عبدالواسع (سینئر وزیر): جناب اسپیکر! کچکول صاحب نے جو تحریک التوا الائی ہے تو ایک فوری

نوعیت کا معاملہ ہے جناب اپسکر! اس ملک میں آپ کے ملک کے وہ سائنسدان جو آج کل ہمارے جو جزل صاحبان تھے اور ہمارے سیاستدان صاحبان تھے ہمارے جتنے بھی بیوروکریٹ تھے، ہم پوری قوم اس کو ہیر و سمجھتے تھے اور نہ ہم نے اعلان کیا کہ بھی جزل صاحبان نے اس کا نام دے دیا کہ ہیر و ہے پاکستان کا، ہم نے اس کو تسلیم کر لیا کہ ہے اب یہ بات الگ ہے کہ کچھ لوگ اب کیا کہتے ہیں کل کیا کہتے تھے یہ الگ بات ہے اب اس پر آئیں گے کہ ہیر و ہے کل بھی ہم ہیر و سمجھ رہے تھے آج بھی ہم ہیر و سمجھتے ہیں لیکن بات یہ ہے کہ یہ معاملہ کس طرح ہے میں دوستوں کے نوٹس میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کیونکہ اگر کچھ لوں صاحب نے معاملے کی نوعیت کی بنیاد پر لائی ہے تو معاملہ یقیناً فوری نوعیت کا ہے لیکن وہ تو توجہ مبذول کرانے کے لئے تحریک لائی ہے تو جناب اپسکر! اس معاملے کو نہ صرف آج سے، شاید کچھ دوستوں کے ذہن میں یہ بات ہو جیسے کچھ لوں صاحب اٹھا کہ آپ لوگ کیا کہتے ہیں کہ اخبارات کی زینت بناتے ہیں کہ میں نے بھی ایک ایسی بات کی اور اسمبلی کی کارروائی میں زینت بنائی، ہم کسی اخباری تراشے کو زینت نہیں بنائیں گے جناب اپسکر! اگر آپ کو یاد ہو اور میرے خیال اپوزیشن کے دوست ہمارے ساتھ نہیں تھے تو مشرف صاحب نے جب اس دفعہ ووٹ مانگنے کے لئے سارے صوبوں کے ایم پی ایز بلائے تھے اپنے لیئے وہ ووٹ مانگ رہے تھے تو اس تقریر کے دوران انہوں نے اس معاملے کا ذکر بھی کیا ان کی وضاحت بھی کی لیکن جناب اپسکر! ہم یہ بات ایسی چھپ کر نہیں کہ ہم یہاں ڈرتے ہیں اسمبلی میں کہ کچھ لوں صاحب کہتے ہیں پتہ نہیں ہے کہ یہ لوگ اس پر کچھ کہتے ہیں یا نہیں کہتے ہیں، ہم نے پر یڈ ڈنٹ صاحب کے سامنے مشرف صاحب کے سامنے یہ سارے ہمارے معزز ارکان ہمارے ساتھ تھے، ہم نے ان کو کہا کہ آپ نے تقریر میں ایک بات کی کہ کوئی ہیر و میر نہیں ہے کوئی ملک کے خلاف کوئی کام کرتا ہے یا جو کچھ ہو لیکن ہم نے اس بات کا نوٹس لیا۔ کہ ڈاکٹر قدری ملک کا ہیر و ہے ہر محبت وطن پاکستانی کے دل میں ڈاکٹر قدری ہیر و ہے اگرچہ کچھ لوگوں کے ذہن میں پہلے نہیں تھا مگر اب ان کے ذہن میں آیا لیکن پوری قوم کے ذہن میں ہیر و ہے لیکن ہم اس بات کو اس طرح نہیں چھوڑ سکتے ہیں کہ ہم کہتے ہیں کہ ہیر و نہیں ہے آپ سمجھتے ہیں ہیر و ہے اور اس بنیاد پر نہیں کہ کسی کی مخالفت کی بنیاد پر۔ یا کسی کی ذاتی حمایت کی بنیاد پر بلکہ ہم محبت وطن پاکستانی ہیں اور ہم پاکستان کو عزت مند کیا چاہتے ہیں اور اس وقت تک پاکستان

عزتمند اور پاکستان کی بقا نہیں ہو سکتی تھی جب یہ ہمارا ملک ایٹھی قوت بن گیا اس کے بعد پاکستان کی سالمیت اور اس کی بقا یقینی ہو گئی تو اسی بنیاد پر یہ محبت جو ہماری پاکستان کے ساتھ ہے یا پہلے تھی اب بھی ہے لیکن معاملہ یہ ہے کہ جب ہمیں وہاں سے جواب ملا تو اس بات کی وضاحت مشرف صاحب نے کی ایران حکومت میں جب اٹرنسٹیشن از جیا لے آئے تھے ایران حکومت نے وہاں کہا تھا یہ ہمیں نوکلیر پاور اور جو جو ہری دستاویزات ہیں یہ ہم کو پاکستان نے مہیا کی ہیں اب انہوں نے کہا جب پوری دنیا اور اٹرنسٹیشن از جی کے سامنے یہ بات آگئی یہ تحقیق کے بغیر انہوں نے کہا ہم کیا کام کریں یہ ان کا جواب تھا ہم تو دنیا کو ضرور یہ دکھائیں گے کہ ایک ذمہ دار حکومت نے ایک ایران حکومت نے جواب پر آپ کو مسلمان کہتے ہیں انہوں نے جو ہمارے اوپر یہ ضرب لگایا اب ہم دنیا کے سامنے اپنے آپ کو صاف کرنے کے لئے ضرور کچھ کریں گے کہ یا ثابت ہو جائے علم ہو جائے لیکن اسی بنیاد پر ہم نے اس وقت کہا کہ جناب! یہ بات بھی ہماری تسلی کے باعث نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ آپ کو معلوم ہے کہ ایران کے ساتھ جو بین الاقوامی سطح پر تعلقات ہیں یاروں کے تھے یا ہندوستان کے تعلقات تھے لیکن پاکستان کیسا تھا ایران کے کبھی تعلقات نہیں رہے ہیں ہمارا شمشیر کا مسئلہ جب کبھی فرم پڑھا تو ایران نے ہندوستان کا ساتھ دیا ہے ہمارا ساتھ نہیں دیا ہے تو ہم نے اس وقت کہہ دیا کہ یہ علاقے کے لوگ کسی دیہات کے گاؤں کے کسی ضلع میں تختیل میں کوئی کسی کو کہہ کہ جا کر فلاں کو قتل کر دے یا فلاں کی جگہ پڑا کہ ڈالے تو اس کے ساتھ یہ بھی کہتا ہے کہ اگر آپ پکڑے گئے آپ کو کسی نے کپڑا تو آپ نے میرا نام نہیں لینا ہے آپ نے میرے دشمن کا نام لینا ہے تو اسی وجہ سے ہم نے ان پر واضح کر دیا کہ ایران گورنمنٹ نے ضرور کہا ہو گا لیکن انہوں نے کہا ہے یہ اپنے طور پر نہیں کہا ہے یہ ہندوستان کے کہنے پر کہا ہے ہندوستان نے جب ان کو نوکلیر پاور مہیا کر دیا ان کو جو ہری قوت دے دیا تو اس کے بعد جب دنیا کے سامنے یہ معاملہ آیا دنیا نے جو تحقیقات شروع کر دیں اور دنیا کے اندر جو نوکلیر پاور کے معاملات چل رہے ہیں تو اب ہندوستان نے کہا کہ اب تو نے میرا نام نہیں دیا ہے اسی بنیاد پر ہمارے دشمن ملک نے ایران جواب پر آپ کو مسلم ملک بھی کہتا ہے مسلمان بھی کہتا ہے ان کے زیب نہیں ہونا چاہئے تھا جناب اسپکر کہ انہوں نے ہمارا نام لینا تھا لیکن جب کسی معاملے پر کوئی نام آ جائے اسی فرم پر تحقیق ہر عدالت کا کام ہوتا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ ہم اپنے

جز نیلوں سے اپنے لوگوں سے یہ کہتے ہیں کہ آپ اگر تحقیق کرتے ہیں کہ آپ پہلے ایران کو ٹارگٹ کر لیں ہندوستان کو آپ روس کو بھی ٹارگٹ کر لیں۔ آپ انٹرنشنل انرجی کو کہہ دیں کہ آپ ہندوستان کی تحقیق کر لیں اگر میرے اوپر کوئی الزام لگاتا ہے تو میں ہندوستان پر الزام لگاتا ہوں کہ ہندوستان نے مہیا کی ہے۔ اگر میرے اوپر کوئی الزام لگاتا ہے تو میں روس کی نشاندہی کرتا ہوں کہ روس نے مہیا کی ہے اگر ان کی تحقیق شروع ہو جاتی ہے تو ہماری تحقیق بھی شروع ہو جائے ان کے سائنسدانوں کی اگر وہ تحقیقات نہیں کرتے ہیں تو ہم بھی نہیں کرتے ہیں اسلامی حکومت کا ہے یہ معاملہ جناب! اب بھی اس طرح ہے کہ ہم نے مشرف کے سامنے کہا ہے کہ اپنے سائنسدانوں کی توہین نہ کریں ہندوستان اور اس کے کہنے پر اب بھی ہمارا مطالبہ ہے کہ اپنے سائنسدانوں کی توہین نہ کی جائے میں یہ بات واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ اگر یہ بات چلی تو کوئی قوم کا بچ قوم کی خدمت نہیں کر سکتا ہے کیونکہ وہ سمجھتا ہے کہ میں ڈاکٹر قدری بن جاؤں گا اگر ڈاکٹر قدری کی یہ حالت ہے تو میرا بھی یہ حال ہو گا تو جناب اسپیکر ہم نے مشرف صاحب سے مطالبہ کیا ہوا ہے اب بھی مطالبہ کرتے ہیں۔

جناب اسپیکر: ایک روئیست۔ جیسے پرسوں کے اجلاس میں ایک گھنٹے کے لئے بہت اچھی کارروائی کی۔ ادھر بھی آپ ایک دوسرے کی بات سمجھیں اب مولانا واسع صاحب نے جو باتیں کیں اگر آپ ان کو سمجھیں پھر اس کے مطابق ثبت تجویز لائیں۔ اب جام صاحب سے روئیست کرتا ہوں کہ وہ اس بارے میں تھوڑی سی وضاحت فرمائیں۔

عبدالرحیم زیارت وال ایڈ ووکیٹ: جناب اسپیکر! مولانا صاحب نے اپنی speech میں کہا کہ یہ حساس معاملہ ہے میں صرف اتنی گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ واقعی یہ حساس معاملہ ہے اور اس میں لوگ involve ہوئے ہیں ہم عوام کے نمائندوں کی حیثیت سے باقاعدہ اپنے عوام کے سامنے جو کارروائی ہے وہ پیش کریں گے وہ رکھ لیں گے اور اس کی بنیاد پر جب اس اسمبلی میں بحث ہو جائے گی ہمارے دوست تمام تیاری کر کے آجائیں گے تو اس بنیاد پر میری روئیست یہ ہے جناب اسپیکر! کہ یہ جو چیزیں تھیں یہ عام چیزیں نہیں تھیں اب دنیا میں جو ہماری رسوائی ہو رہی ہے ایٹم بم بنادیا ہے اب یہ ایٹم بم بھی ہمارے کام کا نہیں رہے گا اور جتنے پیسے ہمارے اس پر خرچ ہوئے ہیں ایٹم بم پر پتہ نہیں ہے کہ کون قبضہ کر

لیں گے اور ہمارے وہ پیسے اور ہمارے عوام کے پلے میں غربت بھالت پسمندگی اور اس سے دوچار ہوئے ہیں سارے پیسے گئے ہیں اور اس کی حفاظت نہیں کی ہے تو جناب! ہاؤس سے اور ٹریزیری بخز سے میری گزارش یہ ہے کہ اس کی حمایت کر دے اس کو منظور کر دے تاکہ اس پر بحث ہو۔
جناب اسپیکر: اوکے۔ جام صاحب!

جامع میر محمد یوسف (قاائد ایوان) thank you Mr speaker: بات چھڑی ہے نیوکلیر device کے بارے میں۔ اور ڈاکٹر قدیر ہم واقعی اس کو پاکستان کا ایک شہری سمجھتے ہیں اور میرے خیال میں ہر پاکستانی کا اتنا ہی حق ہے اگر وہ contribute کرتا ہے تو جو فرائض منصبی میں اس کی جو contribution ہے ہم اسے تسلیم کرتے ہیں۔ ہیر و آج کا ہیر وکل کاغدار بھی ہو سکتا ہے آج کا ہیر و نہیں ہوکل کا ہیر و بن سکتا ہے ایک جمہوریت کا پر اس ہے اور اس جمہوری نظام میں بڑے اچھے لوگ بھی کارکردگی کرتے ہیں اور ان پر investigation ہوتے ہیں کوئی ملک کاغدار ہوتا ہے، کوئی اپنے ضمیر کاغدار ہوتا ہے مجھے یاد ہے کہ جب محترم جان جمالی صاحب وزیر اعلیٰ تھے تو ایک بڑی لمبی مارچ چاگی کے لئے کی تھی جس میں ساری ہماری جماعتیں وہاں پہنچ چکی تھیں۔ چاگی میں تو ایک بہت بڑا مجمع بھی تھا جس میں نواز شریف بھی موجود تھے اور قدیر صاحب بھی موجود تھے ہم تو کسی back benches پر بیٹھے ہوئے تھے تو پہلے قدر صاحب نے تقریر کی پھر نواز شریف نے تقریر کی۔ دوبارہ ایک شخص نے زور دیا کہ جی قدر صاحب بھی تقریر کر لیں ایک تو اپنی ٹولی چینکی اور قیصیں اتار کر نظر انہ دیا کہ اس نے بہت ساری جو پاکستان کے لئے خدمات کی ہیں مجھے بھی آئی نواز شریف نے کہا آپ کیوں ہنس رہے ہیں میں نے کہا کہ یہ کل کا وزیر اعظم بن جائے گا تو وہ مجھ پر غصے ہو گئے تو جناب! پاکستان کی بات کرتے ہیں ایسے دوسرے ملکوں کو بھی لیا جائے ہندوستان کو لیا جائے امریکہ کو لیا جائے۔ گریٹ بریٹین کو لیا جائے فرانس کو لیا جائے یہ تمام نیوکلیر پاور ہیں لیکن اب تک ان کے سائنسدانوں کو آسمان پر نہیں پہنچایا ہے جو آج پاکستان کے لوگ اسے پہنچا رہے ہیں یا اس کا فرض ہے اگر وہ اپنے فرض پر صحیح اترے ہیں اگر اس میں واقعی جو ہماری نیوکلیر کی ٹینکیں کل انفارمیشن وہ اگر کسی ملک کو فروخت کرتے ہیں۔ تو میرے خیال میں ندار ہے پاکستان کا اگر اپوزیشن نہ سمجھتے ہیں کہ وہ اپنے ضمیر کا فیصلہ بروقت اچھا نہیں کیا لیکن اس وقت

پریزیڈنٹ پاکستان نے ٹیلی ویژن اور انٹرنیشنل کیمپنی کو کہا ہے کہ اسکی ہم تحقیقات کر رہے ہیں اور جائزہ لے رہے ہیں اور اگر ڈاکٹر قدیر صاحب اس جرم میں واقعی ملوث ہیں تو میرے خیال میں کوئی پاکستانی یہ نہیں کہے گا کہ یہ ہیر و تھاہیر و کا مطلب اگر لیا جائے تو ایسے سارے ملکوں کے اچھے سائنسدان کا کبھی تو نام ہی سرفہرست نہیں آیا ہے کہ انہوں نے اپنے ملک کے لیے کیا کیا ہے وہ تو ان کے فرائض منصبی میں شامل ہے جب حکومت یا ایک اسٹیٹ ان پر ذمہ داری عائد کی جاتی ہے جناب اسپیکر! اس ہیر و پر پاکستان کا کربوں روپیہ لگا ہوا ہے تو یہ ہم نہیں کہہ سکتے جی یہ ہیر و نے کیا کچھ نہیں کیا اس کی فرائض منصبی میں تھا اور اس پر یقین کیا تھا اور اس پر جو ذمہ داری عائد ہوئی اس پر لازماً تھا کہ کوئی بھی دوسرا ہیر و آ جاتا تو یہی چیزیں کرتا تو میں یہ ضرور کہونا گا کہ اس پر پریزیڈنٹ صاحب نے بھی اس کی وضاحت کی ہے اور ہمارے جو ملک کے سکریٹ چیزیں ہیں اگر بٹوار ہوتی رہیں تو میرے خیال میں آئندہ کا ہیر و نہیں ان کو کیک بیک سے بھی کربوں روپے اس کے جیب میں آ سکتے ہیں وہ کہیں گھر بناسکتے ہے کہی پر اپرٹی خرید سکتے ہیں اگر آپ اسکی آڈٹ کی جائے تو ایک فرد جس کو چھوٹی سی تخریج ملتی ہے تو پتہ چلتا ہے کہ اس نے گاؤں خرید چکے ہیں تو اس پر انسان کو اپنے خمیر کو دیکھتے ہوئے کہ سوال اٹھایا جائے کہ واقعی ایسے ہیر و کی کیا ضرورت جو سارا ملک کو دا اوپر لگا دیں شکریہ جناب اسپیکر!

جناب اسپیکر: او کے اس پر کافی بحث ہونے کے بعد اس میں رائے شماری کرتا ہوں جو اس کے حق میں ہے وہ کھڑے ہو جائے (الہنا تحریک مسٹر دی جاتی ہے) اب جناب محمد اسلام بھوتانی صاحب اپنی تحریک التوا نمبر ۸۲ پیش کریں۔

تحریک التوا نمبر ۸۲

محمد اسلام بھوتانی (ڈپٹی اسپیکر): شکریہ جناب اسپیکر! میں بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و مصوابط کے رول نمبر ۰۷ کے تحت زیر درج تحریک التوا کا نوٹس دیتا ہوں۔ تحریک یہ ہے کہ ضلع سبیلہ میں میرے حلقة میں موجودہ PSDP میں دو ڈیلے ایکشن ڈیم کرکے گئے تھے مکملہ اریکیشن نے ان کے ٹینڈر بھی کر دیئے ہیں۔ جبکہ کنٹریکٹر کو ورک آرڈر دیا گیا تو ان کو یہ کہا گیا کہ ان کا مول کے ٹینڈر میں P&D نے کٹوئی کر دی ہے اور کنٹریکٹر کا مام نہیں کر رہا ہے۔ جس سے یہ منصوبے جو عوامی فلاج و بہبود کے لئے تھے پا یہ

تکمیل کو نہیں پہنچ پائیں گے۔ یہ مفاد عامہ کا مسئلہ ہے لہذا سمبیلی کی کارروائی روک کر اس پر بحث کی جائے۔

جناب اپیکر: تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ ضلع سبیلہ میں میرے حلقة میں موجودہ PSDP میں دو ڈیلے ایکشن ڈیم رکھے گئے تھے مکمل اریکیشن نے ان کے ٹینڈر بھی کر دیئے ہیں۔ جبکہ کنٹریکٹر کام نہیں کر رہا ہے۔ جیسا تو ان کو یہ کہا گیا کہ ان کا مول کے ٹینڈر میں P&D نے کٹوتی کر دی ہے اور کنٹریکٹر کام نہیں کر رہا ہے۔ جس سے یہ منصوبے جو عوامی فلاح و بہبود کے لئے تھے پایہ تکمیل کو نہیں پہنچ پائیں گے۔ یہ مفاد عامہ کا مسئلہ ہے۔ جی اسلام صاحب اسکی admissibility پر کچھ بولیں۔

محمد اسلام بھوتانی (ڈپٹی اپیکر): میں نے تو یہ تحریک اپنے حلقة کے حوالے سے پیش کی تھی لیکن جب مجھے پی این ڈی کا یہ ڈاکومنٹ ملا ہے تو اس سے پتا یہ چل رہا ہے کہ پورے بلوچستان میں اریکیشن کے جتنے بھی منصوبے ہیں آپاشی کے وہ سارے لپس ہونگے جناب اپیکر! میں آپ سے ذاتی طور پر گزارش کرتا ہوں کہ آپ اس وقت جس کرسی پر بیٹھے ہیں آپ انصاف کی کرسی پر بیٹھے ہیں آپ کی حیثیت ایک نجج کی حیثیت ہے آپ مہربانی کر کے بلوچستان کے لوگوں پر رحم کریں میں نے وزیر اعلیٰ صاحب سے بھی بات کی ہے میں نے ان کو بھی کسی حد تک یقین دلایا ہے کہ یہ جو مکمل P&D کا فصلہ ہے وہاں پر ایک آفسر ہے جنہوں نے بد نیقی کی بنیاد پر کیا ہے اگر آپ دیکھیں کہ اس میں ۲۷ سبمر کو فصلہ کیا گیا ہے کہ اس سال جولائی سے جتنی بھی اسکیمیں ہیں ان پر یہ لیدنہیں دی جائیں گی جناب اپیکر! ٹھیکے اصل بنیاد پر ٹھیکیداروں کو دیئے گئے مکمل نے کیے ہے کام بھی شروع ہو چکا ہے اب جناب! مجھے پتا ہے وہ ٹھیکیدار جو ہے وہ اس کام کو اس کٹوتی کے بعد نہیں کر پائیں گے کچھ کورٹ میں جائیں گے جس چیز کے لیے میں آپ سے ذاتی طور پر request کرتا ہوں کہ آپ نظر رکھیں کیونکہ اس میں مجھے کرپشن کی بونظر آ رہی ہے میں نے مکمل اریکیشن کے افران سے بھی بات کی ہے وزیر صاحب سے بھی بات کی ہے کچھ ان کے بھی تحفظات ہیں کہ یہ صحیح نہیں ہوا ہے جناب اپیکر! اب جو سننے میں آ رہا ہے کہ کیس ٹوکیس ڈیساینڈ کیا جائیگا جناب والا! چھ مہینے پہلے ایک چیز کی approval دی جاتی ہے کام کیا جاتا ہے ایک چیز ۱۰۰ اروپے میں دی جاتی ہے بعد میں آپ کہتے ہیں کہ ہم آپ کو ۴۰ روپے دیں گے اب وہ جوبندہ کام کر رہا ہے یا تو کام کو ادھورا چھوڑے گا عوام کا نقصان ہو گا حکومت کا پیسہ ضائع ہو گا اگر وہ کام کرے گا تو کیس ٹوکیس کیا ہو گا

جناب اپیکر صاحب! میں یہاں پر غیر پاریمانی الفاظ کو نہیں کہونگا ہو سکتا ہے کہ وہ ٹھیکیدار وہ محکمے میں چلا جائے وہ وہاں کے ارباب اقتدار کو افسران کو مطمئن کر لے اگر وہ اس سے مطمئن ہو نگے تو وہ اسکو اجازت دیں گے کہ وہ کام کریں جناب والا! اس سے نہ صرف میرے حلقة کے ڈیم متأثر ہو رہے ہیں بلکہ وزیر اعلیٰ صاحب کے اپنے حلقة کے ہیں آپ کے حلقة کے ہیں اپوزیشن کے حلقة ہیں ٹریزیری بخزر کے حلقة کے ہیں تو جناب اپیکر! ۵ مہینے تو اس بجٹ کو گزر گئے اب ۵ مہینے باقی رہتے ہیں اب کیس ٹو کیس ڈیساینڈ ہو گا ۲ مہینے اس میں لگ جائیں گے پھر جا کر کام شروع ہو گا بارش آئیں گی اور ادھورا آپا شی کے اریکیشن کے جتنے بھی کام ہے اس میں مٹی کا کام involve ہے وہ سیالی ریلا لایگا اور وہ بہہ جائیں گے جناب اپیکر! جزل مشرف صاحب کے بارے میں مختلف لوگ اپنے تحفظات رکھتے ہیں لیکن میں اس فلور پر کہتا ہوں کہ اس نے بلوچستان میں آپا شی کے اور کمیوکیشن روڈ نیٹ ورک میں بہت کام کیا ہے اور ہمارے میر ظفر اللہ خان جمالی نے انہی کے پروگرام کو بلوچستان کے حوالے سے آگے لے چلیں گے لیکن جناب والا! کسی مخصوص فائدے کے لیے پورے بلوچستان کو داڑپر نہیں لگایا جا سکتا ہم کسی کو یہ اجازت نہیں دیں گے کہ مشرف صاحب یا وزیر اعظم جمالی صاحب کے عوام کی فلاح و بہبود کے کارنا مے ان کو درکریں ہم کسی کو یہ اجازت نہیں دیں گے جناب والا! اگر آپ کی اجازت ہو تو اس افسر کے بارے میں پورا بلوچستان واقف ہے جزل مشرف صاحب نے نیب نے اسکو کرپشن بد عنوانی پورے جیلوں کے اس نے چکر لگایا ہے وہ اب واپس آیا ہے اور پھر پرانی حرکتیں شروع کیے ہوئے ہیں۔

جناب اپیکر: آپ اپنی تحریک پر بولیں اسکو چھوڑیں۔

محمد اسلم بھوتانی (ڈپٹی اپیکر): جناب اپیکر! میں آپ سے قائد ایوان سے سینئر وزیر سے یہ request کرتا ہوں کہ عوام کے حقوق پر ڈاکہ ڈالا جا رہا ہے خدارا اس فیصلے پر نظر ثانی کریں بلوچستان پر حکم کریں بلوچستان کے غریب لوگوں پر حکم کریں اور ہمیں اپنی حکومت چلانی ہے ہم اپنی حکومت پر حکم کریں بہت شکریہ!

جناب اپیکر: جی کچکوں علی صاحب!

کچکوں علی ایڈ ووکیٹ (قائد حزب اختلاف): جناب اپیکر! بات یہ ہے کہ ہم نے کالجوں میں پڑھا تھا کہ

جب کابینہ ہوگی کابینہ میں جو آدمی یا جو ممبر کام کر لے گا اسکی ذمہ داری ساری کابینہ پر ہے، ہم یہ دیکھ رہے ہیں کہ ڈپٹی اسپیکر صاحب بھی کابینہ کے پارت اینڈ پارسل ہے اس کیسا تھوڑی حکومت بیٹھتے ہی اسکی یہ حال ہے تو ہم اپوزیشن والوں کا کیا حال ہو گا ہم چلاتے ہیں کاش کہ یہ غور سے سن لیتے ہمیں پتہ ہے کہ ہم کیا بحث کر رہے ہیں ابھی تک سرا میرے خیال میں بجٹ کو سات، آٹھ مہینے ہونگے اریکیشن ڈیپارٹمنٹ نے ابھی تک ہمارا PC1 نہیں بنایا ہے اور اگر آپ کو یاد ہو کہ گزشتہ بجٹ میں ہم لوگوں نے یہی point اٹھایا تھا کہ ہمارا جو P&D ڈیپارٹمنٹ ہے اسکے کاموں کی ترقی کی جو فقرہ ہے وہ انہیں جلد از جلد مکمل کریں وہ نہیں کر رہا ہے اور اپر سے ہمیں واقع کر رہا ہے کہ ان کی ڈیولپمنٹ کی رفتار کیا ہے تاکہ وہ اس رفتار کے مطابق پیسے رلیز کریں جیسا کہ اس نے ہمارے ۱۲ ارب روپے رلیز نہیں کیے جناب اسپیکر! بلوچستان ایک پسمندہ صوبہ ہے اور بلوچستان کے لئے دو ارب روپے ایک بہت بڑی رقم ہے میں جناب والا کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آپ یہ رولنگ دیں کہ P&D ڈیپارٹمنٹ جتنی اس کے پاس اسکیم ہیں وہ اسے کے فلور پر آ کر انکی منظوری دی جائے یہ جناب والا! constitutional problem ہے۔ اگر گورنمنٹ کے پاس پیسہ نہ ہو وہ پھر اس اسے کیا کو اعتماد میں لے کے یہاں پیسے نہ ہونے کی وجہ سے فلاں فلاں اسکیم کو پی ایس ڈی پی سے نکال دیا جائے گا تاکہ وہ اعتماد میں لیں۔ جناب! یہ حکومت کے بجٹ کی یا پی ایس ڈی پی کی جو کتابیں ہیں یہ عام اور خاص کو ملیں کیونکہ یہ پلک پا پر ٹھیک ہیں اور کچھ ایسے لوگ ہیں انہوں نے کہا اور سمجھا کہ یہ میرے علاقے میں اسکیم بن رہی ہے اگر وہ اسکیم کو ڈیلیٹ کیا جائے۔ اور اسے پتہ نہ ہو تو یہ پارلیمانی آداب کے جو عوامی نمائندے ہیں ان کے امانتوں کے مطابق ہمیں کام کرنا چاہئے۔ انہیں ہم اعتماد میں لیں اور اگر ہم اس طرح غیر ذمہ داری کریں ان کا جو اعتماد ہے وہ مجرور ہو جائے گا اور آئندہ ہم جو بجٹ میں جتنے اعلانات کریں گے تو یہ ہمارے لوگ یہ کہیں گے کہ واجہ یہ انہوں نے پچھلے بجٹ میں چار ارب کا بجٹ پیش کیا ڈیولپمنٹ کی اور انہوں نے کوئی کام ہی نہیں کیا ہے لہذا یہ بجٹ بھی اسی طرح کا ہو گا تو میں کہتا ہوں کہ خدا کے لئے جو پی ایس ڈی پی میں اسکیمات ہیں ان پر عمل درآمد ہونا چاہئے اگر حکومت کو ہم یہ کہتے ہیں تو وہ ہم سے ناراض ہوتی ہے ہمارے نسٹر صاحب کے ایڈ وایز ران کے سکرٹری ہیں یہ ان کی بات نہیں مانتے ہیں

کیونکہ وہ ٹپیکل مائند کے لوگ ہیں، ہم اپوزیشن والے ان کی کمزوریوں کی نشاندہی کرتے ہیں تو وہ کہتے ہیں یہ اپوزیشن والے بے جا خالفت پر چلاتے ہیں جناب والا! میں کہتا ہوں کہ پی ایس ڈی پی بجٹ کا part & parcel ہے اس کو intact رہنا چاہئے اگر ہمارے پاس پیسے کی کمی ہے اس میں ایک قرار داد لائی جائے اس پر ڈبیٹ ہو، ہم نے جو عوام کو ڈوبپمنٹ کی اسکیم بجٹ کے سلسلے میں دیئے تھے فیڈرل گورنمنٹ ہمیں پیسے نہیں دے رہی ہے لہذا ہم عوام کو ساری حقیقت سے آگاہ کرنا چاہتے ہیں میرے خیال میں ہمارے لئے یہ بہتر ہے گا کہ ہم لوگ اپنے لوگوں کو اعتماد میں لیں۔

جناب اسپیکر: او کے۔ ایک چیز کی وضاحت مولانا صاحب آپ بتائیں یا جام صاحب مجھے بتائیں یا کچکوں صاحب مجھے بتائیں کہ جو کوئی تحریک التوا پیش کرتا ہے یہ جب منظور ہو جائے تو کیا ہوتا ہے اور منظور نہ ہو جائے تو پھر کیا ہوتا ہے۔ آپ لوگ عجیب وہ کر رہے ہو جب یہ بحث کے لئے منظور نہیں ہوئی ہے آپ اس پر مکمل بحث کرتے ہو جب بحث کے لئے منظور ہو گا تو پھر کیا ہو گا۔ میں مولانا واسع صاحب سے پوچھ رہا ہوں۔

مولانا عبدالواسع (سینئر وزیر): جو ہم ۱۹۹۳ء سے اسمبلی میں چلا آ رہے ہیں جناب! تحریک جب خلاف ضابطہ ہے اور حکومت نے اس کو خلاف ضابطہ قرار دیا تو یہ فوری نوعیت کا معاملہ نہیں تھا یہ اسی وقت خلاف ضابطہ ہو جاتا ہے اور وہ اس پر بالکل بحث نہیں ہو سکتی ہے۔ لیکن رہی یہ بات کہ ہم جوانہ تری رواداری کی بات کرتے ہیں کہ کچھ بلوچستان کا معاملہ ہو بلوچستان کے معاملے پر بات ہو جائے تو نرمی سے بات ہو جائے قانون ہے۔

جناب اسپیکر: او کے مولانا صاحب ٹھیک ہے میں کہتا ہوں کہ پھر آپ اس تحریک کو منظور کریں ہم اس کے لئے مکمل دو گھنٹے رکھیں گے۔ مکمل بحث کریں جب منظور نہیں ہوئی تو آپ کہتے ہیں کہ سب کو بحث کا موقع دیں۔

مولانا عبدالواسع (سینئر وزیر): میں اپنا موقوف پیش کروں گا پھر آپ فیصلہ کریں۔

شیخ جعفر خان مندوخیل: جناب! واقعی تحریک التوا آئی ہے اس کو کس طرح ڈسکشن کریں اور منظور ہو تا ہے تو اس کو کتنا ٹائم دیں۔ ٹائم اس کے لئے کم ہوتا ہے basically جو محرك ہوتا ہے وہ اس پر ایڈ میز بلڈی

پیش کر دے پھر متعلقہ وزیر اس کا جواب دے دیں۔ اس طرح سے تحریک نمائی جاتی ہے۔

جناب اسپیکر: طریقہ یہ ہونا چاہئے۔

عبد الرحیم زیارت والیڈ وکیٹ: جناب! جو تحریک لے آئی ہے صح سے یہ ہمارا رونا تھا کہ اس تحریک کو ان ترمیمات کے ساتھ منظور کیا جائے۔

جناب اسپیکر: ترمیم نہیں ہو سکتی ہے مولانا واسع صاحب یہ بتائیں؟

مولانا عبد الواسع (سینئر وزیر): جناب اسپیکر! محترم بھوتانی صاحب نے جو تحریک التوا پیش کی ہے میں ان کے متعلق کیا کہوں وہ ہماری حکومت کے ساتھی بھی ہیں اور بھوتانی صاحب ڈی ایس پی بھی رہا ہے پولیس میں جو کوئی رہے تو اسی کو بلیک میلنگ کا طریقہ اچھی طرح سے آتا ہے۔

شیخ جعفر خان مندوخیل: بلیک میلنگ کے الفاظ خلاف ضابطہ ہیں۔

محمد اسلم بھوتانی (ڈپٹی اسپیکر): جناب! میں حکومتی بخرا پر بیٹھا ہوں لیکن میں نے کسی کو اجازت نہیں دی ہے کہ وہ میرے ضمیر کی مسجد کا پیش امام بنے۔ حکومتی بخرا پر بیٹھنے کا یہ مقصد نہیں ہے کہ ہم اپنی زبان بذرکھیں۔

مولانا عبد الواسع (سینئر وزیر): بھوتانی صاحب کا آپ کو پتہ ہے اس نے تین دفعہ پلانگ ڈولپمنٹ کے افسروں کی مرضی کے خلاف یا مجھے کے خلاف تین دفعہ تحریک التوا لائی ہے لیکن آپ نے واپس کر دیا۔

جب وہ پہلی تحریک التوا لایا اس کے دباو میں انہوں نے اس کو چار کروڑ روپے رلیز کر دیا۔

محمد اسلم بھوتانی (ڈپٹی اسپیکر): جناب اسپیکر! objection مجھے کوئی چار کروڑ نہیں ملا ہے objection میں پی ایس ڈی پی کے خلاف تحریک لایا ہوں ہم اس پر بحث کر سکتے ہیں۔

مولانا عبد الواسع (سینئر وزیر): تو جب ان کو چار کروڑ دے دیا۔

محمد اسلم بھوتانی (ڈپٹی اسپیکر): جناب! یہ پی ایس ڈی پی کی اسکیم ہے۔

جناب اسپیکر: بھوتانی صاحب! سین۔

مولانا عبد الواسع (سینئر وزیر): جناب اسپیکر! پھر ان کو شاید جب ان کی بلیک میلنگ معلوم ہو گئی تو اس کے بعد جب میں شورچاؤں گا تو مجھے پھر چار کروڑ مل جائیں گے تو میں سمجھتا ہوں یہ ان کا طریقہ کار ہے۔ اب میں اس تحریک التوا کے متعلق آتا ہوں یہ تحریک التوا فوری نوعیت کا معاملہ نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: اس کو بات کرنے دیں۔

محمد اسلم بھوتانی (ڈیٹی اسپیکر): جناب! مولانا صاحب نے میرا نام لے کر مجھ پر الزامات لگائے ہیں۔

جناب! آپ اس پر روئنگ دیں۔

مولانا عبد الواسع (سینئر وزیر): جناب! میں اب اس تحریک التوا پر آؤں گا اور اس تحریک التوا کے حوالے سے اس طرح ہے کہ یہ تحریک التوا جو انہوں نے پیش کی ہے خلاف ضابطہ ہے اس کا اس مسئلے سے کوئی تعلق نہیں ہے اس تحریک التوا پر جو کچکوں صاحب نے بات کی ہے وہ میں ایوان کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ انہوں نے مرکز سے ہمارا پی ایس ڈی پی رلیز نہیں ہوتا ہے یہ ہوتا ہے وہ ہوتا ہے۔ تو پہلے اس طرح تھا اب میں اوروزیرِ خزانہ ایکنک کی میٹنگ میں گئے تھے تو اس دفعہ بلوچستان تاریخ کے حوالے سے پاکستان میں سب سے پہلے نمبر پر تھا اور سب سے آخر میں ہوتا تھا لیکن پر اگر س کے حوالے سے ہمارے کام یہ آخر پر تھے۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ پی اینڈ ڈی نے یہ جو تاریخ ساز کارنامہ انجام دے دیا ہے کہ تاریخ میں رلیز انہوں نے پہلے نمبر پر لایا ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس بارے میں کچکوں علی صاحب کو ہمیں داد دینا چاہئے ہم ان سے یہ موقع رکھتے ہیں کہ اچھے کام کی حمایت کر دیں اور آگے جا کر تحریک کے حوالے سے یہ پہلے کا معاملہ ہے وہاں پر اس سے پہلے جو ہمارے آفیسر ہیں ایک قمر نامی شخص ہے وہ جب آیا ہمارے ڈیپارٹمنٹ میں ایسا ہے جب کوئی تبدیل ہو کر آتا ہے ہمارے علم میں نہیں ہوتا ہے جب یہ آیا ہم نے حکومت کے حوالے سے اس کو قبول کر لیا۔ اب کمال صاحب نے ایک آرڈر کر دیا لیڈ جسے کہتے ہیں کہ مٹی وہاں سے اٹھانا۔ وہ تو ایک ٹینکیکل معاملہ ہے کہ تین کلو میٹر تک مٹی وہاں سے اٹھانا ہے اور روڈ پر لانا ہے ایک ریٹ ہوتا ہے یہ انہوں نے اریکیشن پر لا گو کیا لیکن جب بعد میں معلومات ہوئیں تو سارے اریکیشن کے کام ٹھپ ہو گئے یہ میرے نوٹس میں لایا گیا دوسرے صاحبان نے بھی لایا کہ اریکیشن کا کام نہیں ہو رہا ہے جب اس معاملے میں میں نے افسروں کو بلا یا تو انہوں نے کہا سی اینڈ ڈبلیو کے حوالے سے ہے میں نے کہا اریکیشن اور سی اینڈ ڈبلیو کے کام میں فرق ہوتا ہے۔ کیونکہ سی اینڈ ڈبلیو کے لئے تین کلو میٹر سے مٹی لانا۔ ان کے لئے یہ مٹی نہیں چاہئے جیسے ڈیم کے لئے ٹوٹنے کا خطرہ نہ ہو۔ اس کیلئے ایک مخصوص مٹی چاہئے۔ کہ اس میں یہ نہ ہو وہ نہ ہو۔ کہ ڈیم ٹوٹنے کا خطرہ نہ ہو۔ تو

پھر میں نے ان کو ہدایت جاری کر دی کہ ہکلو میٹر تک اور اکلو میٹر تک رکھ لیں۔ تاکہ اریکیشن کا کام الگ ہو اور اس کا کام الگ ہو۔ کبھی کھبار نزدیک پے مٹی نہیں ہوتی ہے۔ تو اور معاملہ ہے تو اس کو issue بنادیا ہے۔ میرے ساتھ ہورہا ہے۔ ابھی ان کو پورے بلوچستان کی فکر آئی۔ میں ڈپٹی اسپیکر کی خدمت میں عرض کرتا ہوں اس بات پر پہلے افسروں کو بلا یا اس پر meeting میں نے کر دی اب اس کو اسمبلی میں لانا اتنے بڑے issue بنانا یہ خلاف ضابطہ ہے اور اس کو خلاف ضابطہ قرار دیا جائے۔

جناب اسپیکر: حجی مولانا عطاء اللہ صاحب!

مولانا عطاء اللہ (وزیر آپاشی و برقيات): جو تحریک التوا معزز رکن اسلام بھوتانی نے لائی تھی اس وقت ہمارے مکملہ میں مشکلات تھیں۔ کئی ہماری اسکیمیں اس سے C&W کوٹی ہیں۔ وہ ہمارے مکملہ کو نہیں ملی تھیں۔ یہ صرف P&D کے افران ہیں جو اپنے آپ سے قانون بنایا ہے تو اسلئے میں بھی عبدالواحد کو گوشگزار کیا کہ یہ مشکلات ہیں ہمارے سارے کام ٹھپ ہو کر رہ جائیں گے۔ اس لئے اس مسئلے پر ہمیں یقین دہانی کرائی اب میں نے meeting کی۔

مولانا عبدالواسع (سنئر وزیر): جناب! کل پرسوں میں نے meeting میں بلائی تھی شاید انہوں نے آرڈر کیا ہوگا۔ لیکن ابھی تک۔

جناب اسپیکر: یہ آرڈر واپس ہوا پرانے فیصلے پر ٹھیک ہے اسلام بھوتانی صاحب آپ اس پر زور نہیں دیں گے۔
کچکول علی ایڈووکیٹ (قاائد حزب اختلاف): مولانا صاحب کہہ رہے تھے کہ blackmail department کو department کر رہا ہے ڈپٹی اسپیکر صاحب میں کہتا ہوں یہ نامناسب الفاظ ہیں اس کو ختم کر دیا جائے۔ ہم تو شروع سے کہتے آرہے ہیں کہ ہماری کابینہ میں ہم آہنگی نہیں ہے۔ ابھی ہمارے دوست کہہ رہے تھے کہ ہمارے ۵ اسکیمیں delete کی ہیں عوامی اسکیمات ختم ہو گئیں پھر اپنے لوگوں کے ساتھ کس طرح پیش ہو گا۔

محمد اسلام بھوتانی (ڈپٹی اسپیکر): جناب اسپیکر! میں نے جو تحریک التوا پیش کی ہے اس کو کسی حد تک مولانا عبدالواسع صاحب نے بھی کہا کہ زیادتی ہوئی ہے جبکہ وزیر کہتا ہے ہمارے کام ٹھپ ہو رہے ہیں۔ یہی چیز میں جب دیکھا تو پورے بلوچستان پر لاگو ہے تو اس کا مطلب میری تحریک جائز تھی۔ مجھ پر جو

الرامات لگائے گئے وہ غلط تھے مولانا واسع صاحب میرے بڑے ہیں بزرگ ہیں زبان میرے بھی منہ میں ہے میں بھی یہ گستاخی کر سکتا ہوں لیکن میں ان کا احترام کرتا ہوں۔ انہوں نے میرانام لیکر میرا استحقاق مجروع کیا ہے میں اس پر تحریک استحقاق پیش کرنے کا حق محفوظ رکھتا ہوں۔

جناب اپسیکر: او کے۔ اب آپ زور نہیں دینے گے اس تحریک پر؟

محمد اسلام بھوتانی (ڈپلی اپسیکر): اگر اس پر یقین دہانی ہوئی ہے۔

جناب اپسیکر: یقین دہانی ہوئی۔ محرک اس تحریک پر زور نہیں دینے کے لہذا تحریک نمائی جاتی ہے۔

جی جام صاحب!

جام میر محمد یوسف (قاںد ایوان): میں صرف اتنا کہونگا کہ پارلیمنٹ کے اندر جناب اپسیکر! آپ سے اتنا عرض کرتا چلوں۔ I am on the floor of the house لیکن یہ میں ضرور کہوں جتنے بھی آتے ہیں آپ سے request کرتا ہوں۔ میرے خیال میں یہ سٹم motion اگر آتے رہے تو میرے خیال میں یہ and each technical or non technical سٹم ہے۔ اچل نہیں سکتا جیسا محترم کچکوں صاحب نے کہا لیکن یہ میں کہونگا کہ میں ان کی بھی cabinet میں تھا لیکن جب ایجوکیشن کی برمار ہو رہی تھی اور ہائی اسکول بن رہے تھے خاص طور پر لسیلہ کے اندر ان کے اپنے لیڈر ساتھ تھے جو ان کی پارٹی سے concernd تھے وہ visit کرنے کیلئے گئے cabinet کے اندر منظور نہیں ہوئی تھی، جب میں نے احتجاج کیا cabinet کے اندر ڈاکٹر مالک اس وقت موجود نہیں ہے اس نے کہا کہ جی ایک آپ کو بھی دینے گے۔ اگر ہمارے لیڈر وہاں گئے ہیں تو اچھی بات نہیں ہوئی ہے۔ تو یہ چیزیں سیاست کے اندر اور گورنمنٹ کے اندر ہوتی رہتی ہیں لیکن بات یہ ہے کہ ایک پروگرام ہے اگر ٹیکلید ار اسی وجہ سے lead کی وجہ سے کام نہیں کرتا ہے میرے خیال میں وہ اتنی بڑی بات نہیں ہے اس کو کام ملیں وہ کام کریں اگر leads کی بات آجائی ہے ہم ان کا جائزہ لیں گے۔ کہ واقعی ان سے کوئی زیادتی ہوئی ہے اگر lead کی وجہ سے بلوجستان کے کام اگر معاف کریں کوئی بھی تو پھر اس کا آپ دوسرے انداز سے لئے جائیں اس کو ایک موضع دیتی ہے کہ جی اس سے جا کے لوگوں سے خریدا جائے بلوجستان ایک tribe ایریا ہے اور

بعض علاقوں ایسے ہیں کہ لوگ اپنی پھر بھی اٹھانے نہیں دیتے ہیں پانی بھی اٹھانے نہیں دیتے ہیں اس طبقہ کیوں وہاں سے اٹھایا جائے یہ ایک حتمی فیصلہ نہیں ہے lead کے لئے کس مکملہ میں اسے Lead دیا جائے بلکہ اچھا صاف ستر اکام ہے وہ کام کرتا ہے تو کریں نہیں کرتا ہے تو step down ہو جائے دوبارہ ٹینڈر کئے جاتے ہیں اگر lead کے لئے سارا بلوچستان effect ہوتا ہے تو وہ سسٹم دوسری طرف چلا جاتا ہے مشرف کے دور کے اندر اسے جیل لے کے گئے اور ریب کیس ہوا۔ اس وقت میرے خیال میں سب سے بڑی اختیاری سپریم کورٹ اور ہائی کورٹ ہے۔ تو He has clear authority ریب خدا نخواستہ آسمان سے نہیں اترتا ہے بلکہ وہ لوگ جو کورٹ کے اندر بیٹھے ہوئے ہیں وہ اصلی صورت میں لوگوں کو جانتے ہیں۔ کہ کون برا ہے اور کون اچھا ہے۔ وہ جب clear ہو تو پھر ہم نے اپنے power کو استعمال کرتے ہوئے بندے کو گاہ دیا۔ یہ ایک دوسری بات ہے پرانی مجھ پر ہے کہ جام یوسف نے لگایا ہے کس طرح لگایا ہے جہاں تک بی اینڈ آر والوں سے میں نے بات کی ہے اور اریکیشن والوں سے میں نے بات کی ہے انہوں نے کہا کہ یہ اریکیشن ایک مکملہ ہے اس کی اسکیمات ہیں لیکن کوئی کٹوتی نہیں ہوئی ہے اچھی بات ہے کہ منسٹر صاحب نے بھی کہا اور واسع صاحب نے بھی کہا میں بھی کہہ رہا ہوں اسلام بھوتانی صاحب کی بات کو میں بھی تسلیم کرتا ہوں کہ واقعی جب یہ تمام چیزیں ہوئی ہیں تو پھر کیوں اس طرح اسی میں پیش ہوئی۔ منسٹر صاحب کو بھی میں کہتا ہوں کہ وہ اپنے افسروں کو کہیں ایسی چیزیں اور ambiguity پیدا نہ کی جائے جو اسی میں اپنے افراد ہیں جو صحیح کام نہیں کرنا چاہتے ہیں حالات کو خراب کرنا چاہتے ہیں کہ پی اینڈ ڈی کے اندر کچھ ایسے افراد ہیں جو صحیح کام نہیں کرنا چاہتے ہیں جس سے confrontation پیدا ہو تو میں مفترم اسلام بھوتانی کو کہوں گا وہ اس پر زور نہ دیں۔ اور یہ نوعیت کے مطابق نہیں ہے اور منسٹر اریکیشن نے بھی یقین دہانی کی ہے آپ کو اس میں اریکیشن پروگرام ٹھپ ہو رہے تھے جس میں ایک ہاؤس میں ایک fact تسلیم کر چکا ہے کہ واقعی اسلام بھوتانی نے اگر ایک تحریک بھی تھی بھی دی ہے وہ غلط نہیں تھی صحیح تھی لیکن میں ساروں کو یہ کہوں گا کوشش ہماری یہ ہے کہ اس میں ہم آہنگی ہو اگر پی اینڈ ڈی میں اگر کچھ آفیسروں نے

غلطی کی ہے تو وہ آئندہ محتاط رہیں۔ اور ایسی چیزیں پیدا نہ کریں جس پر بلا جھ critics قائم کی جائیں اور criticism ہو۔ thank you جی۔

جناب اسپیکر: او کے۔

محمد اسلم بھوتانی (ڈی پی اسپیکر): حکومت کی ثابت یقین دہانی اور روز یار اعلیٰ کی یقین دہانی کے بعد میں اس پر زور نہیں دیتا ہوں۔

جناب اسپیکر: محکم نے اپنی تحریک پر زور نہیں دیا لہذا تحریک نمائی جاتی ہے۔

ایوان کے متفقہ اسرار پر گزشتہ اسمبلی نے تدوین کردہ اسمبلی قواعد انضباط کار محیریہ ۲۷ء کو نئے مجلس قواعد انضباط کار و استحقاقات کے سپرد کرتا ہوں تاکہ مزید غور خوض کے بعد مذکورہ قواعد اس ایوان سے منظوری کے لئے پیش کیا جاسکے۔

جناب اسپیکر: اب نماز کے لئے وقفہ کرنے بجے اجلاس ہو۔

اب اجلاس کی کارروائی پانچ بجے تک کے لئے ملتوی کی جاتی ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس وقفہ کے بعد دوبارہ پانچ بجکر بیس منٹ پر زیر صدارت جناب اسپیکر صاحب شروع ہوا)

جناب اسپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ تحریک التوانہ ۸۵ رحیم صاحب اسمیں تو میرے خیال میں اب بات نہیں ہو گی۔ یہ جو آپ نے اور کچکوں صاحب نے تحریک التوانہ ۸۵۔ یہ وہی سوال کے بارے میں ہے سوال نمبر ۳۷ کے بارے میں ہے۔ اس پر توبات ہو گئی۔

کچکوں علی ایڈوکیٹ (قائد حزب اختلاف): جناب! صرف یہ تھا کہ جیسا کیوڑی اے پرمیٹی تھی اسکے ممبر اجازت دی دیں۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ آپ نے یہ رونگ دی کہ چیف منسٹر صاحب ایک committee constitute کریں۔

جناب اسپیکر: جی۔

کچکوں علی ایڈوکیٹ (قائد حزب اختلاف): جناب! اصرف یہ تھا کہ جیسا کیوڑی اے پرمیٹی تھی اسکے ممبر آپ خود ہی appoint کرتے یا کہ ہم اپوزیشن والوں کو بھی اسمیں ساتھ لیں۔

جناب اسپیکر: جام صاحب سے پھر میں بات کروں گا۔ جام صاحب نے حکم دیا ہے کہ آپ اسمیں کمیٹی

کر دیں۔ اب وہ۔۔۔ اب رحیم صاحب یہ جو تحریک التوا ہے اس پر تو ہم نے رو لگ دی ہوئی ہے وہ جام صاحب کو، وہ اسکی انکوائری کرے گا۔ اور ابھی یہ سوال بھی اُسی کے متعلق ہے یہ تحریک التوا۔ اب اسکو پیش کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

عبدالرحیم زیارتواں ایڈووکیٹ: کچکوں صاحب کہہ رہے ہیں یہ کمیٹی اپوزیشن سے۔۔۔۔۔

کچکوں علی ایڈووکیٹ (قائد حزب اختلاف): ایک اپوزیشن کے ممبران کو بھی include کر لیں اس کمیٹی میں۔ اور یہ کہ کمیٹی سر! بعد میں کب constitution ہو گی۔ اسکو آج ہی آپ تشکیل دے دیتے۔
جناب اسپیکر: میں جام صاحب سے بات کروں گا۔ جناب رحمت علی بلوج صاحب اور جناب عبدالرحیم زیارتواں صاحب میں سے کوئی اپنی مشترک تحریک التوانہ ۸۲ پیش کریں۔

مشترک تحریک التوانہ ۸۲

رحمت علی بلوج: میں اسمبلی کے قواعد و انصباط کا راجحہ ۱۹۷۴ء کے قاعدہ نمبر ۰۷ کے تحت تحریک التوا کا نوٹس دیتا ہوں۔ تحریک یہ ہے کہ آئٹی کی قلت سے عوام پر یثانی کاشکار ہیں۔ آئئے دن عوام کی مشکلات اور مسائل اخبارات میں آتے ہیں جو کہ بحرانی کیفیت اختیار کر چکی ہے۔ صحیح منصوبہ بندی اور بروقت انتظامات نہ ہونے کی وجہ سے آج عوام ایک بوری ملک کے دیگر صوبوں کی نسبت کئی فیصد زیادہ قیمت پر خرید رہے ہیں لہذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم نوعیت کے مسئلے پر بحث کی جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ آئٹی کی قلت سے عوام پر یثانی کاشکار ہیں۔ آئئے دن عوام کی مشکلات اور مسائل اخبارات میں آتے ہیں جو کہ بحرانی کیفیت اختیار کر چکی ہے۔ صحیح منصوبہ بندی اور بروقت انتظامات نہ ہونے کی وجہ سے آج عوام ایک بوری ملک کے دیگر صوبوں کی نسبت کئی فیصد زیادہ قیمت پر خرید رہے ہیں لہذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم نوعیت کے مسئلے پر بحث کی جائے۔ جی اسکی پر کچھ بولیں۔

کچکوں علی ایڈووکیٹ (قائد حزب اختلاف): جناب اسپیکر صاحب! جس مشترک سے کوئی سوال یا تحریک التوا متعلق ہوتی ہے وہ بھاگ جاتا ہے۔ جناب والا! یہ تو دیکھیں ناں ہمارے پار لیمانی لیڈر جو ہیں ایم اے صاحب، میں اس سے request کروں گا کہ آپ لوگ تو بڑے دل اور گردے والے تھے آپ

لوگوں نے امریکہ کا مقابلہ کیا ہمارے سوالوں کا آپ لوگ کیوں نہیں کر سکتے؟ یہ کیا ہے؟

جناب اسپیکر: اسکی admissibility ی پاپ کچھ بات کریں۔

ایک request میں دونوں طرف سے کرتا ہوں۔ کچھوں صاحب اور مولانا واسع صاحب سے کہ یہ جو دو دن سے کارروائیاں چل رہی ہیں جو تحریک التوا آئی ہے اُسکی صرف admissibility پاپ بات ہوگی اگر بحث کیلئے منظور ہو جائے تو پھر اس پہ بیشک ہم دو گھنٹے بحث کریں گے۔ اس کے متعلق آپ کچھ بولیں پھر وہ حکومت سے میں پوچھتا ہوں۔

رحمت علی بلوج: جناب اسپیکر! جہاں تک اس تحریک کا تعلق ہے میں اس معزز ایوان کی توجہ اس طرف

مبذول کرنا چاہتا ہوں کہ یہاں خاص طور پر عوام کے ایسے چھوٹے چھوٹے مسائل ہیں جو کہ میرے خیال میں کسی کو پتہ ہی نہیں ہے کہ عوام پر کیا گزر رہا ہے اگر ہم دیکھیں تو یہاں اسی اسمبلی میں جو کہ ایک question raise ہوا تھا رمضان کے مہینے میں منستر خوارک نے خود یہاں اس ایوان میں اعلان کیا تھا کہ میں کوشش کروں گا اور اس نے اعلان کیا تھا بلکہ آٹھ سو چھاس روپے میں فی بوری عوام کو آٹا مہیا ہو۔ لیکن اس دن کے بعد یہاں ایک ایسی حالت آئی تو میرے خیال میں سب لوگوں کو پتہ ہے کہ یہاں دو دن تک کوئی میں جتنے تندروں والے تھے انہوں نے ہڑتال کی، لوگوں کو روٹی تک نہیں ملی۔ لیکن اس پر کسی نے توجہ نہیں دی۔ اگر آج ہم دیکھیں تو ہمارے صوبے کے دور دراز علاقوں میں آپ جائیں تو لوگوں پر کیا گزر رہا ہوتا ہے۔ جناب اسپیکر! میں آپ کے حوالے سے، آپ کے توسط سے اس ایوان کو یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ خاص طور پر مکران بلکہ پنجکور میں اگر ایران بارڈ نہیں ہوتا تو ہمارے لوگ بھوکے مر جاتے۔ وہاں بالکل پاکستانی آٹا کسی کو نہیں مل رہا ہے۔ تو ہاں کی آپ بات چھوڑیں تو کوئی کسی اگر بات کریں، کوئی کسی کے آس پاس علاقوں کی بات کریں، تو کوئی شہر ہی میں کسی کو یہ اس طرح آٹا مہیا نہیں ہو رہا ہے اور ابھی اگر آپ دیکھ لیں تو آٹے کی قیمت فی بوری چودہ سو چھاس روپے تک پہنچ چکی ہے۔ آیا ہم لوگ یہاں بیٹھے ہیں اس طرح کے مسئللوں کو اگر زیر بحث نہیں لا میں تو ایک غریب بندہ کس طرح afford کر سکے گا ایک بوری آٹا کو۔ تو اس حوالے سے میں تمام ایوان سے گزارش کرتا ہوں کہ اس اہم تحریک کو بحث کیلئے منظوری کیلئے اسکی حمایت کریں تاکہ تحریک پاس ہو جائے۔ بہت مہربانی۔

جناب اسپیکر: جی حافظ صاحب! اس تحریک کے بارے میں کیا حکومت ----

حافظ محمد اللہ (وزیر صحت): جناب اسپیکر! تحریک کو واقعتاً جس طرح رحمت علی بلوچ نے کہا یہ اہمیت کی حامل تحریک ہے۔ لیکن اسکی اگر میں ایک detail بتاؤں۔ پس منظر بتاؤ۔

جناب اسپیکر: جی۔

حافظ محمد اللہ (وزیر صحت): وہ یہ ہے کہ اسکے لئے گزشتہ کیbenٹ کے اجلاس میں جواہی ایک ہفتہ پہلے ہوا۔ اُس کیbenٹ کے اجلاس میں ایک کمیٹی تشکیل دی گئی۔ اُس کمیٹی کے چیئرمین مشترفوڈ مولانا نور محمد صاحب ہیں۔ اُسکے ممبر پروین مگسی ہیں، اصغر رند ہیں اور میں اُسمیں ممبر ہوں۔ کچھ اور ساتھی بھی ہیں۔ مختلف اڑوکی وغیرہ تو انہوں نے طریقہ کار final کر کے کیbenٹ میں یہ فیصلہ ہوا کہ پھر آپ یہ فائل، یہ سمری ورکنگ پیپروں کے آپ چیف منشیر سے این اوئی لیں گے اجازت لیں گے اُسکے بعد جو طریقہ کار آپ لوگوں نے تقسیم کا distribution کا آپ لوگوں نے تیار کیا ہے اُسی کے مطابق تمام اضلاع میں ہم آٹا تقسیم کریں گے تاکہ یہ جو قحط ہے جو مہنگائی ہے وہ دور ہو سکے۔ تو اس سلسلے میں کافی کام مکمل ہو چکا ہے ابھی شروع ہونے والا ہے انشاء اللہ تین چار دن میں۔ تو یہ مہنگائی کا جو مسئلہ ہے یہ ختم ہو جائیگا۔ میرے خیال میں اس تحریک کو پیش کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ جو صورتحال ہے اس کے پیش نظر۔ لہذا اس تحریک کو خلاف ضابطہ قرار دے کر submit کر دیں۔

جناب اسپیکر: اس تحریک پر آپ زور دیں گے؟

رحمت علی بلوچ: جناب اسپیکر صاحب! بات یہ ہے کہ یہاں میرے خیال میں جان بوجھ کر مصنوئی قلت پیدا کی گئی ہے۔ زور شور سے بار ڈر پہ اسمگنگ جاری ہے۔ یہاں آٹا نہیں مل رہا ہے لوگوں کو وہاں آپ جائیں چجن بار ڈر پہ وہاں پانچ پانچ ٹرک بھرے ہوئے ہیں وہاں جا رہے ہیں بار ڈر سے اُس پار۔ تو یہ کیوں ہو رہا ہے؟

جناب اسپیکر: جی رحیم صاحب!

عبد الرحیم زیارت وال ایڈوکیٹ: جناب اسپیکر! یہ جو تحریک آج آٹے کے بھر ان اور مہنگائی کے سلسلے میں ہم لے آئے ہیں۔ اس سے پہلے جناب اسپیکر! اگلے اجلاس میں question تھے ملکہ خوراک سے

مولانا فیض اللہ صاحب وزیر موصوف وہ اس فلور پپ میں بتلا چکے ہیں اُس نے کہا یہ کہ ”ہم آٹا ساڑھے آٹھ سورو پے پفی بوری یہاں مہیا کریں گے گندم۔ اور اُس پے سورو پے خرچ آتا ہے ساڑھے نوسرو پے کا یہاں آپ کو بازار میں آٹا ملے گا“۔ تو میں نے یہاں اس فلور پپ کے سامنے اگر آپ کو یاد ہو میں نے اُسکو شاباش بھی دیا کہ اتنا چھا کام، اس سے پہلے جو اُس نے منصوبہ بندی بیان کی، تو بڑا چھا اور ٹھیک طریقے سے اُس نے ہمیں اعتماد میں بھی لیا اور ہمیں یقین بھی ہو گیا کہ واقعی ایسا ہی ہو گا۔ لیکن صرف تین چار مہینے درمیان میں گزر گئے، چار مہینے کے دوران اتنا بڑا بحران آیا اور وہ بوری ساڑھے آٹھ، نوسو سے بڑھ کے چودہ سو ساڑھے چودہ سورو پے تک چل گئی۔ تو جناب اسپیکر! میری یہ جو تحریک ہے اس سلسلے میں میں کہنا یہ چاہتا ہوں کہ پورے ملک میں آج بھی لوگ ساڑھے آٹھ سو، آٹھ سو سوی، آٹھ سو ستر کی سوکل گرام کی بوری خرید رہے ہیں۔ ہمارے ہاں یہ پتہ نہیں چل رہا ہے کہ ہوا کیا ہے کہ ہمارے صوبے میں آٹا اتنا مہنگا ہو گیا ہے؟ جناب اسپیکر! اور ہمیں جو پتہ نہیں چل رہا ہے یا جو ہمیں نہیں بتلاتے ہیں یا جو خامی آگئی ہے، خود مولانا نور محمد صاحب بیٹھے ہیں انکی طرف سے بیان آیا تھا جب انہوں نے منسٹر کی حیثیت سے محمد کی سربراہی سنجاہی تو انہوں نے بھی ۔۔۔ (مدخلت)۔ ٹھیک ہے سنجاہala غلط ہے۔ تو جناب اسپیکر! تو ہمیں ہوا یہ انہوں نے اپنا پہلا جو سٹیمنٹ دیا وہ یہ تھا کہ ”میرے سے پہلے جو انتظام تھا وہ واقعی ناقص تھا میں اسکو ٹھیک کروں گا“۔ اب ٹھیک کرنے میں پتہ نہیں کیسے ٹھیک کریں گے لیکن ہمیں اس مشکل کا سامنا ہے۔

جناب اسپیکر: رحیم صاحب! آپ اس پر اپنی ثابت تجویز دیں تو بہتر ہو گا۔

عبدالرحیم زیارت وال ایڈوکیٹ: تجویز یہ ہے صورتحال آپ کے سامنے رکھوں کہ دو کروڑ روپے سب سیڈی کی مدد میں ہم صوبائی حکومت مکملہ خوارک کو ماہوار دے رہے ہیں۔ یعنی کمل والوں کو کم ریٹ پر گندم دے رہے ہیں اب ان مل والوں سے گندم آگے کہاں چلا جاتا ہے۔ اس کا کوئی انتظام نہیں اور اس طرح ۲۴ کروڑ روپے سالانہ جباں تک میری معلومات ہیں وزیر صاحب ایوان میں تشریف فرمائیں بتا دیں چوبیں کروڑ روپے سالانہ عوام کے خزانے سے سب سیڈی کی مدد میں دے رہے ہیں اس رقم سے عوام کو کوئی ریلف نہیں مل رہا ہے۔ بلکہ اس کا فائدہ مل والے اٹھا رہے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ ہماری ماہانہ ضرورت ۸ لاکھ بوری ہے

دولاٹھ بوری ہم گورنمنٹ سپسڈی ریٹ پر خرید کر مل والوں کو دے رہے ہیں۔ باقی گندم پر ایجیوٹ خرید کر جہاں سے بھی خریدتے ہیں خرید کر انکو سپلائی کر رہے ہیں۔ اب ہماری دولاٹھ بوریاں جوان کو مل رہی ہیں اس کا کوئی حساب کتاب نہیں۔ ان کو ہم یہاں ریلیز کر دیتے ہیں۔ لیکن وہاں سے یہ پر ایجیوٹ نرخ پر عوام پر فیچ دیتے ہیں تو جناب اسپیکر! کوئی انتظام و بندوبست نہیں میری تجویز ہے کہ جو دو کروڑ سبسڈی کے حوالے مانند ان کو دیتے ہیں۔ تو اس کے لئے ایک ترتیب بنائیں مذکورہ محکمہ کے افسران نے ہمیں کہا تھا کہ اس کی راشن بندی کا سسٹم راجح کیا جائے تاکہ پرانا ڈیلروالا سسٹم بحال ہو۔ واقعتاً یہ پیسے جو ہم دے رہے ہیں لیکن اس کے بد لے میں عوام کو کوئی ریلیف نہیں مل رہا لہذا اس حوالے سے میری جو تحریک ہے اس کو بحث کے لئے منظور کیا جائے۔ اس پر گورنمنٹ والے بھی معلومات لاائیں اور ہم اپوزیشن کے ساتھی اپنی تجویز دیتے ہیں۔ پھر اس پر عملدرآمد کرنا حکومت کا کام ہے۔

میر شیر احمد بادینی: جناب اسپیکر! میں آپ کے توسط سے محکمین سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ اپنی تحریک واپس لے لیں چونکہ جیسا وزیر صحت نے کہا کہ کابینہ میں اس کا فیصلہ ہو چکا ہے اور اس کے لئے باقاعدہ ایک کمیٹی بنائی گئی ہے جو اس کے لئے اپنی سفارشات پیش کر گی۔ میرے خیال میں کمیٹی کے فیصلے کو آنے والے اگر اس کمیٹی کی سفارشات پر عملدرآمد نہیں ہوا تو معزز رکن اس پر دوبارہ تحریک لائے تو بہتر ہو گا۔

جناب اسپیکر: مولانا نور محمد صاحب!

مولانا نور محمد (وزیر خوارک): بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ جناب اسپیکر! حکومت اور محکمہ خوارک کے طریقہ کار کیمطابق محکمہ کو چار مہینے کے لئے معقول ذخائر گندم رکھے ہوتے ہیں۔ جو کہ ۲۷ ہزار میٹر کٹ ٹن یعنی کہ ۲۷ لاکھ بوری گندم ذخیرہ کرنا پڑتا ہے۔ رہی بات ہماری اخباری بیان کی اس سلسلے میں عرض کرتا ہوں کہ جو بیان میں نے اخبار میں دیا تھا وہ بعد عنوانی یہ ہے کہ رمضان پیچ کا ۲۳۰۰ بوری جو کہ لورالائی کیلئے تھا وہ گندم زیارت وال صاحب کے حلقة ہرنائی کو دیا گیا۔ ان میں سے ایک بوری ہرنائی نہیں پہنچی اور زیارت وال صاحب نے جس آدمی کا نام دیا تھا اس نے وہ گندم فیچ دیا۔ بھی زیارت وال صاحب کہتے ہیں کہ فلاں ہے۔

عبد الرحیم زیارت وال ایڈو وکیٹ: جناب اسپیکر! مجھے علم تک نہیں وزیر صاحب اس شخص کا نام بتا دیں۔

مولانا نور محمد (وزیر خوارک): آپ نے اپنے حلقة میں کسی سے پوچھا کہ یہ گندم کدھر گئی۔

عبدالجید خان اچخزی: پوائنٹ آف آرڈر جناب اسپیکر! زیارتوال کا کیا کام وزیر مولانا صاحب ہیں۔

جناب اسپیکر: مولوی نور محمد صاحب آپ نے مجھے کا چارچ نیا نیا سنبھالا ہے اور جذباتی ہو جاتے ہیں لہذا آپ مجھ سے مخاطب ہو کر باتیں کریں۔

مولانا نور محمد (وزیر خوارک): جناب اسپیکر! مجھے تو بولنے دیں اس کے بعد اپنے اعتراضات بیان کریں۔ میں تو مولانا واسع نہیں ہوں نہ میں وزیر اعلیٰ کہ وہ درمیان میں بھی گھس جاتے ہیں۔ آپ حضرات خاموش ہو جائیں۔

جناب اسپیکر: میں آپ تمام حضرات سے درخواست کرتا ہوں کہ مولانا صاحب کی تقریر کے درمیان بات نہ کریں۔

مولانا نور محمد (وزیر خوارک): آپ اپوزیشن کے ساتھی اپنی روایات برقرار کر کر بائیکاٹ کریں۔

جناب اسپیکر: مولانا صاحب آپ تشریف رکھیں میرے خیال میں مولانا عبد الواسع صاحب اگر آپ اس مسئلہ کی وضاحت کریں۔

مولانا عبد الواسع (سینئر وزیر): جناب اسپیکر! جس طرح حافظ محمد اللہ صاحب نے ذکر کیا کہ حکومت بلوجستان نے آٹے کے بحران کا نوٹس لیا ہے۔ اور اس کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دی ہے۔ اس بنیاد پر ہم نے محسوس کر لیا کہ آٹے کا بحران اور اس کی قیمت بڑھ رہی ہے تو اس سلسلے میں دوستوں سے گزارش ہے کہ کمیٹی کی رپورٹ آنے دیں اس کے علاوہ دوستوں نے ثابت تجویز دی ہیں ان کو اس کمیٹی میں پیش کریں گے اصل معاملہ یہ ہے کہ لوگوں کو ستا آٹا دستیاب ہو۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ: پوائنٹ آف آرڈر آٹے کو ستا کرنے کے لئے گورنمنٹ سے کس ریٹ پر لوگوں کو یعنی مل والوں کو مل رہا ہے اور مل والے عوام کو کس ریٹ پر provide کریں گے یہ تو ان کی ذمہ داری بنتی ہے جناب اسپیکر! یہ ذرا ہمیں بتا دیں کہ یہ۔۔۔۔۔

جناب اسپیکر: رحیم زیارتوال صاحب سنیں مولانا واسع صاحب تقریباً آپ چونکہ نئے آئے ہیں آپ مجھے بولنے دیں آپ کریں کیا کوئی ضروری بات ہے۔

رحمت علی بلوج: بات یہ ہے کہ ایک سال سے ہمارے علاقوں کے جو گودام ہیں وہاں گندم کی ترسیل بالکل

بند ہے تو وزیر خوارک سے میں پوچھنا چاہتا ہوں کیوں بند ہیں وجہ کیا ہے؟

جناب اسپیکر: یہ question نہیں ہے اب سپلینٹری نہیں ہے ابھی یہ تحریک التوا ہے آپ بیٹھ جائیں،
اوکے حیم صاحب کچکول صاحب میرے خیال میں اب جو گورنمنٹ نے کمیٹی بنائی ہے یا اسی پر آپ لوگ
اس کی روپورٹ آنے تک انہوں نے محسوس کیا ہے کہ مہنگائی تو ہے تحریک میں کہتا ہوں زور نہ دیں۔
کچکول علی ایڈو وکیٹ (قائد حزب اختلاف): اپنے منسٹر صاحب کو تکلیف نہیں دینگے لیکن خدا کے لئے واجہ
آپ عوام کو تکلیف نہ دیں۔

جناب اسپیکر: اوکے آپ تشریف رکھیں محرک اس تحریک پر زور نہیں دیا لہذا تحریک نہیں کی جاتی ہے۔ سرکاری
کارروائی وزیر الیں اینڈ جی اے ڈی بلوچستان پلک سروس کمیشن کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ ۲۰۰۷ء
پیش کریں، جی کدھر ہے جمالی صاحب جی تحریک التوانہ ۸ کے متعلق حکومت کی جانب سے باقاعدہ
ایک قرارداد مورخہ ۲۷/ جنوری کے اچھنڈے میں شامل ہے لہذا یہ تحریک پیش نہیں ہو سکتی قرارداد
شامل ہے جی۔

سرکاری کارروائی برائے قانون سازی۔

شعیب احمد نوشیر وانی (وزیر داخلہ): جناب اسپیکر! میں منسٹر الیں اینڈ جی اے ڈی کی غیر موجودگی میں بل
ان کی اجازت سے پیش کر رہا ہوں اگر آپ کی اجازت ہو۔

جناب اسپیکر: ہاں اجازت ہے، جی میں نے کہہ دیا آپ کو پیش کریں آپ۔

شعیب احمد نوشیر وانی (وزیر داخلہ): میں بلوچستان پلک سروس کمیشن کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ ۲۰۰۷ء
پیش کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: بلوچستان پلک سروس کمیشن کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ ۲۰۰۷ء پیش ہوا، وزیر الیں اینڈ جی
اے ڈی مسودہ قانون نمبر ۲۰۰۷ء کے متعلق اگلی تحریک پیش کریں۔

شعیب احمد نوشیر وانی (وزیر داخلہ): میں تحریک پیش کرتا ہوں بلوچستان پلک سروس کمیشن کا ترمیمی مسودہ
قانون مصدرہ ۲۰۰۷ء کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انصباط کا رجسٹری ۲۰۱۶ء کے قاعدہ ۸۲ کے
مقتضیات سے مشتمل قرار دیا جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک یہ ہے کہ بلوچستان پلک سروں کمیشن کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ ۲۰۰۷ء کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انصباط کا رجحیہ ۲۷۔۱۹۸۲ء کے قاعدہ ۸۲ کے مقتضیات سے مستثنی قرار دیا جائے، سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے؟

عبدالرحیم زیارت وال ایڈوکیٹ: جناب اسپیکر! یہ جو بل پیش کیا گیا ہے اس میں آپ لوگوں نے لکھا ہے کہ ۲۷۔۱۹۸۲ء کے قاعدہ ۸۲ کے مقتضیات سے مستثنی قرار دیا جائے اب چونکہ اس وقت اسمبلی کی کمیٹیاں فارم ہو چکی ہیں اس کو کمیٹی کے پاس جانا چاہیے اور اس پر بحث ہونی چاہیے اور بحث کے بعد اس کو اس کے لئے پیش کیا جانا چاہیے کمیٹی کے حوالے کر دیں جناب اسپیکر! کیوں قاعدہ اس سے مستثنی قرار دے رہے ہیں۔

جناب اسپیکر: کمیٹیوں کے ابھی تک چیزِ مین منتخب نہیں ہوئے ہیں۔

عبدالرحیم زیارت وال ایڈوکیٹ: کردینگے کیا جلدی ہے جناب اسپیکر! لیکن کمیٹیاں بنی ہیں اس کے پاس جائیں اور اس پر بحث ہو جناب اسپیکر! اس کو دیکھیں گے ایک ایک چیز کو کہ اس میں کیا ہے اور کس طریقے سے کر رہے ہیں۔

مولانا عبدالواسع (سینئر وزیر): زیارت وال صاحب! یہ ابھی مستثنی قرار دیا جائے آئندہ انشاء اللہ جتنی جلدی چیزِ مین منتخب ہو جائے کمیٹیوں کے اجلاس شروع ہو جائے اس پر بھی ہم غور کر دینگے کہ اسی اجلاس میں کمیٹیوں کے چیزِ مین ہو جائے اور ہاؤس سے منظور ہو جائے میں دوستوں سے یہی گزارش کرتا ہوں کہ یہ بل ابھی اسی طرح ہونے دو کیونکہ چیزِ مین ابھی تک نہیں بنے ہیں۔

جناب اسپیکر: حجی جعفر خان!

شیخ جعفر خان مندو خیل: یہ جو مقتضیات سے مستثنی قرار دیتے ہیں کوئی بھی اچھا قانون آپ حال ہی میں پاس نہیں کرتے ہیں بہتر یہ کمیٹیاں ہوتی ہیں جس کے آپ بھی شروع سے زور دے رہے تھے کہ کمیٹیاں فارم کروتا کہ ان کمیٹیوں کے تھرویہ بل ویٹ ہو کر آئے اور قانون کا حصہ بنے آج جیسے ابھی مولانا صاحب نے فرمایا کہ اس میں یہ ایک میں آپ رعایت دے دیں آئندہ سے میں سمجھتا ہوں کہ کوئی بھی اگر قانون نسازی ہو وہ کمیٹی کے سپرد کر کے کمیٹی اس کو ویٹ کر کے پھر بھجوادیں تاکہ بل طریقہ کار کے مطابق آئے۔

جناب اسپیکر: صحیح تجویز ہے ٹھیک ہے، سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے؟ (تحریک منظور کی گئی)

تحریک منظور ہوئی۔ مولانا عبدالرحیم بازی، مولوی در محمد اور حافظ حسین احمد شرودی میں سے کوئی صاحب اپنی مشترکہ قرارداد نمبر ۱۶ پیش کریں۔

عبدالمجید خان اچکزی: پواسٹ آف آرڈر جناب اسپیکر!
جناب اسپیکر: جی۔

عبدالمجید خان اچکزی: یہ سردار عظم موسیٰ خیل نے قرارداد، اس اسٹبلی میں ۲۰ رفروری ۲۰۰۷ء کو پاس ہو چکی ہے یہ وہی قرارداد ہے۔

جناب اسپیکر: آپ اس کی وجہ پواسٹ آؤٹ کریں جی۔

مشترکہ قرارداد نمبر ۱۶

مولانا عبدالرحیم بازی (وزیری بیڈی اے): یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ مشہور معروف علاقہ اغبرگ جو کوئی صوبائی دارالخلافہ میں واقع ہے اور انیں بڑے اور چھوٹے گاؤں گنجان آبادی پر مشتمل ہے اور آج اس جدید دور میں بھی گیس جیسے رب الجلیل کی نگت سے اب تک محروم ہے جب کہ دوسری طرف زیارت، فلات اور لپشین وغیرہ جیسے دور دراز علاقوں کو گیس کی منظوری بلکہ فراہمی بھی ہو چکی ہے لہذا انتہائی عوامی مفاد کی پیش نظر اغبرگ اور اس کے مضافات کو فوری طور گیس کی منظوری فراہمی دی جائے تاکہ مذکورہ علاقے کے عوام کی پریشانی اور بے چینی دور ہو سکے۔

جناب اسپیکر: قرارداد جو پیش کی گئی یہ ہے کہ یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ مشہور معروف علاقہ اغبرگ جو کوئی صوبائی دارالخلافہ میں واقع ہے اور انیں بڑے اور چھوٹے گاؤں گنجان آبادی پر مشتمل ہے اور آج اس جدید دور میں بھی گیس جیسے رب الجلیل کی نگت سے اب تک محروم ہے جب کہ دوسری طرف زیارت، فلات اور لپشین وغیرہ جیسے دور دراز علاقوں کو گیس کی منظوری بلکہ فراہمی بھی ہو چکی ہے لہذا انتہائی عوامی مفاد کی پیش نظر اغبرگ اور اس کے مضافات کو فوری طور گیس کی منظوری فراہمی دی جائے تاکہ مذکورہ علاقے کے عوام کی پریشانی اور بے چینی دور ہو سکے۔

عبدالمجید خان اچکزی: پواسٹ آف آرڈر جناب اسپیکر، یہ ۲۰ رفروری ۲۰۰۷ء کو سردار عظم موسیٰ خیل نے یہ قرارداد پیش کی تھی پھر موسیٰ خیل کو گیس فراہم کرنے کے لئے پھر ۲۷ رفروری کو بھی قرارداد ترمیم کے

ساتھ اس ایوان نے منظور کی اور اس میں کہا تھا کہ بلوچستان کے تمام-----

جناب اسپیکر: یہ چھ مہینے کے بعد پھر آ سکتا ہے۔

عبدالجید خان اچھزئی: وہی قرارداد دوبارہ آ جائے خالی اخباری تراشہ لگانا ہے اور تو کچھ نہیں۔

جناب اسپیکر: چھ مہینے کے بعد آ سکتا ہے جی آپ اس کی admissibility پر بولیں جی۔

مولانا عبدالرحیم بازی (وزیری بی ڈی اے): شکریہ جناب اسپیکر صاحب اہما رعایتی اغیرہ گجو میں ان سے منتخب ہو چکا ہوں تقریباً کلی نو حصار سے سات کلومیٹر کے بعد شروع ہوتا ہے یہ علاقہ بہت آباد علاقہ ہے اور گنجان آبادی ہے گیس سے محروم ہے بہت ہی نزدیک کوئی ضلع میں داخل ہوتے ہوئے اور اسی طرح ہمارا یہ ہند اور ڈک جو ہے اس کی گیس منظور ہو چکی ہے اور فنڈر ریلیز نہیں ہوا ہے تو اسی طرح یہ کچلاک میں تمام گاؤں کو گیس پہنچ چکی ہے ایک گاؤں ہے جو کرک کے نام سے یاد کیا جاتا ہے ان کو نہیں پہنچی ہے لہذا میں یہ سارے ممبران اور سارے وزراء صاحبان سب سے میری یہ اتماس ہے درخواست ہے کہ ہماری اس قرارداد کو منظور کریں۔

جناب اسپیکر: جی۔

محمد نسیم تریالی: ترمیم اس میں پیش کرنا چاہتا ہوں کہ گیس پشین کے ضلع حرمنی تک پہنچ چکی ہے چونکہ وہاں پر ہمارے علاقے کے ساتھ ہے جو صرف پانچ کلومیٹر کا ایریا ہے جس میں بیس ٹکیاں آتی ہیں لہذا اس ایریا کو جو کوک کا ایک ایریا ہے اس کو بھی گیس فراہم کی جائے۔

جناب اسپیکر: جی مولانا صاحب! نسیم صاحب آپ تحریری نوٹس ترمیم کا پھر دے دیں۔

مولانا در محمد (وزیریج واقف): اس قرارداد کی ضمن میں، میں یہ بھی عرض کر دوں چونکہ میں بھی محکمین میں ہوں اغبرہ گ کے علاقے کے ساتھ متصل کا نک اور دولتی کا علاقہ ہے دو لئے جو اس کے ساتھ بالکل متحصل ہے تو اسی گیس کی منظوری کے سلسلے کو ذرا توسعہ دے کر کے ان علاقوں کو بھی شامل کیا جائے کیونکہ محل وقوع کے لحاظ سے یہ جو اغبرہ گ ہے یاد لئے ہے یا کا نک ہے ان کا پہلے سے جو کام لکڑی کے وجہ جنگلات ہوتے تھے آس پاس کے پہاڑوں میں اب تو اس طرف کی جو مغربی پہاڑ ہے اس کے جنگلات کو مہاجرین کی آمد سے بالکل ختم کر دیا گیا ہے اس میں کچھ بھی نہیں ہے باقی مشرقی جانب کے جو جنگلات ہیں وہ تو

سرکاری جنگل ہے ان کی کٹائی بھی منوع ہے اور وہاں سے کچھ حاصل بھی نہیں ہو سکتا ہے اس لئے میں اس ترمیم کے ساتھ یہ گزارش کرتا ہوں کہ ان علاقوں کو فوری طور پر گیس دے دی جائے اور ان کی اشد ضرورت بھی ہے۔

جناب اسپیکر: مولانا صاحب اس قرارداد میں مضامفات سارے شامل ہیں جی گیلو صاحب!

محمد عاصم کرد گیلو (وزیر مال): مہربانی اسپیکر صاحب! میں اس قرارداد کی میں مکمل حمایت کرتا ہوں ہمارے منسٹر ہیلتھ کی بھی خواہش ہے جو مضامفات تو شامل ہیں اگر اس میں ترمیم کر کے گلستان، قلعہ عبداللہ، چن کو شامل کیا جائے تو بہتر ہے۔

جناب اسپیکر: ترمیم کیا ہے؟

محمد عاصم کرد گیلو (وزیر مال): اس میں گلستان، قلعہ عبداللہ اور چن بھی شامل کیا جائے۔

عبدالجید خان اچخزی: یہ ساری وہی باتیں ہیں ہم بھی اس کی حمایت کرتے ہیں۔

محمد عاصم کرد گیلو (وزیر مال): اس میں ترمیم کے ساتھ۔

عبدالجید خان اچخزی: ترمیم کے ساتھ ہم بھی اس کی حمایت کرتے ہیں وہی قرارداد ہے جو پہلے پیش ہوئی ہے وہی شکل ہے اس کی۔

جناب اسپیکر: ترمیم تحریر میں آپ دے دیں۔

عبدالجید خان اچخزی: ٹھیک ہے وہ نیسم صاحب اپنی ترمیم لکھ رہا ہے باقی اس کی ہم حمایت کرتے ہیں۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ قرارداد نیسم تریائی کی ترمیم کے ساتھ منظور کیا جائے؟ جو منظوری کے حق میں ہیں وہ باتھاٹھائیں۔ (قرارداد منظوری کی)

قرارداد منظور ہوئی اب وقفہ زیر و ہاور کا ابھی کیا پروگرام ہے جس نے بات کرنی ہے وہ نام نوٹ کرالیں پانچ پانچ منٹ کیونکہ ٹائم آڈھا گھنٹہ ہے تو جس جس نے بات کرنی ہے میں یہاں پر کچھ وضاحت کرنا چاہوں گا آپ کو بتا ہوں گا۔ اوکے معزز ارکین اسمبلی اگر میں یہ آج زیر و ہاور کے بارے میں کچھ عرض کروں تو یہ جانہ ہو گا بلوچستان اسمبلی میں گزشتہ روایات اور موجودہ اسمبلی کے معزز ارکین کے اسرار اور خواہش پر دوبارہ نہ صرف متعارف بلکہ اسی آج کے اجلاس میں شروع کیا جا رہا ہے معزز ارکین زیر و ہاور کو

متعارف کرنے کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ معزز اکیں اسمبلی کو کسی بھی اہم نویت کے عوامی مسائل پر جن کا تعلق صوبے سے ہوا یک مقررہ وقت میں اظہار خیال کا موقع فراہم کرے اور حکومت کی توجہ اس اہم مسئلے کی طرف مبذول کرائی جاسکے تاکہ وہ اس کا فوری نوٹ لے سکے قبل ازین معزز اکیں پوائنٹ آف آرڈر پر اپنی بات تو کہتے تھے مگر بعض اوقات وہ ایسی بات ایک طرف تو اسمبلی کے قواعد پوائنٹ آف آرڈر کے زمرے نہیں آتے تھے اور دوسرا طرف روزہ مرہ کی کارروائی یعنی آرڈر آف دی ڈے میں نہ صرف تعطل پڑتا تھا بلکہ اہم ایم ڈی رہ جاتے تھے زیر وہا اور متعارف کرنے سے معزز اکیں اسمبلی کو فوری اور اہم نویت کے صوبائی مسائل پر اظہار خیال کا موقع فراہم کیا جائے گا جس سے نہ صرف ثبت اثرات مرتب ہونگے بلکہ روزہ مرہ کی کارروائی حسن طریقے سے تسلسل سے چلتی رہے گی اور عوامی نمائندوں کی یہ کارکردگی ان کے حلقوں کے عوام کے لئے باعث اطمینان ثابت ہوگی۔ اب جو معزز رکن اس پر بولنا چاہیں وہ ہاتھ اٹھائیں میں نام نوٹ کریں پھر مجھے دے دیں۔ جی نوٹ کریں۔ آذان ابھی تک نہیں ہوئی ہے۔ جی۔

آپ شروع کریں اور ٹائم کتنا آپ لوگے بتا دیں؟

رحمت علی بلوچ: تقریباً تین منٹ لوگا۔

جناب اسپیکر: تین منٹ جی۔ جی۔

رحمت علی بلوچ: اس میں جناب اسپیکر! میں قائد ایوان کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ ہمارے ضلع میں خاص کر ڈسٹرکٹ پنجوگر میں آج کل اخباروں میں بھی آرہا ہے آپ لوگوں نے بھی دیکھا ہے کہ تنخوا ہوں کے سلسلے میں ملازمین کو بہت زیادہ مسائل درپیش ہیں اور تنخوا میں بند ہیں وہ اس وجہ سے کہ صوبائی گورنمنٹ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کو فنڈ ریلیز نہیں کر رہی ہے کیونکہ پہلے جو ہمارے ڈسٹرکٹ میں تنخوا ہوں کی مد میں جوان لوگوں نے اپنا بجٹ بنایا ہے صرف تنخوا اور الاؤنسز کی مد میں دو کروڑ سینتالیس لاکھ روپے بنایا ہے لیکن گورنمنٹ کی طرف سے ہر وقت ملا ہے ماہوار ۹۷ لاکھ ۲۰ ہزار روپے تو ابھی یہ مسئلہ جو ہے یہ فائل میرے خیال وزیر خزانہ صاحب کے پاس پہنچ چکا ہے لہذا اس اسمبلی کے توسط سے میں اس سے گزارش کرتا ہوں کہ جو تنخوا ہوں کا مسئلہ ہے ہمارے ضلعے میں اس حوالے سے وہ فوری طور پر دچپی لیں اور اس مسئلے کو حل کریں۔ مہربانی۔

جناب اپیکر: جی چکول صاحب!

چکول علی ایڈ ووکیٹ (قائد حزب اختلاف) : جناب اپیکر صاحب! continuation ہے میں نے منسٹر فناں سے بھی اس سلسلے میں ریکویسٹ کی ہے دو تین دفعہ کہ پنجگور میں ہر مہینے جو تنوہا ہے وہ تقریباً پچاس سالہ لاکھ روپے کی کمی ہے آج ہی مجھے فون آیا تھا کہ انہوں نے جو پیسہ بھیج دیا ہے سرا! وہاں ایک کروڑ پینتالیس لاکھ حالانکہ وہاں انہیں دو کروڑ پچاس لاکھ روپے ترسیل کرنے تھے ابھی اتنی بڑی ڈیٹ میں سرا! ہر مہینے کی پہلی اور دوسری تاریخ کو لوگ وہاں ناظم کے آفس یا ڈی سی او کے آفس کو گھیرے میں لیے ہیں اور ایک دن ایسا آیا گا کہ سرا! وہاں کوئی فساد نہ ہوا ایک مہینہ نہیں یہ بالکل متواتر جاری ہے میں نے احسان صاحب سے بھی ریکویسٹ کی ہے اور سی ایم صاحب کو میں یہ گوش گزار کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ایک اہم مسئلہ ہے کیونکہ ابھی عید ہے سرا! عید میں اگر چا لیس پچاس ملاز میں کو تنوہا نہ ملی یعنی وہ سارے گھر ہی ڈسٹریب ہونگے اس مسئلے کو ہم کہتے ہیں کہ ایک اہم ایشو ہے اس پر ہماری ریکویسٹ ہے کہ باقی جو پیسے رہ گئے ہیں انہیں کل پرسوں تک آپ لوگ ریلیز کر دیں۔

جناب اپیکر: آپ نوٹ کریں۔ جی جعفر خان صاحب!

شیخ جعفر خان مندوخیل: شکریہ جناب اپیکر! سب سے پہلے آپ کاشکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ اسمبلی کے یا ممبران کے سہولت کے لئے زیر وہا اور آپ نے شروع کی اس سے بہت سے ایسے مسئلے ہوتے ہیں کہ وہ ڈائریکٹ ممبر صاحبان جو جن کی حکومت تک یا کیبینٹ تک رسائی نہیں ہوتی ہے وہ حکومت کے نوٹس میں ل آتے ہیں جیسے آج یہ تحریک التوا جو ہے وہ اسی نوعیت کے ہیں جو زیر وہا اور پر پانچ منٹ کے اندر ہی فارغ ہو سکتے ہیں بجائے اسمبلی کا آدھہ گھنثہ لینے کا تو مذکورہ منسٹر یا اسمبلی کی توجہ ایک سیفیسیک پوائنٹ کی طرف کروانا ہوتا ہے میں ابھی یہ آپ نے شروع کر کے اچھا کیا اس سے اسمبلی کی کارروائی کافی کنٹرول ہو گی بجائے دو گھنٹے کا کسی مسئلے پر بحث کرنا اس سے پہلے ایڈ میز بلڈی آدھہ گھنثہ پونا گھنثہ بحث کرنا یہ تمام چیزیں تقریباً پانچ منٹ میں نہ ٹک جائیں گی اور وزیر اعلیٰ صاحب کی میں توجہ پہلے بھی اس کے نوٹس میں لے آیا آج توجہ مبذول کرنا چاہتا ہوں کہ پچھلے مہینے جب میں ژوب گیا تھا وہاں منسٹر ہمیلتھ صاحب کے نوٹس میں لاتا ہوں کہ وہاں جو روڑ کے اگیسٹ ایک کمیٹی فراہم کی گئی تھی جو

ڈی ایچ او کی سربراہی میں اس میں تقریباً چوبیں افراد کو بیرونیوں کے یا برائے نام انترویو کے بھرتی کر لیا جو تمام کے تمام میرے حلقات کے تھے نہ مجھ سے کنسٹلٹ کیا ہے نہ وہ میرٹ کی جو کمیٹی ہوتی ہے جس کا سربراہ ایس اینڈ جی اے ڈی پہلے ہی نوٹیفیکیشن کیا ہے ڈی سی او ہوتا ہے اس کے اندر ایم ایس ہوتا ہے ڈی ایچ او بھی ہوتا ہے اور دوسرا سربراہان بھی ہوتے ہیں نہ اس پروپریتیس کے تحت کر کے گیا ہے یہ انہوں اپاؤنٹمنٹ کر دیے اس سے ضلع میں شدید رعمل پایا جاتا ہے میں چیف سیکرٹری کو بھی اس چیز کا لیٹر لکھا ہے کل یہ پھر کن کے گلے میں پڑئے گا آپ دیکھ رہے ہیں کہ آج تو حکومت ہے سیکرٹری صاحبان یا ڈائریکٹر صاحبان اسی طرح آپ لوگوں کو بھی دے دیتے ہیں ایگر یکلچر منستر نے حکم دے دیا لوگوں کو بھرتی کر لیا کل یہ اسمبلی جو ہوگی جب ہم لوگ تھوڑے کمزور ہونگے یہ حکومت یا اسمبلی گرنا اٹھنا یہ تو ہمارے ملک میں ہے ہی میں نے چار مرتبہ پانچ مرتبہ خود ہی دیکھا ہے یہ اسمبلی کو گرتے ہوئے لہذا اگر کوئی اپاؤنٹمنٹ کوئی چیز ہوتی ہے اس کو مردہ طریقہ کار کے مطابق کر لیں ابھی سفارش ہونی چاہیے تو پھر حلقات کا ممبر منتخب نہ ہوں کا کڑ خراسان کی سترہ پوسٹ تھی اس میں مجھ سے ایک کافی نہیں پوچھا گیا ہے یا پھر اس میں مجھ سے پوچھا جاتا یا وہ پھر فیور میرٹ کا جو ایک حساب ہوتا ہے اس کے لئے جو ایس اینڈ جی اے ڈی نے نوٹیفیکیشن کیا کمیٹی اس کمیٹی کے توسط سے وہ اپاؤنٹمنٹ ہوتے میں یہ سمجھ رہا ہوں کل یہ منستر صاحب کے گلے میں پڑئے ہوں گے یہ ہمارے پہلے بھی منستر صاحبان جس پر ہمارے کھیتiran صاحب بھی اس پر سزا ہوئے حالانکہ میں ایسا ہی گواہی دیتا ہوں کہ سردار عبدالرحمٰن کھیتiran نے آج تک ملازمت میرے توسط سے جتنے بھی لوگوں کو ملازمت پر لگایا ہے کسی سے کوئی ذاتی فائدہ نہیں لیا لیکن آج وہ جیل بھی گیا اس کی وجہ سے اور کروڑوں روپے جرمانہ اس کے اوپر ہے صرف کچھ نفاطرہ جاتے ہیں آج بھی مجھے کوئی اعتراض نہیں ہوتا ہے یہ بتا دیتے کہ بابا ہم کو ضرورت ہے یا ہمارے ورکرزو یا کسی بھی طریقے سے ضرورت ہے لیکن وہ اس فارم کے مطابق کر دیتے جو طریقہ کار ہے تو کل کے لئے بھی مصیبت نہیں ہوتی اور ہمارے لئے لوگوں کے روزانہ صح شام کا نہیں آتے کہ بابا یہ کیا ہو رہا ہے۔ Thank you sir

جناب اسپیکر: او کے جی نیم تریائی!

محمد نیم تریائی: شکر یہ جناب اسپیکر! کہ آپ نے زیر وہا اور دوبارہ اسمبلی میں شروع کرایا جناب والا! میں دو

چھوٹے مسئلے یہاں پر پیش کرنا چاہتا ہوں پہلا مسئلہ جو جناح روڈ پر ایک بینک کے نام سے جو ۱۹۹۹ء سے بند ہے اس میں عوام کے کروڑوں روپے جو ہے وہ بند ہے بینک ہے لہذا میرا مطالبه ہے کہ بہت سے لوگ جو سینکڑوں کی تعداد میں اس کے پیسے ناحق طور پر بند ہیں ابھی پتہ نہیں ہے کہ یہ انڈس بینک کیوں بند ہے تو میرا مطالبه ہے کہ اس انڈس بینک میں جو لوگوں کے اکاؤنٹ بند ہیں اس کو دوبارہ کھولا جائے اور اس کے پیسے والپس کئے جائیں اور ساتھ ہی یہ اندرجا جو یہاں اسیبلی سے ایک قرارداد بھی منظور ہوئی تھی کہ اندرجا جو ووڈلست کے ہیں اس میں مجی تک اضافہ کیا جائے ڈیٹ میں لیکن حکومت نے یہ ۳۱ رجنوری تک آخری ڈیٹ رکھی ہے قلعہ عبداللہ میں اندرجا کا کوئی بندوبست نہیں ہے اس کا جو محسریٹ ہے وہ ضلع پشین میں بیٹھتا ہے لوگ توبہ اچکزئی سے چن سے اور گلستان، قلعہ عبداللہ سے جو پچاس پچاس سالگی کلو میٹر کے فاصلے پر ہیں ایک اندرجا کے لئے وہ سینکڑوں روپے خرچ کرتے ہیں تو میری گزارش ہے کہ قلعہ عبداللہ کے لوگوں کے لئے ایک تو دوبارہ ٹائم دیا جائے اور دوبارہ جو متعلقہ محسریٹ ہے اس کو قلعہ عبداللہ میں بیٹھنا چاہیے بجائے کہ وہ پشین میں۔

جناب اسپیکر: جی شمع اسحاق! ذرا مختصر پھر نماز کا بھی ٹائم ہے۔

ڈاکٹر شمع اسحاق بلوچ: جناب اسپیکر! جب بھی میں کچھ کہنے کے لئے اٹھتی ہوں تو آپ کہہ دیتے ہیں کہ آپ کو پتہ نہیں کیا ہو گیا ہے اصل میں میں تو آپ سے کافی impress تھی کہ آپ اپوزیشن اور ٹریشری بچزر کو ایک ساتھ دیکھ رہے ہیں لیکن ایک دو دن سے میں محسوس کر رہی ہوں کہ آپ کارویہ ہماری طرف سے بہت بدل گیا۔ اور ابھی مجھے بہت افسوس ہوا کہ جو میں ایک تحریک التوا لے کر آئی تھی جس کے لئے میں نے ساری رات تیاری کی۔ عزت کے نام پر غیرت کے نام پر قتل جو ہر قوم کا ہو رہا ہے وہ تحریک التوا مجھے پڑھنے کی اجازت نہیں دی اور آپ نے کہا کہ وہ قرارداد حکومتی بچزر سے آئی ہے تو اس پر مجھے بہت افسوس ہوا۔ اور اب زیر وہاں پر بولوں گی کہ بلوچستان میں جو ثقافت ہے اس سے کا لجز میں ڈگری لیوں پر بطور مضمون شامل ہونا چاہئے کیونکہ یہ تمام صوبوں میں راجح ہے۔ صرف بلوچستان میں جو صحافت ہے وہ ڈگری لیوں پر مضمون نہیں ہے اور دیگر صوبوں میں بطور مضمون بی اے میں شامل ہے لیکن صرف بلوچستان یونیورسٹی میں اس کا شعبہ ہے لیکن کا لجز میں نہیں ہے تو جناب اسپیکر صاحب! میں چاہتی ہوں کہ بلوچستان

کی صحافت کو اس مضمون کو ڈگری کا لجڑ میں رانچ کر دیا جائے تاکہ ہمارے جنوں جوان بے روزگار ہیں ان کو روزگار بھی مل سکے اور اس سے بے روزگاری کا خاتمہ ہو سکے۔ شکریہ!

جناب اسپیکر: شکریہ جان جمالی صاحب!

میر جان محمد جمالی: شکریہ جان اسپیکر! دوستوں کو یقین دہانی کرتا جاؤں کہ ایم پی ایز کے لئے جو ایک رعایت ہے اس میں specific معاں ملے واٹھا یا جاتا ہے اور موقع یہ کی جاتی ہے کہ اس وقت اس کا متعلقہ وزیر جواب دے دے گا اس کے نوٹس میں آجائے گا اگر وہ نہ ہو تو وزیر اعلیٰ خود اس کا جواب دے گا۔ پچھلے دنوں میں یہاں سے چھٹی لے کر گیا علاقے میں تو وہاں جو ٹھیکیدار تھے تو میں یہ خاص کر قائد ایوان کے نوٹس میں یہ بات لانا چاہتا ہوں سی اینڈ ڈبلیو کے منسٹر سے میری بات ہو گئی ہے۔ ٹینڈر فارم ڈیپارٹمنٹ ٹھیکیداروں کو نہیں دینے کے لئے تیار تھے صرف ان منظور نظر ٹھیکیداروں کو ٹینڈر فارم دیئے گئے اور عام جو رجسٹر ٹھیکیدار تھے ان کو ٹینڈر نہیں دیئے گئے اور ان کو شامل نہیں کیا گیا۔ میں نے ان ٹھیکیداروں کو کہا کہ تم یہ بیان دینے کے لئے تیار ہو گئے کسی سطح پر بھی تو انہوں نے کہا ہاں۔ جب اس نوبت پر بات آگئی ہے تو میں قائد ایوان کے نوٹس میں یہ بات لانا چاہتا ہوں اس کا تدارک کریں اور جو آفیسر وہاں بی اینڈ آر کالا گیا ہوا ہے ایک الیں ڈی او ہے ایکسین نہیں ہے یہ غدر وہاں چودہ مہینے سے ہو رہا ہے قائد ایوان کے نوٹس میں لارہا ہوں آج بھی پروٹیسٹ کروں گا کل بھی کروں گا جہاں یہ غلط کام ہو گا کرتا رہوں گا۔ یہ ہم ایسی چیزوں کو نہیں چھوڑیں گے یہ اور بہت سی جگہوں پر ہو رہا ہے یہ جب ہم پر effect ہوا ہے میرے حلقوں کے لوگ آ کر بتایا اور وہ بیان دینے کے لئے تیار ہیں جب ان میں اتنی جرأت ہے ایکشن لیا جائے یہ میں آپ کے توسط سے قائد ایوان کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں۔

جناب اسپیکر: او کے سردار محمد اعظم!

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل: آپ کے ممنون مشکور ہیں کہ آپ نے ہمیں زیر وہاں پر بولنے کا موقع بخشنا جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ ایک فوجی آ مریت کے نتیجے میں ضلع بارکھان ضلع موسیٰ خیل کو abolish کیا گیا پھر جب شناختی کارڈ بنتے تھے تو اس خانے میں لورالائی ضلع کا نام درج ہوتا تھا بھی جبکہ موسیٰ خیل اور بارکھان ضلع رجسٹر ہو گئے ہیں بحال ہو گئے ہیں اس کے باوجود لورالائی کا نام آتا ہے

یہ ہماری حق تلفی ہوتی ہے گزارش یہ ہے آپ سے اور قائد ایوان سے کہ جو خانہ ضلع کا ہے موسیٰ خلیل اور بارکھان لکھا جائے۔

جناب اسپیکر: او کے زیارت وال صاحب!

عبدالرحیم زیارت وال ایڈ ووکیٹ: جناب اسپیکر! زیرِ وہاں پر مجھے بولنے کی دعوت دی اسوقت میرے ہاتھ میں آئی جی صاحب کا لیٹر ہے اور اس لیٹر میں لکھا ہوا ہے کہ پچھے شیدول دیا گیا ہے کہ ان ان تاریخوں کو پولیس کے انٹرویو ہو گے اس پر قرارداد آگئی مولانا واسع سے دوسروں سے کہا کہ ٹھیک ہے آپ لوگ بات کر لیں۔ لیکن چونکہ یہ سلسلہ چاری ہے گزارش میری ہے کہ قائد ایوان صاحب بیٹھے ہیں اس کو فوری طور پر postpone کر دیں اس کو سٹاپ کر دیں اور جب تک وہاں سے نتیجہ نہیں لکھتا اس کا رواوی کو آگے نہ بڑھنے دیا جائے اس میں باقاعدہ شیدول دیا ہوا ہے۔ جناب اسپیکر! ایک آدمی جو نیز کلرک غلام حسین اس کا نام ہے میرے دوسرا تھی اس کو سن لیں غلام حسین پانچ گریڈ میں جو نیز کلرک اب اٹھارہ گریڈ کی پوسٹنگ کے انہوں نے آڑ کر وادیے ہیں جناب اسپیکر! ڈیڑھ سال پہلے اس کو سو شل ویلفیر میں پبلک سروس کمیشن میں ایک پلاٹمنٹ روڈ کے خلاف اوسٹہ محمد میں چارچ دریا تھا اب اس کے بعد اس کو کوئی لے آئے ہیں اب اٹھارہ گریڈ کے لئے اس آدمی کے آڑ کر دیئے ہیں پانچ سے اٹھارہ تک جتنی چھلانگیں ہیں جتنی بھیں ہیں یہ لگو اچکے ہیں ڈیڑھ سال میں۔

جناب اسپیکر: آذان ہو رہی ہے۔ اب اجلاس کی کارروائی ۲۷ جنوری ۲۰۲۱ء صبح دس بجے تک کے لئے ملتوی کی جاتی ہے۔

(اجلاس کی کارروائی ۲۔ بجکرہ امنٹ پر اختتام پذیر ہوئی)

